فصل پہلی بیچ حقوق مسلمان کے ۹۶

فصل دوسری بیچ حقوق ہمسایہ اور ماں باپ اور اولاد اور بردیکے اور اسمین حکایتین بہی ہین ۱۲۸

باب پانچوان بیچ بیان گوشہ نشینی کے ۱۴۶

فصل پہلی بیچ فوائد گوشہ نشینی کے ۱۴۸

فصل دوسری بیچ بیان آفتون گوشہ نشینی کے ۱۵۹

فصل تیسری بیچ آداب صحبت کے ۱۷۰

باب چھٹا بیچ آداب سفر کے ۱۷۱

فصل پہلی بیچ نیت سفر کے اور فائدون اور قسمون اوسکے کے ۱۷۱

فصل دوسری بیچ آداب مسافرونکے وقت نکلنے سے پہرنے تک ۱۷۷

حکایت عجیبہ ۱۸۰

باب ساتوان بیچ امر معروف اور نہی منکر کے ۱۹۱

فصل پہلی بیچ فضیلت امر معروف اور نہی منکر کے ۱۹۱

فصل دوسری بیچ شرائط محتسب کے ۱۹۵

فصل تیسری بیچ شرائط اوس چیز کے کہ اوسمین احتساب جاری ہو ۲۰۶

فصل چوتھی بیچ درجون احتساب کے ۲۰۹

فصل پانچوین بیچ آداب محتسب کے ۲۱۵

فصل چھٹی بیچ منکرات کے کہ برتے جاتے ہین عادات مین ۲۳۰

فصل ساتوین بیچ بعضے مسائل متفرقہ کے کہ متعلق ہین پہلے مطلب کے ۲۳۷

۹۶ فصل پہلی بیچ حقوق مسلمان کے

۱۴۶ باب پانچوان بیچ بیان گوشہ نشینی کے

۱۵۹ فصل دوسری بیچ بیان آفتون گوشہ نشینی کے

۱۷۱ باب چھٹا بیچ آداب سفر کے

۱۷۷ فصل دوسری بیچ آداب مسافرونکے وقت نکلنے سے پھرنے تک

۱۹۱ فصل پہلی بیچ فضیلت امر معروف اور نہی منکر کے

۲۰۴ فصل تیسری بیچ شرائط اوس چیز کے کہ اوسمین احتساب جاری ہے

۲۱۵ فصل پانچوین بیچ آداب محتسب کے

۱۳۸ فصل دوسری بیچ حقوق ہمسایہ اور ماں باپ اور اولاد اور بردیکے اور اسمین حکایتین بھی ہین

۱۴۸ فصل پہلی بیچ فوائد گوشہ نشینی کے

۱۷۰ فصل تیسری بیچ آداب صحبت کے

۱۸۱ فصل پہلی بیچ نیت سفر کے اور فائدون اونسکے کے

۱۸۰ حکایت عجیبہ

۱۹۱ باب ساتوان بیچ امر معروف اور نہی منکر کے

۱۹۵ فصل دوسری بیچ شرائط محتسب کے

۲۰۹ فصل چوتھی بیچ درجون احتساب کے

۲۳۰ فصل چھٹی بیچ منکرات کے کہ برتے جاتے ہین عادات مین

۲۳۷ فصل ساتوین بیچ بعضے مسائل متفرقہ کے کہ متعلق ہین پہلے مطلب کے

Marfat.com

قطعهٔ تاریخ

طبع زاد مہر سپہر سخنوری ماہ منیر زمین شاعری نام بردار شعرای نامیان دہلی میر حسین صاحب فوق نبیرۂ زبدۂ شعرای اردو معاصر دہلی حافظ غلام رسول صاحب شوق مرحوم و مغفور

کتابے مسائل چو مطبوع شد
بفکرش کہ تاریخ او فوق گفت

بصد محنت و صحت صالحین
بادا ابے ہادی الناظرین
۱۲۹۷

قطعهٔ تاریخ الطبع

از نتایج طبع سلیم رئیس الحکما فلاطون دوران بقراط زمان حکیم محمد سلیم خان سلمہ المنان

ہادی الناظرین کے چھپنے سے
ایسی ہادی ورہنما ہی کتاب
دیکھ کر اس کتاب کو دل نے
ایسے مطبع کو دیجئے وہ دعا
یہ تاریخ بھی بہر بند یہ
چشم بد دور کہہ کے دی یہ دعا

مطبع احمدی ہوا ذی جاہ
راہ پر آئی جسسے سب گمراہ
یوں کہا مجھسے یک بیک ناگاہ
جسمیں مسائل کتاب کو ہو راہ
نام مطبع سے ہو کی اب آگاہ
۱۲۹۷
مرحبا حبذا احماک اللہ

قطعہ تاریخ کتاب ہادی الناظرین بتخرجہ اعداد چشم بد کہ حرف با است و دو عدد دارد و مادهٔ تاریخ کہ مصرعہ دعائیہ در حق مطبع است اسم مطبع یعنی لفظ مطبع احمدی در مادهٔ مذکور شامل نیست فقط

Marfat.com

نضا لکتاب
ہادی الناظرین ترجمہ آداب الصالحین [تالیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی]
مترجم مولوی قطب الدین مرحوم مطبعہ مطبع احمدی دہلی سنہ ۱۲۷۹ھ
135310

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفین سزاوار ہین اُس پاک پروردگار کے لئے کہ جسنے ہماری ہدایت کے لیئے بہیجا رسول مقبول حضرت محمد کو ہزاران ہزار صلوات و سلام نازل ہون اوس ذات پاک پر اور اوسکے آل اطہار اور اصحاب ابرار پر بعد اسکے مسکین محمد قطب الدین تلمیذ بے تمیز جناب مرشدنا مولانا محمد اسحق صاحب کا التماس کرتا ہی بہائی مسلمانو نکی خدمت مین کہ ایکروز خان فی المجد ذالشان مجمع الاوصاف والمناقب احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خان صاحب وقیہ اللہ عن آفات الدین والدنیا والآخرہ نے اس عاجز سے فرمایا کہ ایک رسالہ مسمی بآداب الصالحین تالیف کیا ہوا حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ کا کہ زبان فارسی مین ہی اگر ترجمہ اوسکا اردو مین ہو تو بہت مفید ہو مسلمانونکو چونکہ اس خیرخواہ خلایق کو بہی خیال نفع رسانی مسلمان بہائیون کا بہت رہتا ہی متکفل اس امر نافع کا ہوا اور بعضی جگہہ **ف** فایدہ کی لکھہ کر کچھہ مسائل وغیرہ متعلق مضمون کتاب کے لکھے ہین تا فایدہ زیادہ حاصل ہو اور نام اسکا ہادی الناظرین رکہا گیا اور یہی تاریخ اسکی ہی امیدوار ہون اپنے رب تعالی سے کہ مدد فرماوے میری اس کام مین اور بہرہ مند کرے ہمکو اس کتاب عجیب غریب سے اور بخشے میرے سب گناہ اور حشر کرے میرا ساتھہ صالحین اور خدا ام اپنے حبیب کے صلی اللہ علیہ الف الف صلوات کلما ذکرہ الذاکرون کلما غفل عن ذکرہ الغافلون حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولے ونعم النصیر ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفین ازل سے ابد تک زبان ہر تعریف کرنیوالی کی ہون اور ہر ہر صفت کمال کے مقابل ہر نعمت کے کہ ہون اور ساتھہ حسن معنی کے کہ ہون اور حسن وجہ سی کہ تصور کر سکین ثابت ہین خالق تمام موجودات اور رازق تمام مخلوقات کی لیئی کہ متصف ہے ساتھہ تمام صفتون کمال کے اور پاک ہی ہر نقصان اور توہم زوال کی بزرگ ہے بزرگی اوسکی اور ہمیشہ ہے کمال اوسکا اور عام ہے عطا اوسکی اور درود فضل درودونکی کہ اوپر اگلی پچھلی انبیا اور رسولون کے ابتدا اسکی تھا تک بیچ تمام زمانون کے اور آخر نازل ہوئی ہین اسطرح کہ دوست رکھی ونکو حضرت صمدیت اور حکم کیا ساتھہ اونکی تمام خلایق پر اوپر افضل انبیا اور خاتم المرسلین کے کہ خلاصہ تمام مخلوقات کی اور بہترین تمام موجودات کی ہین اور اوپر تمام اولاد اور خادمون و پیروون و تابعون انکیکے روز قیامت تک پہنچی رہین اوسکے بعد اسکی جانا چاہیئی کہ اس تاریخ سی پہلی چودہ برس یا کچہہ کم و زیادہ واللہ اعلم ایک شخص نے دوستون مین سے کہ خالی درد طلب اور سوز محبت سی نتھا اس فقیر سی درخوست کی کہ اگر تمام احکام صحبت اور معیشت کے اور آداب ہمنشینی اور مخالطت کے کہ ضرور ہو جانا اونکا جمع کر دو اور ترتیب دو لائق ہو ساتھہ حال یارون کے اور باعث ثواب ہے دار ثواب مین مجکو اس زمانہ مین توجہ تہی طرف حاصل کرنی ان علوم کی اور فرصت نہتی کہ کتابون مین سے تلاش کر کر فوائد جمع کرون ناچار عذر کیا یعنی پہر بعد ایکمدت کے توفیق ہوئی مجکو مطالعہ کرنی کی کتاب احیاء العلوم کی کہ تالیف کی ہوئی عالم ربانی امام غزالی رحمہ اللہ کے ہی اسوقت فرمایش اس یار کی یاد آئی مجکو کچہہ مسائل ربع معاملات احیا کی ہین سے لکہے ہیتے

اور ایسی مسائل بہت ہی کم ہین کہ غیر اس کتاب سے لکھی ہوون مینی الا ماشاء اللہ اور اس بار طالب اسکینی ہیلی تمام کرنی اسکیلیے اس ارغانی سی کوچ کیا طرف عالم جاودانی کی عاقبت بخیر کری اللہ تعالی اوسکی اور لکھی اوسکو بیچ زمرہ نیکون کی اگرچہ اس باب مین کتابین بہت اور رسالہ بیشمار ہین اور کتاب کیمیا سعادت امام غزالی کی ہی کہ در معنی ترجمہ کتاب احیاء العلوم کی ہی کافی ووافی ہی ولیکن امید ہی کہ اجر کتابت میر یکا اور صرف وقت اسمین کہ داخل عبادت کی ہی ضایع نہین ہونیکا انشاء اللہ تعالی بموجب فرمودہ اللہ تعالی کے

اِنِّی لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ ۔ یعنی بلا شبہ مین نہین ضائع کرتا ثواب عمل عمل کرنیوالے کا تم مین سی اور مین ہون فقیر حقیر عاصی عبد الحق بیٹا سیف الدین کا قادری دہلوی رحم کری اللہ تعالی اسپر اور اسکی بزرگون پر اور برکت نازل کری اللہ اسپر اور اسکی اگلون پر اور یہہ رسالہ کہ نام ہی اسکا **آداب الصالحین** مشتمل ہی سات بابون پر اور ہر باب مشتمل ہی چند فصلون پر **باب پہلا** بیچ آداب کہانی وغیرہ کی اور اس باب مین پانچ فصلین ہین **باب دوسرا** بیچ آداب نکاح وغیرہ کی اور اس باب مین بہی پانچ فصلین ہین **باب تیسرا** بیچ آداب صحبت وغیرہ کی اور اس باب مین چار فصلین ہین **باب چوتہا** بیچ آداب حقوق مسلمانونکی اور قرابت کے اور سوا انکیکے اور اس باب مین دو فصلین ہین اور **باب پانچوان** بیچ آداب گوشہ نشینی وغیرہ کی اور اسمین تین فصلین ہین **باب چہٹا** بیچ آداب سفر وغیرہ کی اور اسمین دو فصلین ہین اور **باب ساتوان** بیچ آداب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیر ذالک کے اور اسمین سات فصلین ہین **باب پہلا** بیچ آداب کہانی کی جان کہ مقصود عاقلون کا اور مطلوب اہل خطاب کا دیدار حق ہے اور رضا اسکی دار آخرت مین اور طریق اسکے حصول کا علم و عمل ہے اور مواظبت علم و عمل پر موقوف ہی اوپر سلامتی بدن کے اور سلامتی بدن ہوتی ہی طعام سے

بحسب عادت کے پس واجب ہی کہ تناول طعام بقدر حاجت کے ہو نہ اتنا کہاوے کہ حد سے
گذر جاوے اور در حکم بہایم کے ہو اور نہ اتنا سا کہاوے کہ قوة عبادت کی میسر نہو
بیت نہ چندان بخور کز دہانت برآید ٭ نہ چندانکہ از ضعف جانت برآید ٭ چاہیے کہ
کہانے اور پینے مین بلکہ تمام فعال مین مقصود عبادت مولی ہو نہ حظ نفس اسی سبب سے
علمانے کہا ہی اَلْاَکْلُ مِنَ الدِّیْنِ یعنے کہانا دین کی چیز و نمین سے ہی **ف** فرض ہی
کہانا پینا اسقدر کہ دفع کرے ہلاک ہونیکو اور اگر حلال کہانا پینا بہم نہ پہنچے اور مارے
بہوک کے مرا جاتا ہو تو اس صورت مین حرام کہانا پینا بہی فرض ہوتا ہی اور مستحب ہی
کہانا اسقدر کہ بسبب اسکے نماز کہڑا ہو کر پڑہ سکے اور سہل ہو اوسکو روزہ رکہنا اور
کتاب منتقے مین ہی کہ کہانا فرض اسقدر ہی کہ دفع کرے ہلاکت کو اور بسبب اسکے نماز
کہڑی ہو کر پڑہ سکے اور مباح ہی پیٹ بہر کے کہانا پینا واسطے زیاتی قوت کے اور حرام ہی
کہانا زیادہ اسّے اور زیادہ اسّے وہ ہی کہ ظن غالب ہو کہانیوالیکو کہ یہہ معدہ میرا فاسد
کردیگا پس اتنا کہانا پینا حرام ہی مگر یہہ کہ اس ارادہ سے کہاوے اسقدر کہ قوة ہوگی کل کے
روزہ رکہنے کی یا تاکہ نہ حیا کرے مہمان اسکا یا مانند اسکے تو نہین حرام اور نہین جائز
ریاضت ساتہہ کم کہانیکے یہانتک کہ ضعیف ہو جاوے ادا عبادت سے اور جو کوئی نکہاوے
مردار حالت مخمصہ مین یا روزہ رکہے اور نہ کہاوے یہانتک کہ مر جاوے تو گنہگار ہوگا بخلاف
اوس شخص کے کہ دوا نکی یہانتک کہ مر گیا یعنے اسصورت مین گنہگار نہین ہونیکا یہہ مسایل کتاب
درالمختار مین سے لکہے ہین ط اور غرض یہان یہہ ہی کہ آداب کہانیکے بیان کیے جاوین پانچ فصلون
مین **فصل پہلی** بیچ اون آداب کے کہ ہر شخص پر واجب ہین اگرچہ تنہا کہاوے جان کہ جو چیز
کہ مقدم ہی سب پر یہہ ہی کہ طعام حلال طیب ہو اور معنے اسکے یہہ ہین کہ طعام بذاتہ حرام نہو
اور کمایا ہوا ساتہہ وجہ شرعی اور طریق نہایت تقوی کے ہو اور چاہیے کہ اول

آخر کہانیکے ہاتھہ دہووے کہ اسمین نہایت ستہرائی ہی اور سنت اداہوتی ہی
اور طعام کہانا بقصد حاصل ہونے قوۃ کے عبادت پر طاعت ہی اور دہونا ہاتھہ کا بیچ
حکم وضوکے ہی چنانچہ اسیلیے حدیث مین لفظ وضو کا واقع ہوا ہی یعنے اس حدیث
مین کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو پہلے طعام کے اور بعد طعام کے
دور کرتاہی فقر کو مراد وضو سے دہونا ہاتھہ کا ہی اور اگر وضو نماز کرے اسمین شک
نہین کہ بہتر ہی **ف** ایک بزرگ نقل کرتے تہے کہ میرے ذمہ تین سو روپئے کے قدر
قرض تہا اور کوئی صورت ادا کی بسبب مفلسی کے خیال مین ہی نہ تہی کہ ناگہان ایکدن
مینے درس مین سنا کہ جو کوئی پہلے اور پیچہے کہانیکے سنت سمجہہ کے ہاتہہ دہویا کرے
تو ادنی فایدہ اوسکا یہہ ہی کہ جسقدر اوسکے ذمہ قرض ہوگا چند روز مین ادا ہو جاویگا
چنانچہ مینے چند ہی روز کیا تہا کہ بعنایت الہی کے ایک حرجہرہ میرے ذمہ نرہا اور مین
ببرکت ادای سنت نبوی کے فارغ اور سبکبار ہو گیا فقط ۱۲ اور مدار اس امر کا موقوف
ہی خلوص نیت اور اعتقاد صحیح پر اور جسکو یہہ حاصل نہین کوئی چیز اوسکو فایدہ نہین
کرتی حتے بدون اسکے کلمہ پڑہنا ہی فایدہ نہین دیتا اور بہتر یہہ ہی کہ طعام سفرہ
پر یعنے دسترخوان پر رکہہ کر کہاوے کہ یاد دلاتا ہی سفر آخرۃ اور توشہ
آخرۃ کو اور اگر خوان مین رکہہ کر کہاوے تو وہ بہی حرام و مکروہ نہین لیکن
دسترخوان پر کہانا موافق ہی ساتہہ فعل پیغمبر خدا صلی اللہ وسلم کے **ف**
بعضی روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ دسترخوان حضرت کا چمڑہ کا تہا چنانچہ سفرہ
اصل مین چمڑہ ہی کے دسترخوان کو کہتے ہین ۱۲ اور کہانیکے لیئے دو زانو
بیٹہے یا اکڑوا اور بایان پانو پر بیٹہے اور داہان پانو کہڑا رکہے اور جس وضع پر
بیٹہے اخیر کہانے تک اوسی وضع پر بیٹہا رہے کہ یہہ قریب تر ہی ساتہہ ادب کے اور تکیہ لگاکر

نہ کہاوی کہ مخالف فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ مین بندہ ہون نہین کہاتا مین مگر جیسی کہ بندی کہاتی ہین اور نہین بیٹہتا
مین مگر جیسی بندی بیٹہتی ہین اور پانی پینا ہی تکیہ لگاکر مکروہ ہی **ف** کہا سفر السعادة
کی مصنف نی کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہی ایک تو یہہ کہ پہلو زمین پر رکہی اور دوسری یہہ
کہ چار زانو بیٹہی اور تیسری یہہ کہ ایک ہاتہہ زمین پر ٹیک کر بیٹہی اور دوسری ہاتہہ سی
کہانا کہاوی اور یہہ تینون قسمین مذموم ہین انتہی اور بعضون نی جو تہی قسم یہہ بیان
کی ہی کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اکی سی پیٹہہ لگاکر بیٹہی اور سنت یہہ ہی کہانی ہین کہ جہک کر
اور متوجہ ہوکر کہانیکی طرف بیٹہی اور تفسیر کیا ہی اکثرون نی تکیہ کرنیکو ساتہہ جہک کر
بیٹہنی کے ایک جانب کو دو جانبون مین سی اسلیئی کہ اسطرح کہانا ضرر کرتا ہی کہ کہانا گرون
وغیرہ مین سہولت سی نہین پہنچتا اور گوارا نہین ہوتا اور سیوطی نی کتاب عمل الیوم
واللیلہ مین لکہا ہی کہ نہ کہاوی تکیہ لگاکر اور نہ مونہہ کی بل پڑکر اور نہ کہڑی ہوکر
بلکہ بیٹہی دو زانو یا بصورت اقعاء کی یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونو زانو کہڑی کرکر
جیسی کتا بیٹہتا ہی یا دونو پانو پر بیٹہی یعنی اکڑو یا داہان زانو کہڑا رکہی اور بیٹہی
بائین زانو پر شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری نی مشکوة کی شرح مین لکہا ہی ؎
اور پیٹ بہر کر نہ کہاوی کہ مانع عبادت کا ہی بلکہ معدہ کو تین حصہ کری ایک
حصہ طعام کی لیئی اور ایک حصہ پانی کی لیئی اور ایک حصہ دم لینی کے لیئی اور کہتی ہین کہ سیری آج
عہد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہتی ہر جگہہ **ف** مومن کی شان سی یہہ ہی
کہ لازم کری صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو اور اکتفا کری حد ضرورت پر
اور خالی رکہی معدہ کو کہ باعث نورانیت دلی اور صفائی باطن اور شب بیداری
وغیر ذلک کا ہی آیا ہی کہ ایک فقیر ابن عمر رضی اللہ عنہ کی پاس آیا اور طعام بہت

کہایا فرمایا کہ بار دگر اسکو میری پاس نہ لانا علت اسکی یہہ لکہی ہی علمانی کہ وہ مشابہ
کفار کی ہوا اس صفت مین اور جو کوئی مشابہت کافرونکی ساتہہ رکہی صحبت اسکی
نرکہنی چاہیئی اور کم کہانا ہمیشہ نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کی محمود
ہی اور خلاف اسکا مذموم ہان بہوک کہ حد افراط کو پہنچی اور سبب ضعف بدن اور
اختلال قوی جسمانی کی ہو اور کار سی باز رکہی ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کے ہی
یہہ ملا علی قاری نی شرح مشکوہ مین لکہا ہی + اور جو کچہہ کہ حاضر ہو قسم رزق سی کہاوی
اور بتکلف پیچ تنعم کی یعنی اچہی کہانیکی نکری اور منتظر دال سالن کا نرہی اور اگر نماز
کی وقت مین وسعت ہو طعام پہلی کہاوی نماز سی اگر تاخیر مین ضرر ہو کہ کہانا
ٹہنڈا ہو جائیگا یا تلف ہوگا یا بہوک بہت لگی ہو اور کوشش کرے کہ ہاتہہ
طعام پر بہت پڑین یعنی بہت سے آدمی کہاوین ملکر کہ اسمین برکت ہی اور پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرگز تنہا کہانا نہین کہایا اور ابتدا ساتہہ بسم اللہ کے
کری اور دوسری لقمہ مین بسم اللہ الرحمن کہی اور تیسری لقمہ مین بسم الرحمن الرحیم
اور اگر ہر لقمہ پر بسم اللہ کہی بہتر ہے اور داہنی ہاتہہ سی کہاوی آیا ہی کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک شخص تہا کہ داہان ہاتہہ اوسکا
بغل مین چمٹ گیا تہا ایکروز سامنی حضرت کی وہ طعام کہاتا تہا فرمایا کہ داہنی
ہاتہہ سی کہا جب قصد کیا اوسنی داہان ہاتہہ ہہلا چنگا نکل آیا اور ابتدا اور ختم
کہانی کا ساتہہ نمک کے کری کہ اسمین اثر یعنی روایت آئی ہے حضرت
امیر المومنین علی رضہ سے اور نوالہ چہوٹا کہاوے اور چبانے مین
مبالغہ کرے اور جب تک لقمہ نہ نگلی ہاتہہ دوسرے نوالہ لینے
کے لیئی نہ بہلاوے اور کہانیکو نام نہ رکہی بلکہ اگر خوش نہ آوی

کہاوے اور اگر خاطر کسیکی ملحوظ ہو تو اوسکی خاطر کے لیئے تہوڑا سا کہا لیوے کہ منقول
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اسیطرح اور اپنے آگے سے کہاوے لیکن اگر میوہ ہو تو
ہر طرفسے کہاوے جائز ہی اور رکابی وغیرہ کے بیچ مین سے نہ کہاوے اور روٹی کو
چھری سے نہ کاٹے اور بیچ کاٹنے گوشت پختہ کے دونو روایتین آئی ہین یعنے منع بہی آیا ہی
اور ثابت ہی ہوا ہی کہانا اور بہتر ہاتھہ ہی سے کہانا ہی **ف** ایک روایت مین
منع آیا ہی کہ گوشت یعنے پختہ چھری سے کاٹ کر نہ کہاوے اور ایک مین آیا ہی کہ حضرت نے
چھری سے کاٹ کر کہایا ہی پس علمانے دونو روایتونمین تطبیق یون دی ہی کہ منع
درصورت عدم حاجت کے ہی اور کہانا درصورت حاجت کے یعنے چھری سے جو
کاٹ کر کہایا ہی وہ گوشت سخت تہا کہ بغیر کاٹے نکہایا جاتا تہا اور اگر گلا ہوا ہو
مکروہ ہی کاٹ کر کہانا کہ مشابہت ہوتی ہی ساتہہ بعضے کفار کے ۱۲ اور کہانیکو
او بسے سر رہے اور کہانیکو پہونکے نہین ٹہنڈا کرنیکے لیئے بلکہ صبر کرے یہانتک کہ ٹہنڈا
ہوجاوے اور میوہ مین سے طاق لیوے تین یا پانچ یا کم وزیادہ یا جو کچہہ ہاتہہ مین آوے
اور کہجورونکے ساتہہ گٹہلیان جمع نکرے اور گٹہلیونکو ہاتہہ مین جمع نکرے بلکہ
ہتیلی پر رکہہ کر زمین پر پہینک دے اور درمیان کہانے طعام کے پانی بہت نہ پیوے
مگر یہہ کہ لقمہ گلی مین اٹک جاوے یا پیاس صادق ہو تو مضایقہ نہین کہ یہہ نافع ہی
معدہ کے لیئے اور پانی پینے مین پاس داہنے ہاتہہ مین لیوے اور بسم اللہ کہے اور ٹہہر ٹہہر
کر پیوے اور لیٹ کر نہ پیوے اور بہتر یہہ ہی کہ کہڑے ہو کر نہ پیوے اور اگر پیوے
تو مضایقہ نہین کہ یہہ بہی آیا ہی **ف** آیا ہی کہڑے ہو کر پانی پینا حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے پس حدیثونمین جو منع
آیا ہی کہڑے ہو کر پانی پینا وہ نہی تنزیہی ہی اور ارشادی ہی ۱۲ اور

Marfat.com

ہی ط اور پانی وضو کا اور پانی زمزم کا کھڑے ہو کر پیوے اور پہلے پینے سے پانیکو دیکھ لے
کہ کچھ پڑا نہو اور بسم اللہ کہکر شروع کرے اور الحمد للہ کہکر ترک کرے اور پانیکو تین
دم مین پیوے **ف** اولی یہہ ہی کہ ہر دم مین بسم اللہ کہہ کر شروع کرے اور الحمد للہ
کہکر تمام کرے اور احیاء العلوم مین لکھا ہی کہ اول دم مین کہے الحمد للہ اور دوسرے مین
الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے دم مین الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم ط اور بعد فراغ کے شکر کرے
کہ پانی بڑی نعمت ہی اور منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ دعا پڑھنی بعد فراغ کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَہٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا یعنے سب تعریف
ہی واسطے اوس اللہ کے کہ کیا اس پانیکو میٹھا خوش آیندہ ساتھ رحمت اپنی کے
اور نہین کیا اوسکو نمکین شور بسبب گناہون ہمارے کے اور اگر مجلس ہو تو چاہئے کہ اول
داہنی طرف سے شروع کرے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دودھ پیتے
تھے اور امیر المومنین حضرت ابوبکر بائین طرف تھے اور ایک اعرابی داہنی طرف
تھا اور اوسکے پہلو مین امیر المومنین حضرت عمر تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دودھ پیا بعد اوسکے اعرابی کو دیا اور فرمایا داہنی کا حق ہی درجہ بدرجہ
اور پہلے دم لینے مین الحمد للہ کہے اور دوسرے مین الحمد للہ رب العالمین کہے اور
تیسرے مین الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم کہے اور جب کھانے سے فارغ ہو تو
انگلیونکو چاٹے اور رکابی وغیرہ کو بھی چاٹے اور ٹکڑے کہ دسترخوان پر
پڑے ہون اونکو چن کر کھاجاوے حدیث مین آیا ہی کہ اوسکے کھانیسے برکت
ہوتی ہی اور ٹکڑے رکابی مین نہ ڈالے تا سالن مین مل نجاوین اور خلال کرے دانتون
مین اور جو کچھ کہ دانتون مین ساتھ خلال کے نکلے پھینکدے اور جو کچھ کہ ساتھ زبان کے دانتون
سے نکلے اوسکو نگلجاوے اور بعد خلال کے کلی کرے خوب طرح اور اگر مٹی اور اشنان اوسکے ساتھ ہاتھ دہووے جائز ہی اور

دانت اور زبان اور تالو ساتھ مسہجن کے دہوی اور ہونٹ بہی دہووی اور
اگر رومال سی پاک کری جائز ہی بشرطیکہ بقصد تکبر کے نہو بلکہ ستہرائی کی ہو
اور اسیطرح بعد وضو کے اگلی علما سی اختلاف ہی بعضی علما دامن سی پونچہتی
تہی اور بعضی رومال سی اور مدار نیت پر ہی اور جب کہانی سی فارغ ہو
شکر کری اور یہہ دعا پڑہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ط
یعنی سب تعریف ہی اللہ کے لیئی کہ جسنی کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو
مومنین سے اور سورہ فاتحہ اور لایلاف قریش پڑہی اور اور دعائین کہ جنمین
مضمون شکر نعمت کا ہو وہ بہی پڑہے یہہ کہا امام غزالی رحمۃ اللہ نے **فصل**
دوسری بیچ ان آداب کی کہ جو آدمیون کے کہانی مین بجالائی جاوین *
چاہیئے کہ پہلی کہانا شروع نکرے اگر اسکی ساتہہ ایسی لوگ ہون کہ مستحق ہون پہلے
شروع کرنیکی مانند بڈہون یا اہل فضل کے مگر یہہ کہ سردار اور پیشوا ہو تو آپ پہلے
شروع کری تا حاضر منتظر نرہین اور کہانا کہانی مین بالکل چپکا نرہی کہ خصلت
عجمیون کی ہے اور زیادہ بہی کلام نکری بلکہ اچہی لوگونکی کچہہ باتین کرتی رہین
اور چاہیئی کہ رفیق پر مہربان ہو اور قصد زیادہ کہانی کا ایسا نکری کہ ہمراہی
کو ناخوش آوی کہ یہہ حرام ہی طعام مشترک مین اور دو کہجورین اکہٹی نکہاوے
اور ہاتہہ مین بہی لیکر اکہٹی نرہنی دی مگر یہہ کہ سب اسیطرح کرین تو یہہ بہی کرے
یا صاحب خانہ اذن دی سکا اور اگر مہمان کہانا کہاوی تو اسکو رغبت دلاوے
اور بطریق نرمی کی عرض کری اور زیادہ تین بار سی نکہی کہ یہہ افراط ہی اور نہایت
تکرار سب جگہہ تین بار کہنا ہی اور زیادہ اس سے باہر ادب سے ہی اسیطرح کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی اور قسم نہ دیوی کہانی پر کہ یہہ بہی ادب سے خارج ہی اور مہمانکو بہی چاہیئی

کہ تکلف

کہ تکلف نکری اور انتظار مبالغہ کا نکری اور جو کچھہ بہاوی بسبب دیکھنی کسیکی ترک
نکری کہ یہہ بہی تکلف ہی اور موافق عادت اپنی کی کہاوی عادت سی کم نکہاوی بلکہ
چاہیئی کہ اول ہی سی کم کہانی اور تمام آداب کے عادت کری تا وقت اجتماع کے
محتاج تکلف کا نہو اور اگر بقصد ایثار کے کم کہاوی تو خوب ہے اور ایثار کہتی ہین
مقدم کرنی غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر اور اگر صاحب خانہ واسطی انبساط اور
رغبت دلانیکی زیادہ کہاوی عادت سی تو مضائقہ نہین بلکہ مستحب ہی آیا ہی کہ
ابن المبارک رح جب کہجورین مہمانون کی آگی لاتی تو کہتی جو کوئی زیادہ کہاوی مقابلہ
مین ہر کہجور کے ایک درہم دیگا اور اخیر مین ایسا کرتی واسطی رغبت دلانی انکیکے
اور جعفر بن محمد کہتی تہی کہ دوست ترین یارون میرکا وہ ہی کہ زیادہ کہاوے اور لقمہ
بڑا کہاوی اور برا بہاری مجہپر میری دوستونمین وہ ہی کہ محتاج کہنی کا ہو اور مقصود
اس سے اشارہ ہی بی تکلفی پر اور اگر ہاتہہ طشت یعنی سیلفچی مین دہووی مکروہ نہین ہے
اور پہلی عالم کی ہاتہہ دہلاوین اور اگر عالم کی تعظیم کرین اس باب مین قبول کری اصرار
انکار نکری کہ یہہ بہی تکلف ہی آیا ہی کہ انس بن مالک اور ثابت بنانی ایک مجلس مین تہے
پس انسنے طشت ثابت کی آگی پہلی بہیجا ثابت نی انکار کیا انس نے کہا کہ اگر کوئی مسلمان
بہائی تعظیم تیری کری قبول کر کہ یہہ تعظیم جانب خدا سی ہے اور اگر اتفاق کرین ہاتہہ کے
دہونمین ایکبارگی یعنی سب اکہٹی ہاتہہ دہووین تو مضائقہ نہین کہ یہہ قریب تر ہی
ساتہہ تواضع کی اور دور تر ہی انتظار کرنے قوم کی سے اور ہاتہہ دہلانی داہنی طرف سے
شروع کرین اور پانی ہر ایک کا جدا جدا نہ ڈالین کہ یہہ عادت عجمیون کی ہی بلکہ جمع کرین جب
بہر جاوے ڈالدین اور خادم کہ ہاتہہ دہلاتا ہی بیٹہہ کر ہاتہہ دہلاوی بعضونکی نزدیک کہ یہہ قریب تر ہی ساتہہ
تواضع کی اور مختار یہہ ہی کہ کہڑی ہو کر دہلاوی کہ اسمین آسانی ہی پانی ڈالنی مین اور ہاتہہ

Marfat.com

دیوینمین اور اگر کسیکو خدمت کرنے مین نیت نیک ہو خدمت کرنے دے اور بتکلف نہ کرے کہ یہہ تکبر نہین ہی اور بیچ ہاتہو کہنے کے سلپچی وغیرہ مین وقت جمع ہونے لوگونکے لحاظ کرے چہینٹے پر اور لوگون پر نہ پڑے اور اگر اکیلا ہو مبالغہ کرے ہاتہو کہنے مین جتنا چاہیے اور اگر صاحب خانہ آپ ہاتہہ دہلاوے تو بہتر ہی اسیطرح کیا امام مالک نے امام شافعی کے لیئے اول ملاقات مین اور کہا کہ خدمت مہمانکی فرض ہی اور وقت کہانیکے یارونکے طرف نہ دیکہے اور نوالے نگنے بلکہ تغافل کرے اور اپنے کہانے مین مشغول رہے اور پہلے فارغ ہونے یارونکے سے ہاتہہ نکہینچے اگر اسکے ہاتہہ کہینچنے سے وہ بہی ہاتہہ کہینچین بلکہ چاہیئے کہ ہاتہہ کہانے مین رکہے اور اگر عادت اسکی تہوڑے کہانیکے ہو ابتدا مین توقف کرے تاکہ آخر تک موافقت یارونکی کرسکے اور اگر کچہہ عذر ہو عذر ظاہر کرے تا اونکو شرمندگی نہو اور کہاتے وقت کوئی ایسا کام نکرے کہ آدمیونکو برا معلوم ہو اور ایسی بات بہی نکہے کہ مناسب وقت نہو اور ہاتہہ رکابی مین نہ جہاڑے اور نوالہ موہنہ مین رکہتے وقت سر اونچا نکرے اور موہنہ مین سے بہی کوئی چیز رکابی مین نہ ڈالے اور اگر اتفاقاً کوئی چیز موہنہ مین سے نکلنے کو ہو تو بائین طرف موہنہ کرکے پہینکدے اور نوالہ کو شوربے مین بہت نہ ڈبووے اور جو کچہہ لقمہ مین سے دانتو سے ٹوٹکر رہ گیا ہو پہر شوربے مین نہ ڈالے اور نوالہ چکہنے کو سرکہ مین اور سرکہ کو چکنی چیز مین نہ ڈالے اور لحاظ مسلمان بہائیونکا کرے اور ہر حال مین با ادب رہے ۔ فصل

تیسری بیچ آداب لیجانے طعام کے آگے ملاقات کرنیوالیکے

جانا چاہیئے کہ طعام جماعت کی بڑی بزرگی ہی جیسے کہ نماز با جماعت کی اور احادیث اور اقوال صحابہ کی اسمین بہت آئے ہین حدیثو نمین آیا ہی کہ جو عمر کہ بیچ مجلس طعام کے ساتہہ بہائی مسلمانونکے گذرے روز قیامت کے اوسکا حساب

نہین لیا جاویگا اور اسلیئے اگلے بزرگ اسمین دیر تک بیٹھتے تھے اور جو طعام کہ یارونکے ساتھہ کہایا جاوے بیحساب ہی اور اسی سبب سے بعضے علما طعام مجلس مین بہت لاتے تھے اور اگر تنہا کہاتے تھے کم لاتے تھے اور حدیث مین آیا ہی کہ کہانون مین سے تین کہانے بیحساب ہین ایک تو وہ کہانا کہ افطار کے وقت کہاوے اور ایک وہ کہ سحر کو کہاوے اور ایک وہ کہ ساتھہ مسلمان بہائیون کے کہاوے اور صحابہ اسکو اخلاق نیک سے گنتے تھے اور وقت اجتماع کے بغیر کہانے ما حضر کے نہین اٹھتے تھے اور بعضے علمانے لکہا ہی کہ اجتماع یارونکا ساتھہ انس و الفت کے قدر کفایت پر حملہ دہیانسے نہین ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ بہشت مین بالاخانہ ہین کہ بسبب بہت صفائی کے اندر کا رخ اونکا باہر سے اور باہر کا رخ اندر سے معلوم ہوتا ہی اور یہہ اونکے لیئے ہین کہ بات نرمی سے کرتے ہین اور لوگون کو کہانا کہلاتے ہین اور رات کو نماز پڑہتے ہین اور وقت کہ لوگ سوتے ہین رہا یہہ کہ ملاقات لوگونکی واسطے طعام کے پس قرب اسمین یہہ ہی کہ منتظر وقت طعام لوگونکا نرہے اور وقت کہانیکے یکایک نہ چلا آوے کہ یہہ خلاف سنت ہی اور قرآن مین اسسے منع فرمایا ہی **ف** یعنے اس آیتمین یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ

آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نَاظِرِیْنَ اِنَاہُ وَلٰکِنْ

اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَانِسِیْنَ

لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْ

مِنْکُمْ وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ یعنے اے ایمان والو نہ داخل ہو پیغمبر کے گہرون مین مگر یہہ کہ اذن دیا جاوے تمکو یعنے بلایا جاوے واسطے طعام کے یعنے اس صورتمین داخل ہو اس حال مین کہ نہ منتظر ہو وقت پکنے طعام کے ولیکن جب بلائے

Marfat.com

جاؤ تم پس داخل ہو و پس جب کہانا کہا چکو پس پراگندہ ہوا ور نہ بیٹھو آرام سی واسطے
باتین کرنی آپسکی تحقیق یہہ کام ایذا دیتا ہی نبی کو پس شرماتا ہی تمسی اور خدا نہین
شرماتا سچ سی ؔ آیا ہی کہ بیچ ولیمہ نکاح زینب رضی نبی آنحضرت کی لوگ پیغمبر خدا کی
گہر مین جمع ہوئی اور حضرت زینب دیوار کیطرف موہنہ کئی ہوئی بیٹہین تہین اور
بعضی لوگ بعد کہانی سبکے بیٹہی رہی اور آنحضرت نی بسبب حیا کی اُنکو نہ کہا کہ اُٹہہ جاؤ
جب یہہ آیۃ اور آیۃ پردکی نازل ہوئی یہہ تفسیر بحر العلوم مین لکہا ہی ؔ اور حدیث مین
آیا ہی کہ جو کوئی کہ جاتا ہی کہانی پر بغیر بُلائی فاسق ہے اور حرام کہایا اوسنی اور اگر
بغیر بلائی اتفاقا چلا آوی جب تک اذن نہ دیوی صاحب خانہ داخل ہووی اور اگر
کوئی بلاوی کہانیکی لیئے پس اگر نشانی رغبت اور محبت کی ظاہر ہو جاوے
اور اگر بغیر رغبت کی بسبب شرم و ضرورت کی کہتا ہی تو بجاوے اور
بہانہ کرے اور اگر بہوکا ہو اور بقصد طعام کی کسی دوست کی گہر مین
بغیر بلانیکے چلا جاوے تو مضایقہ نہین کہ یہہ منقول ہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سی اور قصہ تشریف لیجانی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کا ابو الہیثم صحابی کے
گہر مین مشہور ہے **ف** وہ قصہ یہہ ہی روایت کی ابو ہریرہ نی کہ
نکلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یا ایکرات گہر سی پس ناگہان ملی ابوبکر
اور عمر سی پس فرمایا کہ کس چیز نی نکالا ہی تم دونوکو تمہاری گہرون سے اسوقت یعنی
کونسی چیز باعث ہوئی نکلنی کے اسوقت باوجودیکہ عادت نہتی اسوقت نکلنی کی کہا
دونو یارون نی کہ بہوک نے نکالا ہی یعنی شدت بہوک سے نکل آئی ہین فرمایا حضرت
نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ نکالا مجہکو اوس چیز نی

کہ نکالا تم دونو کو یعنی بہوک نے اُٹہو پس اُٹہی وہ دونو ساتہہ حضرت کی پہر آئی
ایک شخص کے ہان انصار مین سی کہ نام اونکا ابو الہیثم تہا پس ناگہان وہ اپنی
گہر مین نہین ہتے پس جبکہ دیکہا حضرت کو اونکی بی بی نے کہا مرحباً و اہلاً پس فرمایا اوسکو
حضرت نی کہ کہان ہی فلانا یعنی خاوند تیرا کہا اوسنی کہ گیا ہے میٹہا پانی لانیکی
لئی واسطی ہماری وہ یہہ کہہ ہی رہی ہتی کہ ناگہان آیا وہ انصاری اور دیکہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کی دونو یارونکو اور کہا الحمد للہ نہین ہی میرے
برابر کوئی آجکی دن کہ اوسکی گہر ایسے بڑی بزرگ مہمان ہون کہا راوی نے پس گیا
وہ انصاری اور لایا حضرت اور حضرت کی یارونکی لیئے خوشہ کہجورونکا کہ اوسمین
کہجورین نیم پختہ بہی تہین اور خشک بہی اور تر بہی اور عرض کیا کہ کہائیے اسمین سی
اور لی اوسنی چہری جانور ذبح کرنیکی لیئے پس فرمایا اوسکو حضرت نے کہ دودہ کا جانور
ذبح نکرنا پس ذبح کی اوسنی واسطی حضرت کی اور حضرت کی یارونکی بکری پس کہایا اونہون نے
بکری مین سی اور اوس خوشہ کہجور مین سی اور پیا پانی پس جبکہ سیر ہوئی کہانی پینی سے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو قسم ہی اوس
ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ پوچہی جاؤگی تم ادای شکر اس
نعمت سی دن قیامت کی نکالا تمکو تمہاری گہرون سے بہوک نے پہر نہ پہری تم یہانتک
کہ پہنچی تمکو یہہ نعمت نقل کی یہہ روایت مسلم نی ؁ ف اس حدیث سی کئی باتین
معلوم ہوئین ایک تو یہہ کہ یہہ جو کہا کہ بہوک نے نکالا اِسّی معلوم ہوا کہ جائز ہی ظاہر
کرنا رنج و محنت کا دوستون سی درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع
کی نہو اور دوسری یہہ کہ جب بہوک زور کی لگی اور مانع ہو نشاط عبادت اور کمال بلند دلی
ساتہہ عبادت کی اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو نکلنا اور علاج اسکی دفع کا کرنا ساتہہ کسی سبب کے اسباب

Marfat.com

مباحہ سے اور سعی کرنی اسکے دفع مین جائز بلکہ لازم ہوتی ہی اور جانا ہی نزدیک
دوستونکے اور طلب کرنا طعام کا اونسے وقت تیقن کے ساتہہ قبول کرنے اونکے بے تکلف
اسوقت مین مباح ہوتا ہی بلکہ باعث ازدیاد محبت کا ہی اور آیا ہی کہ صحابہ جب
بہوکے ہوتے ہتے حضرت کے پاس حاضر ہوتے اور دیکہتے جمال باکمال رنج بہوک وغیرہ کا
جاتا رہتا اور ساتہہ نور نسبت شہود کے سیر ہوتے اور یہہ جو کہا الحمد للہ اسنے معلوم
ہوا کہ مستحب ہے شکر کرنا وقت ظہور نعمت کے اور مستحب ہے اظہار خوشی کا روبرو مہمان
کے اور یہہ بہی اسنے معلوم ہوا کہ مستحب ہی کہانیسے پہلے لانا میوہ کا آگے مہمان کے
اور جلدی سے لے آنا اوس چیز کا کہ موجود ہو اور یہہ جو کہا کہ جب سیر ہوئے الخ اسنے
معلوم ہوا کہ پیٹ بہر کر کہانا حضرت کے زمانہ مین بہی تہا اور روای اور اسکی
کراہت مین جو کچہہ آیا ہی تو وہ محمول ہی اسپر کہ عادت اور مداومت کرے اسپر کہ موجب سنگدلی اور
فراموشی کا ہی حال محتاجونسے اور یہہ فرمایا کہ پوچہے جاؤ گے الخ یہہ سوال بعضونکے حق مین
بطریق توبیخ و سرزنش کے ہوگا اور بعضونسے واسطے احسان جتانے اور
اظہار نعمت و کرامت کے پہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ ادا حق شکر
اسکے کا کیا یا نہین نسال اللہ العافیہ اور مومنونکو چاہیئے کہ اسحدیث مین تامل
کرین کہ اپنے پیشوا کا کیا حال تہا کہ کسطرح کا فقر اختیار کر رکہا تہا اور کیسے صابر ہے
ہم لوگونکا اگر ایسا حال ہو تو کیسی ناشکری کرنے لگتے ہین روٹی نہ ملنے پر کیا اور کچہہ
ضروری چیز نہین ملتی تو گہبرا جاتے ہین اور زبان شکوہ کی کہولدیتے ہین اور اگلے بزرگ
بہی اسیطرح کرتے ہتے اور بعضے انمین سے آپسمین دوست ہتے کہ ہمیشہ ایک دوسریکے گہر
جاتے ہتے اور یہہ بجای کسب و کفایت انکے تہا یعنے اسی پر اکتفا کرتے تہے او مقصد انکا مددگاری
اور ثواب دلانا لوگونکا اور کفایت وقت تہا اور اگر کسی دوست کے گہر مین آوے اور اوسکی

رضا جانے تو درست ہی کہانا اوسکے گہر مین سے کیونکہ خوشی اوسکی بمنزلہ اذن کے ہی اور
منقول ہی یہہ اگلے بزرگونسے آیا ہی کہ کتنے ایک لوگ ایکبارگی گہر مین آئے اوسکو نہ پایا
پس دروازہ کہولا اور دسترخوان بچہا کر کہانا کہانا شروع کیا پس سفیان ثوری آئے
اور اونکو اسحالت مین دیکہا کہا کہ یہہ اخلاق اگلے بزرگونکا یاد دلاتی ہی اور آیا ہی کہ
کتنے ایک لوگ واسطے ملاقات ایک تابعی کے آئے اونکے گہر مین کچہہ موجود نہتا وہ ایک
دوست کے گہر مین گئے اور اوسکے بیرچی خانہ مین دیکہا جو کچہہ پایا آگے مہمان کے لے آئے
جب صاحب خانہ آیا گہر مین تو اوسنے یہہ ماجرا سُنا اوسنے کہا کہ خوب کیا اُنہون نے
اور جب ملاقات کی اوس تابعی سے تو کہا کہ ای بہائی ہر بار اسیطرح کر بارہ کہ بہت اچہی
بات ہی اور آداب کہانا لانیکا آگے مہمان کے یہہ ہی کہ تکلف نکرے اور جو کچہہ کہ حاضر
ہووے لاوے اور قرض نکرے اگر دشوار ہو کہ یہہ ہی تکلف سے ہی اور چاہئیے کہ بے تکلفی
کو بہانہ نکرے یعنے حقیقت مین اسکے پاس اچہی چیز موجود ہی اور بُری چیز لے آوے اور
کہے کہ یہہ مین بیتکلفی سے لے آیا ہون بلکہ اس صورت مین اچہی ہی چیز لاوے اور اگر ایک
کہانا ہو کہ آپ یہہ اسکا محتاج ہی اور اوسکے لانیکو جی نہین چاہتا نہ لاوے اور تکلف
یہہ ہی کہ موافق عادت سے زیادہ کرے اور یہہ ہی تکلف سے ہی کہ عیال کیطرف
نظر نکرے یعنے اپنے بال بچے بہوکے مرتے ہین اور لوگونکو کہلاتے لُٹاتے ہین یہہ تکلف
اور بُری بات ہی منقول ہی کہ کسینے امیر المؤمنین حضرت علی رضہ کی دعوت کی
فرمایا کہ مین آتا ہون تین شرط سے کہ بازار کو نجانا اور جو کچہہ حاضر ہووے لے آنا اور رعایت
عیال کو نہ چہوڑنا اور خصلت بعضے اگلے بزرگون کی ایسی ہی تہی کہ ہر جنس کا
طعام کہ گہر مین ہوتا کچہہ اوسمین سے لے آتے اور بعضون نے
خشک روٹی اور پانی پر تکلف نہین کیا ہی یعنے وہی لے آتے اور ادب

مہمان اور ملاقات کرنیوالیکا یہہ ہی کہ حکم نکری کسی چیز کی لانیکا اور اگر اسکو اختیار
دین صاحب خانہ تو جو کچھہ کہ آسان ہو اختیار کری کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہر چیز مین آسان اختیار کرتی تہی اور بعضون نے کہا کہ کہانا تین قسم پر ہی ساتہہ فقرا
کی بایثار یعنی انکی کہانیکو مقدم رکہی اپنی کہانی پر اور ساتہہ مسلمان بہائیون کے
بانبساط یعنی شادان اور فرحان اور ساتہہ دنیادارون کے باادب اور ادب
صاحب خانہ کا یہہ ہی کہ پوچہی کہانیوالون سی کہ تمکو کیا مرغوب ہی اگر ہوسکی مہیا
کری کہ اسمین اجر جزیل ہے والا بیہودہ گوئی نکری کہ کہی اگر حاضر ہوگا لاونگا مین
بلکہ اگر حاضر ہو لی آوی والا سکوت کری اور جو کہانا کہ آگی یارون کی نہ لاوے
تعریف نکری اوسکی اور اسیطرح بال بچون کی لیئی جو طعام کہ نہ لاسکی بیان نکری
کہ اسمین رنج دینا ہی انکو اور بعضی ظریف صوفی نے کہا ہی کہ اگر فقیر آوی کہانا آگی
لادی اسکے اور اگر کوئی فقیہ آوی مسئلہ پوچہی اور اگر عابد آوے راہ مسجد کی دکہا
دیوی جان کہ ضیافت کی فضیلت بہت آئی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لَا خَیرَ فِیمَن لَا یُضِیفُ یعنی بہلائی نہین ہی اس شخص مین کہ مہمان نرکہی
اور ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے کہ اوسکی پاس گائین
اور اونٹ بہت تہی پس مہمانی کی آنحضرت کے بعد ازان ایک عورت پر گذری کہ وہ
چند بکریان رکہتی تہی پس ذبح کی ایک بکری واسطے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
فرمایا نظر کرو بیچ اس مرد و عورت کی بلاشبہ کہ یہہ اخلاق اللہ تعالی کے ہاتہہ مین
ہین جسکو چاہی خصلت نیک دی اور جسکو چاہی ندے **ف** ظاہر اس مرد نے
موافق اپنی مقدور کے خاطرداری نکی اور اس عورت نی باوجود کم استطاعتی کی
بہت خاطرداری کی کہ بکری ذبح کی اسکی خصلت حضرتکو پسند آئی اور اوس شخص کی نہ پسند

Marfat.com

آئی اور مقصود حضرت کا اسمین یہہ تہا کہ لوگ ادب سیکہہ لین ط حدیث مین آیا ہی کہ ایکدفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان مہمان آئی اور گہر مین حضرت کی کچہہ تہا نہین فرمایا کہ فلانی یہودی کی پاس جاؤ اور کہو کہ آجکی رات ہماری ہان مہمان آئی ہین تہوڑا سا آٹا قرض دیوی یہودی نے کہا واللہ مین نہین دینی کا مگر کچہہ گروی کہکر پس حضرت نے زرہ اپنی گروی کی لیئی بہیجی اور مہمان داری کے کہتی ہین کہ حضرت کی وقت موت تک وہ زرہ یہودی پاس گروی تہی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ بغیر مہمان کے کہانا نہ کہاتی تہی بلکہ دو تین کوس تک جنگل مین مہمان کو تلاش کرتی تہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی لوگون نے پوچہا کہ ایمان کیا ہی فرمایا کہانا کہلانا اور ہر ایک سے سلام علیک کرنی یعنی یہہ چیزین ہی افضل خصلتون ایمان سے ہین ۵

کرامت جوانمردی ونان دہی است ٭ مقالات بیہودہ طبل تہی است ٭ **فصل چوتہی** آداب ضیافت کے مختصر ہین چہہ حالتون مین وقت دعوت کے اور قبول کرنیکی اور حاضر ہونیکی اور کہانا آگی لانیکی اور وقت کہانیکی اور وقت چلنے کے کہانا کہا کر آداب دعوت کی یہہ ہین کہ دعوت کرنی مین قصد فخر اور دکہاوےکا نہو تا ثواب سے محروم نہو بلکہ مقصود راحت پہچانی اور متابعت سنت نبوی کی اور خوش کرنا مسلمانون کے دلونکا ہو اور دعوت پرہیزگارونکی کری اور کافر اور فاسق اور بی نمازیکو کہانیکی لیئی نہ بلاوی **ف** ایک دعوت کرنی ہی طلب ثواب کی لیئی اور ایک دینا اور کہلانا ہی حاجت کا یعنی وہ بہوکا ہی حاجت رکہتا ہی کہانیکی پس یہہ حکم مذکور دعوت کا ہی اور طعام حاجت پر بہوکی کو دینا جائز ہی اگرچہ کافر و فاسق ہو حاصل یہہ کہ اگر دعوت کری طلب ثواب کے لیئے تو پرہیزگارونکو بلاوی اسلیئی کہ وہ کہانا کہا کر اسکی قوت سی عبادت کرینگی تو اسکو بہی ثواب پہنچیگا بخلاف کفار و فساق کے کہ وہ کہا کر کفر و فسق کرینگی اور اگر مقصود دینا بہوکو ہی تو سبکو دی کہ دفع حاجت ضروری ہر ایک کے جائز ہی اور ظالم کو کہانا نہ کہلاوے

Marfat.com

کہ یہہ مدد کرنی ظلم پر ہی اور دعوت کرنے مین تخصیص اغنیا کی نکرے اور لحاظ اقربا
کا ضیافت کرنیمین چہوڑے اور جسکو جانے کہ آنیکا ہنین تو بلاوے کہ اسمین تکلف
ہی اور باعث ہوتا ہی کہلانے پر جبرا اور یہہ مکروہ ہی اور آداب قبول کرنے دعوت کے
یہہ ہین کہ قبول کرنا دعوت کا سُنت موکدہ ہی اور بعضی جگہہ واجب ہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم دعوت قبول کرتے تہے اگرچہ تہوڑی ہی چیز پر ہوتی اور چاہیئے
کہ اغنیا کے دعوت قبول کرنیکی تخصیص نکرے اور فقیرونکی دعوت قبول کرنے سے
عار نکرے کیونکہ یہہ تکبر ہی اور خلاف سنت نبوی کے ہی آیا ہی کہ امیر المومنین حضرت
امام حسن رضی اللہ عنہ ایک روز ایک قوم پر گذرے کہ خاک پر پڑی ہوئی تہے
اور سُوال کرتے تہے سلام کیا حضرت نے کہا اونہوں نے کہ کہانا فقیرونکا حاضر ہی
اگر میل فرمایئے فرمایا حضرت نے بہتر اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُتَکَبِّرِیْنَ یعنے تحقیق
اللہ نہین دوست رکہتا متکبرونکو پہر گہوڑے سے اُترے اور اونکے ساتہہ خاک پر بیٹہے اور
کہانا کہایا اور بعد کہانیکے سلام رخصتی کیا اور فرمایا کہ کیا عجب ہی کہ تم بہی اگر
ایکدن میری دعوت قبول کرو پہر بلایا آپنے اونکو اور اچہے اچہے کہانے آگے رکہے
اور اونکے ساتہہ بیٹہہ کر کہایا اور یہہ کمال تواضع اور الطاف ہی حضرت کا
تواضع ز گردن فرازان نکوست + گدا گر تواضع کند خوی اوست + اور بیچ گہر تکلف
کرنیوالے اور فخر کرنیوالے اور احسان رکہنے والے کے کہانیکے لیئے نہ جاوے
اور کم ہمتوں کے دسترخوان پر نہ بیٹہے کہ یہہ دعوت قبول کرنی سنت نہین اور اسمین
ذلت ہی جیسے کہ سوال کرنیمین اور جو یہہ نہوے اسقدر مین بلکہ اگر کہانا منظور ہو اول
ہی سے قبول نکرے اور بسبب دور ہونے راہ کے بشرطیکہ ممکن ہو وہان پہنچنا انکار نکرے کہ آنسرور
صلی اللہ علیہ وسلم بسبب دعوت کے دور دور تشریف فرما ہوئی ہین اور بسبب روزہ نفل کے انکار نکرے قبول

Marfat.com

دعوۃ کا بلکہ جاوے دعوۃ کرنیوالیکے ہان اور اگر وہ تکلف کرنیوالا ہو یعنے
بدل اوسکو منظور ہو کہلانا اسکا افطار کرے اور نیت کرے داخل کرنے خوشیکی
مسلمانکے دلمین کہ ثواب اوسکا زیادہ ہی روزہ سے اور اگر تکلف کرنیوالا ہو بہانہ
کرے یعنے سچا مثلا کہے کہ میرا دل نہین چاہتا کہانیکو اور یہہ سچ ہوگا کہ روزہ
کا دل نہین چاہتا روزہ توڑنیکو اور اگر بنا بر ظاہر حال کے قصد تفتیش کا
کرے جایز ہی یعنے مثلا ظاہر حال سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ تکلف کرتا ہی
تو اسکو دریافت کرے اور اگر افطار نکرے پس مہمانی اوسکی خوشبوئی اور
مانند اسکیکے ہی اور اگر کہانے مین یا بچہونے مین کچہہ ہی حرام یا شبہہ حرام
کا ہو تو نجاوے اور تجسس نکرے اسکا اور تفاوت اسکا اوپر تفاوت مراتب
تقوی کے ہی اور ظالم کی دعوۃ مین نجاوے اور اگر زبردستی کہلاوین تو تہوڑا سا
کہاوے اور جس مجلس مین کچہہ خلاف شرع ہو مانند فرش ریشمی اور ظروف سونے چاندیکے
اور تصویر جاندار کے اور گانے بجانیکے اور چیزون لہوکے اور مانند انکیکے وہان
نجاوے اور ظالم اور بدعتی اور شریر اور متکبر اور فخر کرنیوالے کے گہر مین بہی
نجاوے اور دعوت کے قبول کرنے مین قصد مٹانے خواہش پیٹ کا نکرے بلکہ
نیت صادق رکہے تا کار آخرت ہی کرے یعنے نیت پیروی سنت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور اکرام مسلمانکی اور خوش کرنے مومن کے کو نکی اور ملاقات کرنے دوستونکی
کرے کہ ہر ایک مین ان چیزونمین سے ثواب بہت ہی اور دعوت کے قبول کرنیمے
مین اظہار شوق کا کرے اور جس کلام وغیرہ مین وہم جاتا ہو نہ قبول کرنے کا دور رہے
اوسنے اور بدخلقی نکرے اور حقارت کسی مسلمان کی نکرے کہ مدار کار نیت پری
اور مباح چیزوکین بسبب نیت کے ثواب ہوتا ہی اور حکم مستحب مین ہوجاتے مین اور طاعت مین بسبب نیت

کی ثواب زیادہ ہوتا ہی اور حرام اور بی شرع دعوت نہ قبول کری کہ نیت یہان
معتبر نہین ہی مثلا جس دعوت مین گانا بجانا یا ناچ رنگ وغیرہ ذلک ہو وہان یہہ
نیت کری کہ دعوت سنت ہی اسلیئی مین جاتا ہون یہہ نیت کام نہین آنیکی
وہان نجانا چاہیئی اور آداب حاضر ہونیکی دعوت مین یہہ ہین کہ دیر نکری آنیمین تا
بسبب اسکی لوگ انتظار نکرین اور ایسا جلدی بہی نہ آوی کہ کہانا طیار نہوا ہو
کہ یہہ بہی قباحت رکہتا ہی مگر یہہ کہ کہلانیوالی سے کچہہ خصوصیت رکہتا ہو کار
کرنی کی اور جب آوی چاہیئی کہ بیخبر نچلا آوی یعنی اذن طلب کرکے آوی اور
اگر بہت سی لوگ جمع ہون احتیاج خبر کرنیکی نہین اور جب آوی گہبراوی نہین
اور سلام علیک کرے اور نظر ادیہر اودہر مجلس کے کری شاید کہ کوئی سلام و
تواضع اسکی کری اور اسکو خبر نہو اور سبب وحشت خاطر کسی مسلمانکا ہو اور متکبر کہلاوی
اور بالانشینی نہ ڈہونڈی اور جہان جگہ پاوی بیٹہہ جاوی کہ سنت بہی ہی اور اگر لوگ
باعث ہون بالانشینی کے عاجزی کری اور اگر کوئی بدل و شوق ازراہ تعظیم کی اوسکو
اعلی جگہ بٹہاوی بیٹہی اور قبول کری اور اصرار نکری کہ یہہ بہی خالی تکلف سی نہین
اور جگہ لوگون پر تنگ نکرے اور جہانکہ صاحب خانہ اشارہ کری بٹہنی کا بیٹہہ جاوی
مخالفت اوسکی نکری شاید کہ اوسنی اپنی دلمین کچہہ ترتیب مجلس خیال کی ہو پس مخالفت
اوسکی سبب وحشت خاطر اوسکیکی ہوگی اور سامنی مکان عورتون کی نہ بیٹہی اور
باوقار اور بردبار رہی اور ہر طرف نظر نکرتا رہے اور جہانسی کہ کہانا لاتی ہون
اودہر بہت نہ دیکہتا رہی کہ دلیل حرص و خست کی ہی اور بہت کلام نکری اور اگر
کچہہ بات کہی ساتہہ ہوش کے اور موافق حال وقت کی کہی اور نہ چپکا بیٹہا رہی اور اگر
ایسی کوئی بڑی مرتبہ کا بیٹہا ہو آداب اسکا رکہی جبتک اوسی کچہہ نپوچہین نکہی اور اگر مشتاق اسکی باتکی ہو

135310

Marfat.com

تو جیب نرہی اور جو کچہہ کہ لوگون کی طبیعت مین اثر نکری اور مخالف اونکی ہو نکہی جبتک کے موافق شرع کی ہو اور بیہودہ گوئی نکری کیہہ بہر حال ناپسند ہی اور اگر کچہہ خلاف شرع دیکہی منع کری اور اگر اوسکی موقوف کرنی پر قادر ہو موقوف کرواوی ورنہ بیٹہہ رہی اور اگر پہلی ہی سی حاضر نہو تو بہتر ہی اور اگر بعد بیٹہنی کے خلاف شرع چیز موجود ہو صبر کری یا نکل آوی اور اگر مقتدا ہو تو نکل ہی آنا بہتر ہی **ف** کتاب در المختار مین تفصیل اس مسئلہ کی یون لکہی ہی اگر کوئی دعوت کیا جاوی اور یا وی وہان کوئی کہیل یا غنا یعنی راگ اور اوسکو پہلی سی معلوم نتہا ہو نا اوسکا تو بیٹہہ جاوی اور کہاوی اگر کہیل وغیرہ اس مکانمین ہو اور اگر دستر خوان پر ہو تو نہین لایق ہی بیٹہنا بلکہ نکل آوی اعراض کر کر بموجب قول اللہ تعالی فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ط پہر اگر مکانمین تہا لہو وغیرہ اور یہہ وہان بیٹہا پس اگر قادر ہو منع کری اور اگر نہ قادر ہو صبر کری اگر نہو مقتدای اور اگر مقتدای ہو اور قادر منع کرنی پر نہین ہی تو نکل آوی اور نہ بیٹہی اسلیئی کہ اسمین عیب لگتا ہی دین کو اور اگر مہمانون کو پہلی سے معلوم ہو کہ وہان کہیل وغیرہ ہی تو جاوی ہی نہین اصلا برابر ہی کہ ہو مقتدا یا غیر مقتدا اسلیئی کہ حق دعوت کا لازم ہوتا ہی بعد حاضر ہونیکے نہ پہلی اوسکی اور اسی یہہ معلوم ہوا کہ جتنی آلات لہو کے ہین یعنی باجی وغیرہ حرام ہین اور داخل ہووی آلات لہو والون پر بغیر اذن اونکیکی واسطی منع کرنی منکر کے کہا ابن مسعود نی کہ آواز باجونکی اور راگ کی اوگاتی ہی نفاق کو دلمین جیسی کہ اوگاتا ہی پانی گہانس کو اور بزازیہ مین لکہا ہی کہ سنّا باجونکی آواز کا حرام ہی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنّا باجونکا معصیت ہی اور بیٹہنا اوسپر فسق ہے اور لذت حاصل کرنی ساتہہ اوسکی کفر ہی یعنی کفران نعمت ہے

اسلیئے کہ اللہ تعالی نے اعضا دیئے ہین عبادتکے لیئے پس غیر عبادت مین صرف کرنا
اونکو کفران نعمت ہی نہ شکر پس واجب ہے یہہ کہ پرہیز کرے اوسکے سُننے سے اور مخالف
شرع اور ممنوعات مجلس سے یہہ ہین سُننا گانے بجانے کا اور ظروف چاندیکے اور
موجود ہونا عورتون مُنہہ کہلی ہوئیونکا اور آداب ضیافت سے یہہ بہی ہی کہ وقت آنے
مہمانکے قبلہ اور جگہہ استنجے کی بتاوے اور کہانیکے پہلے جو ہاتہہ دہوتے ہین
کہلانیوالا پہلے اپنے ہاتہہ دہووے پہر اورونکے دہلاوے اور بعد کہانیکے اور
لوگونکے پہلے دہلاوے اور پہر اپنے دہووے اور آداب حاضر کرنے کہانیکے یہہ ہین
کہ کہانیکے حاضر کرنے مین جلدی کرے کیونکہ یہہ بہی مہمان کی تعظیم و خاطرداریونمین سے
ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ یعنے جو کوئی کہ ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور روز قیامت پر پس چاہیئے
کہ خاطرداری کرے مہمان کی اور جب اکثر آدمی آچکین بسبب ایک دو آدمی کے انتظار
نکرے اگر وقت موعود سے تاخیر کرین اسلیئے کہ حق حاضرونکا غالب ہی مگر یہہ کہ کسی
فقیر نے تاخیر کی ہو تو اوسکا انتظار کرین تا وہ شکستہ خاطر نہو یا وہ ایسا شخص ہو کہ
کہ اوسکے انتظار مین حاضرونکو رنج نہو اور کہا حاتم اصم رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ جلدی شیطان سے ہی مگر پانچ چیزونمین جلدی کرنی سنت ہی مہمانکے کہانا کہلانے
مین اور تجہیز و تکفین میت مین اور باکرہ کے نکاح کردینے مین اور ادا دین مین اور
توبہ کرنے مین گناہونسے اور مستحب ہی جلدی کرنی ولیمہ مین اور ولیمہ نکاح کے کہانیکو
کہتے ہین اور ترتیب کہانیکی یہہ ہی کہ ابتدا ساتہہ میوہ کے کرین اگر موجود ہو کہ از راہ حکمت کے یہہ خوب
ہی اسلیئے کہ میوہ سریع الہضم ہی پس اسفل معدہ مین ہونا اسکا بہتر ہی اور قرآن مین اشارہ
ہی اوپر تقدیم میوہ کے طعام پر جہان کہ طعام اہل جنت کا ذکر فرمایا ہی وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا
یتخیرون

Marfat.com

يَتَخَيَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ؀ یعنے غلمان وہانکے اونکے لیئے میوے لیکر اوینگے جوکہ پسند کرینگے یہہ اور گوشت جانوروںکے لاوینگے جوکہ مرغوب ہونگے اونکو اور بعد از میوونکے پہلے لانا گوشت کا بہتر ہی کہ حدیث مین آیا ہی سَیِّدُ الطَّعَامِ اللَّحْمُ یعنے سردار کہانونکا گوشت ہی اور جو کہانا کہ لطیف ہو پہلے کہاوے تا حاجت زوالی لطیف سے ہوجاوے اور بہت نہ کہایا جاوے یعنے اسلیئے کہ بعد لطیف کے رُسے کہانیکو دل نہین چاہتا اور عادت اہل خواہش اور متنعمین کی برعکس اسکے ہی کہ کہانا بُرا پہلے کہاتے ہین تا رغبت لطیف پر بہت ہو اور یہہ خلاف سنت ہی اور حیلہ بہت کہانیکا ہی اور اگر ابتدا ساتہہ نمک اور ترکاریکے کرے بہتر ہی کہ اسمین زیب دسترخوان کی ہی اور رغبت ہوتی ہی کہانے پر اور درمیان کہانیکے پانی سرد بہت موجود کرین کہ اس سے بہتر کوئی نعمت نہین اور عادت قدما کی یہہ تہی کہ سب طرحکے کہانے یکبارگی ہی لے آتے تہے اور اگر کئی طرحکے کہانے نہون تو ظاہر کردینا اس بات کا بہتر ہی تا لوگ ماحضر ہی سے حاجت روائی کرلین اور منتظر نہین اور دسترخوان جلد ہی نہ اوٹہا ڈالے تا شاید کہ انمین کوئی ایسا ہو کہ ہنوز اوسکو حاجت باقی ہو اور بسبب شرم کے اظہار نکرسکے بلکہ جب مرتبہ فراغ کا پہنچی آپ بیٹہہ جاوے اور ہاتہہ کہانے پر دالے اور کہے بسم اللہ مدد کرو اور یہہ طریقہ اگلے بزرگونکے اچہا جانا ہی اور چاہیئے کہ کہانا بقدر ضرورت کے لاوے کہ کم اوس سے بعید ہی مروت سے اور زیادہ حاجت سے فخر اور اسراف ہی خصوصاً جبکہ جانے کہ یہہ سب نہین کہانیکا اور اگر راضی ہوا سپر کہ سب لیجاوے تو بہت سا لانا بہتر ہی آیا ہی کہ ابراہیم ادہم طعام بہت لاتے تہے مہمانونکے لیئے سفیان ثوری نے کہا کہ کیا نہین ہی یہہ اسراف ابراہیم نے کہا کہ نہین ہے کہانا کہلانے مین اسراف اور اگر یہہ نیت نہو یعنے لیجانیکی تو بہت لانا تکلف اور ضایع کرنا اور علامت فخر کی ہی اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تو اپنی

کرتے ہتی فخر کی کہانیکو اور چاہئیے کہ پہلی کہانیمین سی حصہ گہر کے لوگونکا نکال لی
تا کہ دل اونکا مجلس والون کی کہانیمین نہ لگا رہے اور اگر نہ بچی مہمانونسے آزردہ
نہون اور کہانا مہمانون کو مکروہ نہو اور بغیر رضا کہلانی والیکی کہانا نہ اوٹہاوی
یعنی لیجانیکی لیئی کہ اسمین ذلت ہی اور اگر رضا اوسکی نہ جانی نہ اوٹہاوی کہ حرام ہی
اور بر تقدیر اوسکی رضا کی طریقہ اعتدال کا رعایت کری اور پاس کے لوگونکا نہ اوٹہاوی
مگر جبکہ وہ راضی ہون اور آداب کہانی کے جسقدر کہ چاہیین تفصیل سی اور کے
فصلون مین ذکر ہو چکی اور آداب رخصت ہونیکی مجلس سے یہہ ہین کہ صاحب خانہ
دروازہ کی باہر تک پہنچانیکی لیئے آوی کہ یہہ بہی مہمان کی تعظیم مین سی ہے
اور سنت بہی ہی اور کشادہ پیشانی رہے کہ پوری تعظیم اسمین ہتی اور اول و آخر
بہت کشادہ پیشانی رہی کہ پورا کرنا اس تعظیم کا بہی کہانا کہلانی سی بہتر ہی
اور مہمانکو چاہئیے کہ کشادہ پیشانی پہری اور اگر کچہہ قصور خدمت مین ہوا ہو عفو
کری اور خوش ہوجاوی اور خوش خلقی بہترین اعمال سے ہی اور بد خلقی بدترین اعمال سے
اور دعاء خیر کری اور بغیر رضا گہر والیکی باہر نہ نکلی اور بیچ مدت ٹہرنی کی رعایت
خاطر صاحب خانہ کی کری اور زیادہ تین دن سی نرہی کہ باعث ملالت نہو اور وہ
نکال نہ دی اور بہت نرہی مگر کہ خلوص دل سے اصرار کرین گہر والی اور مستحب ہی کہ
واسطی مہمان کے ایک فرش مہیا رکہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ تین
فرش کافی ہین ایک اپنی لیئی اور ایک اپنی بیوی کی لیئے اور ایک مہمان کی لیئی اور
چوتہا شیطان کی لیئی ہی **ف** یعنی آدمی کی لیئی تین بچہونی چاہیین اگر میسر ہون
ایک اپنی لیئی اور دوسرا اپنی بیوی کی لیئی کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کے یا کسی اور عذر کے
تنہا سونے والا ہو بیوی کے ساتہہ سونا اولی اور موافق تر ساتہہ سنت کے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ازواج مطہرات رضی کی ساتھہ سویا کرتی تہی اور تیسرا مہمان کے لیئی کہ اوی تورات کو
اوسپر سووی یہہ تین بچہونی کافی ہین اور زیادہ اسکی اسراف ہی جیسی کہ فرمایا کہ چوتہا
اگر ہو تو شیطان کی لیئے ہی نسبت شیطان کی طرف اسلیئی کی کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت
سی ہی اور محل مفاخرت ہی مذموم ہی اور ہر مذموم منسوب اسکی طرف ہی یا اسلیئی
شیطان کی طرف نسبت کیا کہ چونکہ زاید ہی حاجت سی اسپر شیطان رات گذارتا ہی
لیکن اگر کسیکی عادت کرم و سخاوت کی ہو اور مہمان اوسکی ہان بہت آتی ہون تو
ظاہر یہہ ہی کہ کثرت فرش و اسباب کے مذموم نہو مذموم وہ ہی کہ واسطی مفاخرت و
تکبر کی ہو یہہ حضرت شیخ عبدالحق نے شرح مشکوۃ مین لکھا ہی ٭ **فصل پانچوین**

بیچ فائدون متفرق کی کہ متعلق اس باب کے ہین کہانا بازار مین مکروہ ہی اس سے
لائق گواہی کے نہین رہتا بسبب ہونی اوسکے دلالت کرنیوالا نالائقی اور عدم
مروت پر اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ مختلف ہوتا ہی ساتھہ اختلاف عادتون
شہرون کے اور حالتون شخصون کے بعضون سے بسبب کم مروتی اور زیادتی حرص کے
ہوتا ہی اور یہہ ساقط کرنیوالا عدالت کا ہی یعنی اس سے لائق گواہی کے نہین رہتا
اور بعضون سے بسبب تواضع اور ترک تکلف کی ہوتا ہی اور نقل کیا گیا ہی یہہ بعضی
صوفیون سے اور ایک انگلی اور دو انگلی سی نکہاوی اور سنت یہہ ہی کہ تین انگلیون
سی کہاوی یعنی ایک انگوٹہا اور دو انگلیان اسکی پاس کے اور چار یا پانچ انگلیون سے
نکہاوی کہ دلالت کرتا ہی حرص پر اور کہانا گوشت کا بڑہاتا ہی گوشت کو اور گوشت
گائیکا موجب بیماری کا ہی اور دودہ اوسکا دوا ہی اور کہانا مچہلی کا بدن کو گہٹاتا ہی
اور پڑہنا قرآن کا اور کرنا مسواک کا بلغم کو دور کرتا ہی اور کانٹا رکہنا بیماری پیدا کرتا
اور رات کو نکہانا بڈہا کرتا ہی اور صبح کو نکہانا ضعیف کرتا ہی اور پرہیز کرتا تندرست

کے لیئے ضرر کرتا ہی جیسے کہ پرہیز نکرنا بیمار کو ضرر کرتا ہی آیا ہی کہ حجاج نے ایک طبیب سے پوچھا کہ مجکو کچھہ ایسا بتا کہ اوسکے کرنیسے احتیاج کسی طبیب کی نہو اوسنے کہا کہ غیر جوان عورت سے نکاح نکر اور گوشت غیر جوان جانور کا نکہا اور ہانڈی میں سے جو چیز گلی نہو نکہا اور دوا بغیر بیماری کے نکہا اور میوہ کہ پکا نہو نکہا اور چبانے مین کہانیکے مبالغہ کر اور جو کچھہ خوش آوے اوسے کہا اور کہانے پر پانی نہ پی مگر کہ بعد دیر کے اور پیٹ بہرے پر کچھہ نکہا اور پیشاب اور پاخانہ نروک اور بعد دنکے کہانیکے سو رہ اور بعد راتکے کہانیکے ٹہلا کر چار چیزین بدنکو قوی کرتی ہین کہانا گوشت کا اور سونگہنا خوشبو کا اور کثرت غسل کی بغیر جماع کے اور پہنا کتان کا کہ ایک قسم ہی کپڑیکی اور چار چیزین بدنکو سست کرتی ہین جماع بہت کرنا غم بہت کہانا اور بہت پانی پینا اور نہار پانی اور ترشی بہت کہانی اور چار چیزین بینائی کو قوی کرتی ہین رو بقبلہ بیٹہنا اور سرمہ دینا سوتے وقت اور نظر کرنی سبزہ پر اور لباس پاکیزہ پہننا اور چار چیزین بینائیکو کند کرتی ہین دیکہنا نجاستونکا اور دیکہنا سولی دیئی ہوؤنکا یعنے جو کہ گل دیا گیا ہو اور عورت کے ستر کو دیکہنا اور قبلہ کیطرف پیٹہہ کرکے بیٹہنا اور چار چیزین قوت جماع کو زیادہ کرتی ہین چڑیا کا کہانا اور اطریفل اکبر کہانا اور پستہ کہانا اور جرجیر کہانا اور چار چیزین عقل کو زیادہ کرتی ہین ترک کرنا اوس کلام کو کہ زیادہ ہو حاجت سے اور مسواک کرنی اور ساتہہ علما اور صلحا کے بیٹہنا اور سونا چار قسم پر ہی چت سونا اور یہہ سونا ابنیا کا ہی کہ تفکر کرتے ہتے بیچ پیدایش آسمان و زمین کے اور داہنی کروٹ سونا اور یہہ سونا علما کا ہی اور عباد ہی اور بائین کروٹ سونا اور یہہ سونا بادشاہونکا ہی واسطے ہضم ہونے طعام کے اور موہنہ کے بل سونا اور یہہ شیطانونکا ہی باب دوسرا بیچ آداب نکاح کے اور اس باب مین پانچ فصلین ہین فصل پہلی بیچ

فا۱

فایدون نکاح کے اور آفتون اوسکی کے اور **فصل دوسری** درمیان خیر دینے کے وجب ہیے رعایت اونکی **فصل تیسری** بیچ آداب گذران کرنیکے ساتھ عورتونکے اور بیچ ولیمہ کے **فصل چوتھی** بیچ آداب جماع کے اور بچہ پیدا ہونیکے اور طلاق کے **فصل پانچوین** حقوق مین میان بیوی کے **فصل پہلی بیچ فوائد اور آفتون نکاح کے** جان تو کہ علما مین اختلاف ہی اس مسئلہ مین کہ نکاح کرنا بہتر ہی یا نکرنا مختار یعنے پسندیدہ بعضونکے نزدیک یہہ ہی کہ افضل ہمارے زمانہ مین نکرنا نکاح کا ہی اور فضیلت نکاح کی اگلے زمانہ مین تھی کہ رزق وجہ حلال سے میسر ہوتا تھا اور اخلاق عورتونکے اچھے تھے اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے دونو جانب مین موجود ہین نکاح کرنے کی فضیلت مین اکثر روایتین آئی ہین اور حقیقت حال کی موقوف ہی اوپر بیان کرنے فوائد نکاح کے اور آفتون اوسکیکے فوائد نکاح کے پہہ ہین پیدا ہونا اولاد کا اور مقصود نکاح کے مقرر ہونیسے یہی ہی کہ باقی رہی نسل آدم کی اور بیچ پیدا ہونے اولاد کے فائدے اور فضیلتین بہت ہین کہ سعی کرنی ہی بیچ حاصل کرنے مراد حق کے اسلیئے کہ حکمت بیچ پیدا کرنے شہوت کے اور ستر کے حاصل ہونا اولاد کا اور باقی رکھنا جنس انسان کا ہی اور سعی کرنی ہی بیچ حاصل کرنے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کرو اور اولاد جنو کہ مین فخر کرونگا بسبب تمہارے اور امتون پر کہ میری امت مین اتنے لوگ ہین اور بیچ مرنے چھوٹی اولاد کے ثواب بیشمار ہی آیا ہی کہ قیامت کو جب چھوٹونکو بہشت مین لیجانے لگین گے تو دامن اپنے مان اور باپکا پکڑ لین گے کہ جب تک یہہ بہشت مین نہین جانیکے ہم قدم نہین رکھنے کے پس حکم ہوگا کہ پکڑ لو ہاتھ مان اور باپ اپنے کے اور لیجاؤ اونکو بہشت مین اور بیچ دعا کرنے فرزند صالح کے اپنے مان باپ کے لیئے بعد مرنیکے فائدہ بہت ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ دعائین پہنچائی جاتی ہین۔

Marfat.com

مردہ کی نور کی طرف آتی ہیں اور اگر فرزند صالح نہین ہوتا تو بھی امید قبول کے ہی اور اکثر
فضیلت نکاح کی بواسطہ فرزند کے ہی اور جب مقصود حاصل کرنا فرزند کا ہوا تو نکاح
عورت بانجھ سی مکروہ اور برا ہوا حدیث مین آیا ہی کہ بہترین عورتونکی جننی والی ہی اور
یہہ بھی آیا ہی کہ بوریا پڑا ہوا گھر کے کونی مین بہتر ہی عورت نہ جننی والی سے اور یہہ بھی
فرمایا ہی کہ کالی عورت جننی والی بہتر ہی عورت گوری نہ جننی والی سی اور نکاح کی فایدون
مین سی ایک یہہ فایدہ ہی کہ اوس سے امن ہوتی ہے آفتون شیطان کی سی اور بد شہوتون
اوسکی سے ہر چند کہ اگر تقوی رکھتا ہو تو مانع ہوتا ہی افعال بد عضا کیسی اور آفت
نظر سی ولیکن محفوظ ہونا قلب کا وسوسونسی اور خطرون سے اور فکر سی دشوار ہی یعنی
دل کے وسوسی نکاح ہی سی مٹتی ہین چنانچہ اسی سبب سے کہا ہی ابن عباس نی کہ
تمام نہین ہوتی ہین عبادتین مگر ساتھہ نکاح کی اور بعضون نے بیچ تفسیر خلق الانسان
ضعیفا کی کہا ہی کہ صبر عورت سی نہین کر سکتا اور لکھا ہی علما نی کہ جب شہوۃ
غلبہ کرتی ہی آدمی پر تو جاتی رہتی ہین اوس سے دو حصہ عقل اور دین کی اور حدیث
مین آیا ہی کہ بچاؤ اون عورتونکی پاس کہ خاوند رکھتی ہون اسلیئی کہ شیطان جاری
ہوتا ہی آدمیونمین جگہہ جاری ہونی خون کے یعنی بہت تصرف کرتا ہی صحابہ نی کہا
کہ آپ مین بھی یا رسول اللہ فرمایا مجھہ مین بھی ولیکن میری مدد کی ہے اللہ نے
شیطان پر پس اسلام لی آیا ہی یعنی تابعدار ہو گیا ہی میرا اور یہہ نکاح کی نیکی امان کے
واقع ہونیسی بلا مین روایت کیا ہی جابر رضی اللہ عنہ نی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے دیکھا ایک عورت کو پس آئی اپنی گھر مین اور قضا شہوت کی اپنی ایک بیبی سی
اور فرمایا کہ جب آگی آتی ہی عورت آتی ہی بیچ صورت شیطان کے پس جب دیکھی ایک
تمہارا کسی عورت کو کہ خوش آوی چاہیئی کہ آدمی اپنی بی بی کی پاس یعنی صحبت کری

اور منقول ہی کہ عبد اللہ ابن عمر کہ زہاد اور علماء صحابہ سے تھی اول افطار ساتھ جماع کی کرتی تھی واسطی فارغ کرنی دلکی عبادت کی لیئی اور اسی لیئی مستحب ہے فراغت کرنی کاروبار سی پہلی نماز کی اور منقول ہی اونسی کہ ماہ رمضان مین نماز عشا تک تین عورتونکو خوش کرتی تھی یعنی جماع کرتی تھی اور واسطی اسی قاعدہ کی مستحب ہے نکاح زیادہ ایک عورت سی اگر حاصل نہو فراغ خاطر ایک عورت سی ابن عباس رضی اللہ عنہما نی فرمایا کہ بہترین امت وہ ہی کہ عورتین بہت رکھی اور شہوت عرب والونکو بہت ہی چنانچہ اسیلیئی صلحاء اونکی نکاح بہت کرتی ہین اور صحابہ مین بہت لوگ ایسی تھی کہ تین چار بیوی رکھتی تھی اور ایسی بہت کم تھی کہ دو بیویونسی کم رکھین اور اگر حاصل نہو محبت اور الفت ایک بیوی سی تو مستحب ہے بدل ڈالنا یعنی اوسکو چھوڑ دی اور اور کرلے کہتی ہین کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نی بہت نکاح کئی تھے یہانتک کہ زیادہ دو سو عورتونسی نکاح کیا ہی کبھی چار چار عورتونکو ایک ہی عقد سی نکاح مین لاتی تھی اور کبھی چار عورتونکو ایک ہی مرتبہ طلاق دیتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ حسن مشابہ ہی میری صورت اور سیرت مین اور فرمایا آنحضرت نے کہ حسن مجھسی ہے یعنی صورت وسیرت مین اور حسین علی سے ہی راضی ہو خدا اللہ ان سب سے اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بعد وفات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چار عورتین نکاحی اور ستر ہ ان حرمین رکھتی تھے اور سات روز بعد حضرت فاطمہ کے وفات کے آپنی نکاح کیا تھا اور مدار نکاح کی زیادتی اور کمی کا اوپر کمی اور زیادتی شہوت کے ہے کیونکہ علاج بقدر مرض کے ہوتا ہی اور مراد تسلی نفس کے اور فراغت دلکی ہے بس اگر کمی مین یہہ بات حاصل ہو کم کری والا زیادہ اور فایدہ نکاح کا یہہ بھی ہی کہ نکاح سی حرمت نفس اور انسیت ہوتی ہی بسبب بیٹھنی کے پاس بیوی کی اور بسبب دیکھنی اور ہنسنے بوسہ لینے کی اونکی اور اسکی قوت

نفس کو حاصل ہوتی ہی عبادت پر کسواسطے کہ عبادت مخالف نفس کے ہی اور ہمیشہ عبادت
مین مشغول کرنا نفس کا زبردستی موجب رنج وملال کا ہی پس خوش کرنا نفس کا بعضے
وقتون مین سبب فرحت ونشاط کا ہی اور ہو سکتا ہی کہ یہی حکمت ہوا ہمین کہ مکروہ
کی گئی ہی نماز بعضی وقتون مین اور تفریح وقیلولہ سنت ہی یعنے مثلا دوپہر کو جو نماز
مکروہ ہوئی اور قیلولہ سنت تو اسی سبب سے کہ نفس خوش ہوکر قوۃ عبادت کی حاصل
کرے پس یہی بات نکاح سے حاصل ہوتی ہی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
فرمایا ہی رَوِّحُوا الْقُلُوبَ سَاعَةً فَإِنَّهَا إِذَا أُكْرِهَتْ عَمِيَتْ یعنے آرام پہنچاؤ دلونکو
ایک ساعت کیونکہ جب جبر کیا جاتا ہی دلون پر تو اندہی ہو جاتے ہین حدیث شریف مین
آیا ہی کہ ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر بیٹہی
ہوئی باتین حصول نفع تجارت آخرت کی کر رہے تہے کوئی کہتا تہا کہ مین تمام رات جاگا کرونگا اور
کوئی کہتا تہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکہا کرونگا اور کوئی کہتا تہا کہ مین عورت پاس ہرگز
نجاؤنگا اتنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سُنتے ہوئے باہر آئے اور پوچھا کہ کیا
کہہ رہے ہو تم قسم ہی اللہ تعالی کی کہ مین بڑا پرہیزگار ہون آدمیون مین نزدیک خدا تعالی
کے اور حال میرا یہہ ہی کہ کہاتا بہی ہون اور روزہ بہی رکہتا ہون اور نماز بہی پڑہتا
ہون اور سوتا بہی ہون اور عورتون کے پاس بہی جاتا ہون اور زیادتی کرنیکی جگہہ
بُری ہی یعنے تم جو اتنی اتنی عبادتونکا ارادہ رکہتے ہو اچہا نہین کہ باعث تہک جانے
نفس کا ہی عبادت ضرور ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ
ثَلَاثٌ الطِّيبُ وَالنِّسَاءُ وَقُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَوٰةِ محبوب ہین مجکو دنیا تمہاری سے تین چیزین
خوشبو لگانی اور عورتین اور ٹہنڈک میری آنکہونکی نماز مین ہی یعنے نہایت فرحت
نماز مین بسبب حضور رب العالمین کے اور یہہ فائدہ نکاح کا یعنے خوش ہونا نفس کا اور اُس سے حاصل ہونا قوۃ کا عبادت پر خرم
ہوتی ہی

لیئے عام نہین ہی ہر کسیکے حق مین اسلیئے کہ ایسے آدمی کم ہین کہ قصد انکا نکاح
مین یہہ ہو بلکہ اکثر قصد دل کا دفع کرنا شہوت کا ہوتا ہی اور یہہ بہی ہی
کہ یہہ فایدہ کچہہ نکاح ہی مین منحصر نہین بہت آدمی ایسے ہین کہ دیکہنے سے
پانی اور سبزہ وغیرہ کے اپنے دلکو خوش کرتے پس وہ محتاج نہین ہین نفس کے خوش
کرنے مین مصاحبت عورتون کے پس مختلف ہوتا ہی یہہ ساتہہ اختلاف احوال
اور اشخاص کے یعنے کسیکو کسی چیز سے خوشی حاصل ہوتی ہی اور کسیکو کسی چیز سے
اور اور فایدہ نکاح کا یہہ ہی کہ اوس سے فراغت دلکو حاصل ہوتی ہی کاروبار
گہر اور کہانے پکانیکے سے کیونکہ اگر آپ بوجہ کہانے پکانے کا اوٹہاوے تو اکثر اوقات
فکرمند اور اوقات ضایع رہے پس عورت نیک مدد کرتی ہی امور دین مین نہ یہہ
کہ خلل ڈالتی ہی انمین اسیواسطے ابو سلیمان دارا رحمہ اللہ نے فرمایا ہی الزوجة الصالحة
لیست من الدنیا فانہا تفرغک للآخرة یعنے عورت نیک حصہ دنیا سے نہین ہی
کیونکہ اوس سے فراغت حاصل ہوتی ہی واسطے کار آخرت کے اور بعضون نے بیچ
تفسیر ربنا آتنا فی الدنیا حسنة کے کہا ہی کہ مراد حسنة سے عورت صالحہ ہی
اور حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا ہی کہ بعد ایمان کے بہتر کوئی نعمت عورت صالحہ
سے نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ فضیلت میری آدم صلوات اللہ علیہ پر دو وجہ سے
ہی ایک یہہ کہ بیوی اونکی باعث گناہ کی ہوئی اور میری بیویان مددگار ہین طاعت مین
دوسرے یہہ کہ شیطان اونکا کافر تہا اور شیطان میرا مسلمان ہی اور یہہ فایدہ
ہی مخصوص ہی ساتہہ بعضے شخصونکے کہ جو ایسا ہو کہ کوئی سرانجام اوسکے امور کا کرنیوالا
نہو تو البتہ اوسکو نکاح مین یہہ فایدہ ہی والا نہین اور اسی فایدہ کیواسطے مستحب نہین ہی نکاح
کرنا دو عورتونسے اور زیادہ سے کیونکہ یہہ اکثر سبب رنج اور ملال کا اور خلل گہر کا ہوتین ہی اور خلل اسکا اوقات

Marfat.com

سی ہی اور فایدہ نکاح کا یہہ ہی کہ اوس سے مجاہدہ اور ریاضت نفس کی ہوتی
ہی بسبب صبر کرنی کے اوپر اذیتون اور بدخلقی اور کج فہمی بیوی کے اور بسبب
خبرگیری احوال اونکیکی اور موجود رکھنی اسباب معاش کے اونکی لیئے اور صبر کرنی
سی ایذاؤن پر بہت ہی ثواب ملتا ہی اور فضیلت بیشمار ہی اسکی اور مرتبہ صبر
کا بلند ہی اور خصایل حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ پیغمبرون اولی العزم علیہم السلام
کیسی ہے کہتی ہین کہ کتنی نا ایک آدمی حضرت یوسف علیہ السلام کی ہان مہمان
آئی پس انہون نی معلوم کیا کہ ہر بار جانی اور نکلنی مین حضرت یوسف پر آزار ایذا
کی بہت پائی جاتی ہین اور یہہ بہت سکوت اور صبر کرتی ہین اون لوگون کو
اکی حال دیکھنی سے تعجب ہوا حضرت یوسف نی کہا کہ تعجب نکرو کہ مینی ہی اللہ تعالی
سی عرض کیا تہا کہ یا اللہ جو بلا اور عذاب کہ مجہپر آخرت مین کرنی ہو یہین کرلے
کہ مجکو تحمل بلائی آخرت کا نہین پس حکم ہوا کہ عذاب تیرا یہہ ہی کہ فلانیکی بیٹی سی
نکاح کر پس نکاح کیا مینی اور اب اوسکی ایذا پر صبر کرتا ہون اور صبر کرنی مین انکسار
نفس ہے اور اچہا کرنا خلق کا اسلیئے کہ اکیلی کی اور مصاحب اچہی خلق والونکی نہین
نکلتی ہی خباثت باطن کے اور ظاہر نہین ہوتی ہین عیب نفس کے پس واجب ہے
چلنی والی راہ آخرت پر کہ آزمادی اپنی نفس کو ساتھہ ایسی ریاضت کی تا عادت
پڑی صبر کرنی کی اور معتدل ہوئی اخلاق اوسکا اور مرتاض ہوا وسکا نفس اور یہہ
فایدہ ہی مخصوص ساتہہ اون لوگونکی ہے کہ چلتی ہین راہ مجاہدہ کی اور حسن خلق نہین
رکہتی اصل خلقت مین یا ریاضت پہلی سے نہین حاصل رکہتی اور جو کہ محتاج نہین
ہین اسکی بسبب اچہی ہونی اصل خلقت کے یا پہلی مجاہدہ کی پس اونکی حقمین نکاح
کرنا مفید نہین اس مطلب کو اور اوسکو ریاضت اور فکر کرنی علوم مین اور مجاہدہ

Marfat.com

کرنا سا یہہ اور طاعتون کی کافی ہی اور نکاح کا فایدہ یہہ بہی ہی کہ اسکی سبب سے حاکم ہوتا ہی یعنی اہل و عیال پر اور رعایت کرتا ہی اونکی اور حقوق ادا کرتا ہی اونکی اور کوشش کرتا ہی بیچ حاصل کرنے وجہ حلال کے اور سعی کرتا ہی اہل و اولاد کے تعلیم کرنی مین اور راہ بتانی مین دین کی اور اہل و اولاد اسکی رعیت ہین اور یہہ حاکم اونکا پس یہہ جو رعایت و عدل کریگا انمین بڑا ثواب پاویگا کہ اسکی بڑی بزرگی آئی ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عدل کرنا ایک ساعت کا حاکم عادل سے افضل ہی ستر برس کی عبادت سی اور اسی سبب سے وارد ہوئی ہین فضیلتین حق حاکم عادل کے اور کیونکر برابر ہووے وہ شخص کہ مشغول ہو فقط اپنی ہی نفس کے درستی مین اور وہ شخص کہ باوجود درستی اپنی کی خدمت خلق بہی کرتا ہو اور کیونکر برابر ہو وہ شخص کہ ہمیشہ فراغت رکہتا ہو اور وہ شخص کہ ہمیشہ صبر کرتا ہو ایذاؤن پر اور خبرگیری اہل و عیال کے بمنزلہ جہاد کی ہی اور فضیلت جہاد کی معلوم ہی کہ کیا کچہہ آئی ہی اور اسی سبب سے حضرت حق سبحانہ و تعالی نے انبیا مین سے یاد نہین کیا ہی قرآن مین مگر بیویون والونکو آیا ہی کہ حضرت یحیی علیہ السلام نی نکاح کیا تہا واسطی حاصل کرنی ثواب کے اور فضیلت نکاح کی لیکن جماع نہین کیا اور انبیا مرسل مین سی جو مجرد تہی حضرت عیسی علیہ السلام تہی کہتی ہین کہ وہ بہی نکاح کرینگی اوسوقت مین کہ اوترینگی آسمان سے یعنی قریب قیامت کے اور اونکی اولاد ہوگی اور کہا بشیر بن حارث نی کہ فضیلت احمد بن حنبل کے مجہپر تین وجہ سے ہی ایک تو یہہ کہ وہ حاصل کرتی ہین مال حلال اپنی لئی اور غیرونکی لئی اور مین تنہا اپنی ہی لئی کرتا ہون اور دوسری یہہ کہ وہ فراخی رکہتی ہین نکاح مین اور مین تنگی کرتا ہون تیسری یہہ کہ وہ امام بہت لوگونکی ہین اور مین اپنی ہی نفس کے درستی مین مشغول ہون اور آیا ہی کہ ایک عابد نی ایک عالم سے کہا کہ حقتعالی نی ہر عمل نیک نصیب مجہکو کیا اور بیان کیا حج کو اور جہاد کو

Marfat.com

اور اور نیک اعمال کو یعنے بیان کیا کہ یہہ یہہ عمل نیک مجکو نصیب ہوئے تو ہین پس کہا اوس
عالم نے کہ کہان ہی تو عمل ابدال سے یعنے عمل ابدال سے غافل ہی تو وہ تو نے نہین حاصل
کیا تو اوس عابد نے کہا کہ کیا ہی عمل ابدال کا کہا اوس عالم نے کہ حاصل کرنا حلال کا واسطے
نفقہ عیال کے اور لکہا ہی علمانے کہ عبادت قبیل دار کی افضل ہی ستر درجہ عبادت مجرد
کیسے اور ایک شخص نے ابراہیم ابن ادہم سے کہا کہ خوش حال ہی تیرا کہ فارغ کیا تو نے
اپنی تئین واسطے عبادت کے فرمایا ابراہیم نے کہ ایک غم تیرا بسبب عیال کے بہتر ہی میری
سب عبادتون سے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بیٹی رکہتا ہو اور بیچ خرچ کرنے
اور خبرگیری اوسکی کے نیکی کرے یعنے اچہی طرح خبرگیری کرے واجب ہی اوسکے لیئے
بہشت مگر وہ عمل کیا ہو کہ نہ بخشا جاوے یعنے شرک اور حدیث مین آیا ہی کہ غم اور محنت
کفارہ ہی گناہونکا اور بعضے اگلے علمانے کہا ہی کہ بعضے گناہ ایسے ہین کہ کفارہ اونکا
نہین ہی سوای غم عیال کے اور طلب کرنے معیشت کے اور یہہ فایدہ بہی مخصوص ہی
ساتھہ اہل عبادت کے کہ اونکے لیئے سوا اعمال ظاہر کے کوئی شغل و عبادت اور نہوا اسلیئے
کہ یہہ بہی عبادتون مین سے ہی بلکہ یہہ عبادت متعدی ہی اور فضیلت عبادت متعدی
کی اوپر عبادت لازمی کے بیشمار ہی اور جسکو کہ حاصل ہو سیر باطن اور فکر کرنا علوم مین
اور مکاشفات ہو تو نہین نفع دیتا اوسکو یہہ فایدہ اسلیئے کہ علم افضل عبادت ہی
اور اسیلئے فضیلت دی گئی ہی علم دین کے سکہانے اور سیکہنے کو اوپر عبادت نفل
کے اور فایدہ علم کا عام ہی تمام خلق کے لیئے اور افضل ہی حاصل کرنے نفقہ کے سے
واسطے عیال کے اور فایدہ نکاح کا یہہ بہی ہی کہ بہت ہوتا ہی اسسے کنبہ قبیلہ اور اونسے
حاصل ہوتی ہی قوۃ بازو اور زیادہ ہوتی ہی عزت اور دور ہوتی ہی ذلت کہ سبب دفع شر
اور سلامتی کے ہی آفتون سے چنانچہ اسی سبب سے کہا ہی علمانے ذل من لا ناصر

کہ یعنی ذلیل ہو وہ کہ نہین کوئی مددگار اوسکا اور یہہ باعث فراغت دل اور جمعیت
خاطر کا ہی ہی جاننا چاہیئے کہ نکاح کے ان فائدون کے بیان کرنے سے معلوم ہوا کہ جو
فائدہ ان فائدون مین سے عام اور مفید سبکے حق مین ہی وہ یہہ ہی کہ اولاد پیدا
ہوتی ہی اور محفوظ رہتا ہی آفت شہوت سے اور آفتین نکاح کی متعدد ہین
ایک یہہ ہی کہ آدمی عاجز ہوتا ہی کسب حلال سے اور حاصل کرنا حلال کا نہایت
دشوار ہی خصوصاً اس زمانہ مین کہ محافظت حدود شرعی کی اور اکثر احکام شرع
کے مفقود ہین پس نکاح سبب اضطرار اور واقع ہونیکا حرام مین ہی اور اسمین ہلاکت
اسکی اور اوسکی اہل کی ہی اور مجرد امن مین ہی اس بلا سے حدیث مین آیا ہی کہ اول
چیز کہ پیش آویگی مرد کو روز قیامت کے اہل اور اولاد اوسکی ہی پس کہڑا کرینگے
اوسکے آگے خداتعالی کے کہینگے یا رخدایا حق ہمارا اوس سے لے کہ اسنے تعلیم نکی ہمکو
احکام دین کی اور کہلایا ہمکو مال حرام سے اور ہم نجانتے تہے اور یہہ بہی حدیث مین
آیا ہی کہ ایک بندہ ہوگا کہ اوسکے لیئے مانند پہاڑون کے نیکیان ہونگی پہر سوال کیا جاینگا
اوس سے رعایت کرنے عیال کیسے اور کسب کرنے مال کیسے کہ حرام تہا یا حلال
جاتی رہینگی نیکیان اوسکی اس مطالبہ مین پس فریاد کرینگے فرشتے کہ یہہ شخص وہ ہی کہ کہا گئی
نیکیان اسکی اہل و عیال اسکی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ قیامت کو
آدمی کے لیئے کوئی گناہ بڑا زیادہ جہالت اہل سے نہوگا یعنی اگر اپنے اہل و عیال کو
تعلیم نکریگا اور وہ جاہل رہینگے تو یہہ اوسکے حقمین بڑا گناہ ہی اور یہہ آفت
عظیم ہی کہ بہت ہی کم اسسے نجات پاتے ہین مگر وہ شخص البتہ نجات پاتا ہی کہ مال
حلال رکہتا ہو یا کسب حلال کرتا ہو اور قناعت کرتا ہو اسپر یا کچھ پیشہ رکہتا ہو مانند لانے
لکڑیون کے اور شکار کرنے کی و غیر ذلک اور کوئی حرفہ بہی ایسا نرکہتا ہو کہ متعلق ساتہہ بادشاہ

بیان آفات نکاح

اور ظالمونکی ہوآیا ہی کہ ایک درزی نی ایک بزرگ سی پوچھا کہ کپڑا بادشاہ کا سیتا ہون کہین آیا مین بہی مددگار ظالمون مین سی ہونگا یا نہین فرمایا کہ مددگار ظالمونکا وہ ہی کہ سوئی اور دہاگا اوسنی تیری ہاتہہ بیچا اور تو تو خود عین ظالم ہی اور کہتی ہین کہ ایک شخص نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو بادشاہ کی دروازہ پر دیکھا کہا کہ یہہ کیا جگہہ بیٹھنی کی ہے فرمایا کہ ہرگز کسیکی عیال مین فلاح نہین دیکھی ہی یعنی خبرگیری عیال کی مجکو باعث گرفتاری اس بلاکی ہوئی ہی اور بسبب اسی آفت کے علمانی کہاہی کہ افضل ہماری زمانہ مین مجرد رہنا ہی **ف** منقول ہی ابن عباس سے کہ نقل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ رہتا ہی جنگل مین سخت دل ہوتا ہی یعنی بسبب کم ملنے کے لوگون سی اور بسبب ترک کرنی جماعت کے اور جو شخص کہ پیچھی لگا رہا شکار کی غافل ہوا یعنی طاعتون سے اور بعید ہوا رقت قلب اور رحم سی اور جو شخص آیا سلطان کے پاس فتنہ مین ڈالا گیا یعنی اسلئی کہ اگر موافقت کرتا ہی اوسکے ہر امر مین تو خطرہ ہی دین مین اور اگر مخالفت کرتا ہی اوسکی تو خطرہ ہی جان پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی اور بیچ روایت ابی داؤد کے ہی کہ جو شخص لگا رہا سلطان پاس فتنہ مین ڈالا گیا اور نہین زیادہ کی کسی بندہ نی سلطان سے نزدیکی مگر کہ زیادہ کی اللہ سی دوری یہہ مشکوۃ مین ہی **ط** اور آفت نکاح کی یہہ ہی ہی کہ قصور کرتا ہی آدمی ادا کرنی حقوق عورتون مین اور قصور کرتا ہی صبر کرنی مین اونکی اخلاق پر یہہ ہی محل خطر کا ہی اسلئی کہ قیامت کو ہر کسیسے پوچھینگی حقوق رعیت اور احوال اونکی سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ + یعنی تم سب رعیت رکہنی والی ہو اور تم سب پوچھی جاؤگی اپنی رعیت سی **ف** یہہ ساری حدیث مشکوۃ مین بخاری مسلم سی لونقل کیے ہی خبردار ہو سب تمہاری نگہبان رعیت کے ہین اور تم سب پوچھی

جاوُگی اپنی رعیت سی پس امام جو حاکم ہو لوگون پر نگہبان ہی اور وہ سوال کیا جاویگا
احوال رعیت اپنی سی اور مرد نگہبان ہی اوپر گہر والون اپنی کے اور وہ سوال کیا جاویگا
حقوق رعیت اپنی سی اور عورت نگہبان ہی اوپر گہر خاوند اپنی کے اور فرزندون
اوسکی کے اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سے اور غلام مرد کا نگہبان ہی اوپر مال مالک
اپنی کے اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب
سوال کیی جاوُگی رعیت اپنی سی انتہی **ف** راعی کہتی ہین نگہبان اور امانت دار کو
بیچ اوس چیز کی کہ اوسکی تصرف مین ہی پس لازم ہی اسکو ادا کرنا اوسکی حق کا اور یہہ موجود
ہی سب مین اگرچہ حقوق مختلف ہون اور اس حدیث مین نصیحت ہی سبکے لئی بیچ
رعایت حقوق کے اور تنبیہ ہی اسپر کہ سب پوچہی جاوینگی اور لکہا ہی علمانی کہ ہر شخص
نگہبان ہی اوپر اعضا اور حواس اپنی کے بہی اور وہ پوچہا جاویگا احوال اونکی سی کہ
کہان استعمال کیا تمنی اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اسلیئی کہ ظاہر
ہی یہہ لکہا ہی شیخ عبدالحق رح اور سیّد جمال الدین نی شرح مشکوۃ مین کلام اور حدیث مین
آیا ہی کہ بہاگنی والا اپنی عیال سے بمنزلہ غلام بہاگی ہوئی کے ہی کہ قبول نہین ہوتی اوس سے
کوئی چیز قسم نماز اور روزہ اور حج سی یہانتک کہ رجوع کری طرف اونکی اور قصور کرنیوالا اونکی
حقمین اگرچہ حاضر ہی لیکن حقیقت مین غایب ہی ہی یعنی یہہ بہی بمنزلہ غلام بہاگی ہوئی
کی ہی جو کہ اوپر ہند کو رہوا اور آدمی عاجز ہی ادا کرنی حق نفس اپنے سی چہ جای ادا کرنا حق
غیر کا اور یہی تہا عذر بعضی مشایخ کا بیچ ترک کرنی نکاح کی اور اختیار کرنی تجردی کے مانند
ابراہیم ادہم اور بشیر ابن حارث رضی اللہ عنہما کی اور یہہ آفتین اگرچہ خطر عظیم رکہتی ہین
لیکن بہ نسبت پہلی آفتونکی کم ہین اسلیئی کہ خوش گذرانی ساتہہ عورتونکی یعنی نیک خلقی سی اونکی
ساتہہ رہنا اور اونکی حق ادا کرنی آدمی سی ممکن ہین کہ ہو سکتا ہی لیکن طلب کرنا حلال کا تمام حالتون مین

نہایت مشکل ہی اور آفات نکاح کیسے یہہ ہی ہی کہ اہل و اولاد اکثر حالتون مین
غافل کرنیوالے ہین اللہ سے اور باعث ہین طلب دنیا پر اور بہت سے جمع کرنے
مال پر اور طلب کرنے مال پر اور فخر کرنے پر کہ ہم کثیر الاولاد ہین اور جو چیز کہ غافل
کرتی ہی حق سے آفت ہی فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ یعنے مال اور اولاد زینت
ہین زندگانی دنیا کی اور نیکیان باقی رہنے والی بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے
اور مراد ہماری اس سے یہان یہہ نہین ہی کہ وہ باعث ہوتے ہین اوپر ارتکاب حرام
کے اسلیئے کہ اسکا ذکر تو اوپر ہو چکا ہی بلکہ مراد یہہ ہی کہ کثرت کرنے جنین کی جورون
اور لڑکون اگرچہ مباح و مشروع ہون یہہ بہی مانع ہین دوام ذکر سے اور فراغت
دل سے اسلیئے کہ اکثر شغل اور موانع کہ سبب قصور دین کے ہین پیدا ہوتے ہین اہل و اولاد
سے کہ شب و روز انکی فکر مین رہتا ہی پس ضایع ہوتا ہی وقت باطل جورون اور باعث
ہوتا ہی ندامت کا اور اسی سبب سے ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ جسنے
عادت کی فقرا مین سے بیوی کے ساتھہ سو نیکی اوس سے ہرگز کچھہ کام نہین ہونیکا اور
ابو سلیمان دارانی نے فرمایا ہی مَنْ تَزَوَّجَ رَکَنَ اِلَی الدُّنْیَا یعنے جسنے بیوی کی میل کی
طرف دنیا کے اور فرمایا کہ نہ دیکھا مینے کسیکو اپنے یارون مین سے کہ بیوی کی ہو اور اپنے
حال پہلے پر قایم رہا ہو اور حسن بصری نے کہا کہ جب چاہتا ہی اللہ نیکی پہنچانی بندیکو
غافل نہین کرسکتے اوسکو اہل و مال حق سے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اخیر زمانہ مین ایک وقت آویگا کہ ہلاکت آدمی کی اوپر ہاتہہ ماں اور باپ اور بیوی اور فرزند
اسکے ہوگی کہ سرزنش کرینگے اوسکو محتاجگی پر اور تکلیف دینگے ایسی چیز کی کہ طاقت نہین رکہتا ہوگا
وہ ایسی جگہہ کہ جاتا رہیگا دین اوسکا پس ہلاک ہوگا نعوذ باللہ من ذالک یہہ ہی

Marfat.com

بیان فایدون اور آفات نکاح کا پس ظاہر ہوا کہ سزاوار نہین حکم کرنا ہر شخص پر
مطلق کہ نکاح افضل ہی یا مجرد رہنا بلکہ حق یہہ ہی کہ اسمین تفصیل ہی کہ بعض کے
لیئے افضل ہی اور بعض کے لیئے نہین پس صدق نیت والے کو چاہیئے کہ نظر بیچ فائدے
اور آفتون نکاح کے کرے تا حصہ اپنا آخرت سے اوٹھاوے اور توفیق اللہ کے ہاتھ
ہی ف مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے اس مقام کی تقریر خوب مختصر
اور جامع لکہی ہی واسطے نفع بہائی مسلمانونکے یہان لکہی جاتی ہی کہ فواید نکاح کے
پانچ ہین کم ہونا شہوت کا اور بند و کسبت ہونا گہر کا اور کثرت کنبے کی اور مجاہدہ
نفس کا بسبب خبر گیری کرنے بیوی اور عیال کے اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور
آفات نکاح کی چہہ ہین عاجز ہونا طلب حلال سے اور فراخی کرنی حرام مین اور قصور
ہونا ادای حقوق عورتونکے مین اور صبر کرنا عورت کی بداخلاقی پر اور اوٹہانا ایذا
کا عورت سے اور باز رہنا بسبب بیوی اور اولاد کے حقوق اللہ تعالی کیسے پس اگر نہ موجود
ہون فوائد اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہی اور اگر مقابل ہون دونو
امر یعنے فوائد اور آفات برابر ہون تو جس چیز سے دین کی باتونمین زیادتی ہو اوسکو
ترجیح دیجاوے مثلا نکاح کئی سے شہوت کم ہوتی ہی اور نکاح کرنے مین خلل دینی یہہ ہی
کہ صبر نہین ہوسکنے کا عورت کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہی اسلیئے کہ نکاح نکریگا
تو زنا مین گرفتار ہوگا تمام ہوئی تقریر مولانا علیہ الرحمہ کی اور در المختار وغیرہ مین لکہا ہی
کہ نکاح کرنا واجب ہے وقت توقان یعنے غلبہ شہوت کے اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کے
زنا مین گرفتار ہو جاویگا تو فرض ہی اور یہہ واجب اور فرض اوس صورت مین ہی کہ مالک
مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر اور نفقہ کا تو گناہ نہین ہی ترک کرنا اوسکا اور روزہ رکہے
شہوت مٹانے کو اور سنت موکدہ ہی حالت اعتدال مین یعنے قدرت رکہتا ہو وطی کی اور مہر و نفقہ دینے کی پس گناہ گار

ہوتا ہی ساتھہ ترک کرنی نکاح کی اور ثواب پاتا ہی اگر نیت کری بچنی کی زنا سی
اور بچی ہوتی کی اور کوئی عبادت ایسی نہین ہی کہ مشروع ہو حضرت آدم کی وقت
سی ابتک اور پہر جنت مین بہی باقی رہیے سوای نکاح اور ایمان کے اور نکاح مکروہ
ہی وقت خوف ظلم کے یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا برا ہی بیوی پر زیادتی کرونگا
اور خبرگیری اوسکی نہین کر سکنی کا تو مکروہ ہی اور اگر یقین ہو ظلم کرنیکا تو حرام ہی
نکاح کرنا

فصل دوسری

بیچ بیان آداب و احوال کے کہ واجب ہے رعایت اونکی
نکاح مین * جاننا چاہیئی کہ وہ آداب کہ واجب ہے رعایت اونکی بعد رعایت ارکان
اور شرایط نکاح کی کہ فقہ مین لکہی ہین بعضی اونمین سے متعلق ہین نکاح کرنیوالیکے
اور بعضی متعلق ہین بیوی کے وہ جو متعلق ہین نکاح کرنیوالیکی وہ یہہ ہین کہ قصد
کرے نکاح کرنیمین اتباع سنت کا اور پیدا ہونا اولاد کا اور محفوظ رہنا نظر کا
نامحرم سی اور قصد کرے اور ساری فایدے کہ جو اوپر ذکر ہوئے تاکہ وہ نکاح
اعمال آخرت سی ہو نہ نری خواہش نفسانی اور قضا شہوت کہ یہہ داخل اعمال دنیا کے
ہین اگرچہ اوسکی ضمن مین یہہ حاصل ہو جاتی ہین لیکن چاہیئی کہ خواہش تابع حق
کی ہو اور چاہیئی کہ پہلی نکاح سی احوال مرد و عورت کا آپسمین پوچہہ لین کہ اسکو بہت
دخل ہے شوق و الفت مین چنانچہ اسی لیئی مستحب ہے دیکہہ لینا مرد کا عورت کو پہلی
نکاح کی اور جو آداب و احوال کہ متعلق ہین بحال بیوی کے اور ہین وہ ایسی کہ ہونا انکا
موجب عیش اور حاصل ہونی فوائد کا ہی انمین سے بڑی چیز بعد موانع شرعی کی یہہ ہی کہ
عورت عفت و پارسائی رکہتی ہو کہ یہہ مقدم ہی اسپر اور مقصود اصلی یہی ہے اس لیئے
کہ سست ہونا عورت کا دین مین اور بدوضع ہونا اوسکا سبب سیاہ روئی اور منغص ہونی
عیش مرد کا ہی بسبب غیرت اور رشک کے اور اگر باوجود بدوضع ہونیکی حسن و

جمال ہی رکھتی ہو تو اور بھی بدتر ہے کہ اگر چھوڑتا ہی تو صبر اوسکی جدائی پر نہایت
دشوار ہے اور اگر منع کرتا ہی تو باعث تشویش دنیا کا ہی اور اگر ساکت رہتا ہی
تو سبب عذاب آخرت کا ہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی نکاح کری ایک عورت
سی بسبب مال و جمال اوسکے نہ مال پاویگا نہ جمال اور جو کوئی نکاح کرے بسبب دین
کی مال بھی پاویگا اور جمال بھی پاویگا اور اور جو کچھ کہ واجب ہے رعایت اوسکی منکوحہ
مین حسن خلق اور خصلت نیک ہے کہ یہہ ہی موجب فراغ خاطر اور خوش گذرانی
کا ہی اس لیئے کہ عورت بدخلق خداتعالی کے عذابون مین سی ہے اور مصاحبت
اوسکی برابر عذاب دوزخ کی ہے۔ **بیت** زن بد در سرای مرد نکو + ہمدرین عالم
است دوزخ او + زینہار از قرین بد زنہار + وقنا ربنا عذاب النار + اور ضرر اوسکا
زیادہ ہی نفع سی اور کلام عرب مین آیا ہی لَاتَنکِحُوا اَنَّانَۃً وَلَا مَنَّانَۃً وَلَا حَنَّانَۃً وَلَا
حَدَّاقَۃً وَلَا بَرَّاقَۃً وَلَا شَدَّاقَۃً یعنی نہ نکاح کیجاوی انانہ اور منانہ اور حنانہ اور نہ حداقہ
اور نہ براقہ اور نہ شداقہ اور انانہ وہ ہی کہ ہمیشہ روتی چلاتی رہے اور منانہ وہ ہی کہ
احسان رکھی ساتھہ مال اپنی کے مرد پر اور حنانہ وہ کہ مہربان ہو اپنی فرزندون پر کہ
پہلی خاوند سی ہون کہ مال اسکا اونکو کہلائی کے اور حداقہ وہ کہ غیرونکو رجہاوی اور
خاوند کو اس سے جلاوے اور براقہ وہ کہ ہروقت بناو سنگار مین لگی رہے اور شداقہ
وہ کہ زبان دراز اور بڑہ بولی ہو اور آیا ہی کہ ایک سیاح سی ملی حضرت الیاس اور
حکم کیا اوسکو ساتھہ نکاح کرینکے اور منع کیا چار طرح کی عورتون کے نکاح کرنی سی ایکتو
وہ عورت کہ ہروقت اچھی اور نئی کپڑی مانگتی رہے اور دوسری وہ کہ فخر کری ہروقت
ساتھہ اسباب دنیا کی اور تیسری وہ کہ بدکار ہو اور چوتھی وہ کہ نافرمان ہو خاوند کی اور غالب ہو
اوسپر اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سی منقول ہی کہ تو صفتین کہ بری ہین مردون مین اچھی ہین عورتون مین

Marfat.com

مانند بخل اور تکبر اور بزدلی کے کہ یہہ عورت مین اچھی ہین اور یہہ قول جامع ہی سب اخلاق
کے تئین کہ مطلوب ہین عورتو نمین اور جو کچھہ کہ واجب ہی رعایت اوسکی منکوحہ مین
خوبصورتی ہی کہ محافظت شہوۃ کی بسبب اوسکی خوب ہوتی ہی اور باعث ہی الفت اور
انتظام معاش کی اور حالانکہ غالب یہہ ہی کہ خوبصورتی نیک سیرتی سے جدی نہین
ہوتی یعنے اکثر یہہ ہوتا ہی کہ جو خوبصورت ہوتی ہی اور خصلتین بہی اوسمین اچھی ہوتی
ہین مانند اخلاق نیک وغیر ذلک کے اور یہہ جو حدیث مین آیا ہی کہ نکاح نکیجاوے عورت
بسبب جمال کے مراد یہہ نہین ہی کہ منع ہی رعایت حسن وجمال کی بلکہ مراد یہہ ہی کہ
منع ہی رعایت کرنی نرے جمال کی بغیر رعایت کرنے دین ونیک خلقی کے والا اسمین شک
نہین ہی کہ عورت صاحب جمال کہ نیک خلق اور صلاحیت دین کی رکہتی ہو دین کے اعمال
اور نیکیوں مین سے ہی اور سبب الفت اور محبت کی ہی اور جو چیز کہ سبب الفت کی ہو مستحب ہی
رعایت اوسکی چنانچہ اسیلئے مستحب ہی دیکھہ لینا عورت کا پہلے نکاح کے اور ظاہر کر دینا
حسن وقبح جانبین کا کہ ظاہر کر دے ہر ایک پر عیب وصواب دوسریکا اور حالانکہ عادت
جاری ہی کمی زیادتی کرنیکی بیچ بیان کرنے وصف میان بیوی کے اور فریب دینی کے مقدمہ
نکاح مین کہا اعمش نے کہ جو نکاح ہو بغیر دیکہنے کے انجام اوسکا غم ومحنت ہی اور آیا ہی
کہ ایک شخص نے بیچ عہد امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایسا ہی کیا تہا
یعنے فریب دیا تہا کہ وہ بڈہا تہا خضاب کر کر ایک عورت سے نکاح کر لیا جب قوم اوس
عورت کی مطلع ہوئی اس بات پر تو حضرت عمر پاس لیگئے کہ ہمنے اسکو جوان خیال کیا
تہا اور یہہ بڈہا نکلا پس تعزیر دی اوسکو حضرت عمر نے اور آیا ہی کہ بلال اور صہیب کہ خادم
حضرت کے تہے ایک شخص کے پاس کہ اہل عرب مین سے تہا پہنچے اور طلب نکاح کی کی اون لوگون نے
پوچہا کہ کون ہو تم بلال نے کہا کہ مین بلال ہون اور یہہ دوسرا صہیب ہے تہے ہم گمراہ ہدایت کی ہمکو اللہ پاک نے

Marfat.com

غلام پس آزاد کردا ہمکو اور یہی ہم فقیر پس غنی کر دیا ہمکو اگر قبول کرو تم ہمکو شکر ہی
اللہ کا اور اگر نہ قبول کرو تو بہی شکر ہی اللہ کا پس کہا اونہون نے قبول کیا ہمنے ہمکو
صہیب نے کہا بلال سے کہ اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور خدمت مین رہنا
اپنا ذکر کرو تو بہتر ہی پس منع کیا اوسکو بلال نے اور کہا چپ رہ کہ سچ کہہ چکی مین ہم
اور اگر کوئی نکاح کرنے مین مزا اتباع سنت کا اور پیدا ہونا بچونکا اور کاروبار گہر کا
ارادہ کرے اور رعایت حسن جمال کی نکرے تو یہہ نہایت زہد اور بندگی ہی تو سلیمان
دارانی نے کہا کہ زاہد ہر چیز مین ہی یہانتک کہ بیوی مین بہی یعنی بدشکل بیوی محض اتباع
سنت کے لیئے کرلے اور رعایت جمال کی اسباب دنیا مین سے ہی لیکن اگر کوئی
ایسا ہو کہ اوسکو بغیر مزے اور لذت اوٹہانیکے پارسائی اور بچنا حرام سے حاصل
نہو تو وجب ہی اوسکو رعایت جمال کی کہ لذت اوٹہانی ساتہہ مباح کے قلعہ دین کا ہی
یعنے دین اِسنے محفوظ رہتا ہی اور جو خوبیان کہ عورتوں کی چاہیین وہ وہ ہین کہ کہی گئی
ہین بیچ تعریف عورتون بہشت کے اور وہ یہہ ہین خوش شکل نیک سیرت سیاہ چشم و
دراز بال کم عمر خاوند دوست حدیث شریف مین آیا ہی کہ بہترین عورتونکی وہ عورت ہی کہ
جب نظر کرے طرف اوسکے خاوند اوسکا خوش ہو جاوے اور جب حکم کرے اوسکو اطاعت
کرے اور جب جدا ہو محافظت اور امانت داری کرے جان و مال مین اور اون چیزون مین
کہ واجب ہی رعایت اونکی منکوحہ مین ہلکا ہونا مہر کا ہی اور گرانی مہر کی جہالت و وبال ہی حدیث
مین ممانعت اوسکی آئی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین عورتونکی وہ ہی کہ
خوبصورت ہو اور مہر اوسکا ہلکا ہو اور نکاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی بیوی سے
دس درم کے مہر پر اور امیر المؤمنین عمر رض منع فرماتے تہے گرانی مہر سے
اور نکاح نہین کیا اپنے بیٹی کا زیادہ چار سو درم سے

ف مہر ازواج مطہرات آنحضرت کا سوای حضرت ام حبیبہ کے اور مہر حضرت
کی صاحبزادیونکا سوای حضرت فاطمہ رضہ کے پانسو درہم تہا جسکی کلدار اور ڈبل
مال ۱۴۲ روپے اور مہر ام حبیبہ کا ۴۰۰۰ درم یا ۴۰۰ دینار کلدار اور ڈبل ال
اور مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ کا ۴۰۰ مثقال نقرہ کلدار و ڈبل اور بعضی
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نکاح مین مہر مقرر کرتی تہے کہجور کی گٹہلی
برابر سونا اور حدیث مین آیا ہی کہ برکت عورت کی ہی کہ نکاح اوسکا جلدی ہو
اور بچہ بہی جلدی ہو اور مہر اوسکا تہوڑا ہو اور ان چیزونمین سی کہ واجب ہے
رعایت اونکی منکوحہ مین حسن ہی اور نکاح کرنے بانجہ عورت کی سے منع آیا ہی
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم کرو تم اپنی پر نکاح کرنا عورتون
جننے والی محبت رکہنے والی خاوند کی سے اور پہچاننا اسکا اوس عورت مین کہ کسی
اور کے نکاح مین نہ ہو ظاہر ہی اور کنواریمین اسکی رعایت کرنی چاہیئی کہ تندرست
ہو اور سالم ہو علت سے اور جوان ہو اغلب ہے کہ عورت ان صفتونکے جننے والی
ہوگی اور اون آداب سے باکرہ ہونا ہی کہ سبب محبت اور الفت کا ہی مگر یہہ
کہ ضرورت ہو غیر باکرہ مین یا کچہہ مصلحت حدیث مین آیا ہی کہ جب جابر رضی اللہ عنہ
نے نکاح کیا ایک عورت ثیبہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیون
نکاح کیا تو نی باکرہ سی کہ کہیلتا تو اوس سی یعنی خوش ہوتا اور وہ کہیلتی ساتہہ تیری اور
اون آداب و احوال مین سے کہ لازم ہی رعایت اونکی شرافت اور صلاحیت دین کی ہی عورت
کی یعنی قبیلہ مین کہ کم اصل اور فاسقون مین فلاح نہین ہوتی ہے اور حدیث مین آیا ہی
ایاکم و خضراء الدمن یعنی دور رکہو اپنی تئین سبزہ کوڑی کی سی کہ مراد اسی عورت
حسین ہی کہ قبیلہ بد اصل مین پیدا ہو اور اون آداب مین سی کہ لازم ہی رعایت اونکی یہہ ہی کہ

ہو عورت قرابت قریبہ مین سی کہ ہمیشہ اختلاط رکہتا ہو اوسی کہ بہ سبب قلت شہوت اور
نہ زیادہ ہونی محبت کا ہی فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ سلم نی لَا تَنکِحُوا الْقَرَابَةَ الْقَرِیبَةَ فَإِنَّ الْوَلَدَ
یُخْلَقُ ضَاوِیًا یعنی نکاح نکرو نہایت قرابت قریبہ والی سی اسلیئی کہ لڑکا پیدا ہوتا ہی نحیف
حکمت اسمین یہہ ہی کہ اوٹہنا شہوت کا قوہ حاسہ سی ہی کہ دیکہنی اور چہونی سی ہوتی ہی اور
قوہ حاسہ امر نئی مین قوی ہوتی ہی جیسی کہا گیا ہی لِكُلِّ جَدِيدٍ لَذَّةٌ اور جو امر کہ ہمیشہ نظر مین
رہتا ہی ضعیف ہوتی ہی اوسمین قوت حاسہ بس نہین اوٹہتی اوس سے شہوت اور قوت
نہین پکڑتا ہی نطفہ پس اوس سے لڑکا ضعیف پیدا ہوتا ہی چنانچہ اسلیئی جو لڑکا کہ رہائی مین
پیدا ہوتا ہی ضعیف ہوتا ہی ٭ **ف** کتاب صراح مین لکہا ہی کہ حدیث مین آیا ہی اِغْتَرِبُوا
وَلَا تُضْوُوا ٭ یعنی نکاح کرو تم اجنبی عورتونسی اور نہ نکاح کرو چچا تایونمین اور یہہ اسلیئی ہی
کہ عرب گمان کرتی ہین کہ فرزند آدمی کا کہ قرابت قریبہ سی ہوتا ہی نحیف یعنی دُبلا ہوتا ہی مگر
ہوتا ہی کریم یعنی بزرگ و نیکبخت اور طبیعت قوم اپنی کی انتہی پس اس تقریر سی معلوم ہوا
کہ حضرت نی جو اسی منع فرمایا بنا بر گمان و قاعدہ اہل عرب کے فرمایا ہی کہ وہ ضعف
یعنی اسکو اچہا جانتی ہی کچہہ اسمین قباحت شرعی نہین ہی بلکہ لڑکا اچہا پیدا ہوتا ہی
قرابت قریبہ والی سے پس یہہ منع فرمانا بنا بر حکمت کے ہی اسی کوئی یہہ نہ سمجہہ لے کہ ایسی
قرابت مین نکاح کرنا گناہ ہی اور یہہ روایتین بہی کچہہ قوی نہین ہین کہ انپر تمسک کرنیکو لازم
سمجہی اور احتمال ہی کہ یہہ حکم منسوخ ہوا ہو اور بڑی سند میری اس تقریر کی فعل جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپنی حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا کا نکاح حضرت علی
رضی اللہ عنہما سی کیا اگر یہہ منع ہوتا تو آپ کاہی کو کرتے اور اسیطرح اور صحابہ کرام
اور صلحا امت مین الی الآن یہہ معاملہ جاری رہا پس الت روایتونکو دیکہہ کر کوئی اسطرح کی باتیں
کرنیکو برا جانے واللہ اعلم بالصواب ٭ پس یہہ امور مین کچہ لازم ہی رعایت انکی عورتونمین اور لازم ہی عورتونکو

واریون پر کہ رعایت کرین خاوند کی خصلتون کی کہ دیندار اور نیک خلق ہو اور شریف النسب اور عالی ہمت کہ خلاص ہونا عورت کا خاوند کی قید سے بغیر مرگ کے ممکن نہین ہی حدیث مین آیا ہی اَلنِّکَاحُ رِقٌّ یعنے نکاح مین گویا لونڈی کر کے دینا ہو تو باپ پس لازم ہی لحاظ کرنا مرد کے احوال کا چاہیئے کہ ظالم اور شراب خوار اور بد نمازی کو بیٹی نہ دے کہ بیچ حکم قطع رحم کے یعنے کاٹنے ناتے کے ہی اور باعث ہی غضب خدا کا نعوذ باللہ من ذلک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ زَوَّجَ کَرِیْمَتَہٗ فَاسِقًا فَقَدْ قَطَعَ رَحِمَہٗ یعنے جس شخص نے نکاح اپنی بیٹی کا فاسق سے کیا پس تحقیق ناتا کاٹا اوسنے

فصل تیسری بیچ آداب گذران کرنیکے ساتھہ عورتونکے ادب اول طعام ولیمہ ہی اور وہ مستحب ہی کہ جب مرد عورت کو گھر مین لاوے تو چاہیئے کہ کچھہ کھانا موافق اپنی مقدور کے پکا کر لوگو نکی مہمانی کرے کہ یہہ سنت ہی اور بہتر یہہ ہی کہ یہہ کھانا اول دن مین ہووے اور اگر دوسرے دن یا تیسرے دن کرے تو بہی جائز ہی اور مستحب ہی مبارکبادی دینی نکاح کی اور دعا کرنی میان بیوی کے موفقت کی اور مستحب ہی اظہار نکاح کا اگرچہ ساتھہ دف اور راگ کے ہو اور راگ جائز ہی ولیمون مین آیا ہی کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے گھر مین تشریف لیگئے دف بجا رہین تہین اور گا رہی تہین اونمین سے ایک لڑکی نے تعریف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہنی شروع کی فرمایا کہ چپ رہ اسسے اور جو کچھہ پہلے کہتی تہین وہی کہی جاؤ اور غرض اس منع کرنے سے یہہ تہی کہ حضرت کی تعریف مین یہہ مضمون کہنی لگین تہین کہ ہم مین نبی ہی کہ وہ کل کی بات جانتا ہی پس یہہ بات حضرت کو ناگوار ہوئی کہ غیب دانی میرے لئے ثابت کرتی ہین

ف جاننا چاہیئے کہ حضرت شیخ رح نے جو جواز راگ کا لکھا ہہ بموجب مذہب محدثین کے لکہا ہی اور فقہار

معتبرین کے نزدیک راگ حرام ہی چنانچہ کتاب در المختار مین لکھا ہی مِنْہُمْ
مَنْ اَبَاحَ مُطْلَقاً وَمِنْہُمْ مَنْ کَرِہَ مُطْلَقاً وَفِی الْبَحْرِ وَالْمَذْہَبُ حُرْمَتُہٗ مُطْلَقاً
فَانْقَطَعَ الْاِخْتِلَافُ بَلْ ظَاہِرُ الْہِدَایَۃِ اَنَّہٗ کَبِیْرَۃٌ وَلَوْ لِنَفْسِہٖ اِنْتَہٰی عِبَارَۃُ
الدُّرِّ + یعنے بعضے علماء وہین کہ راگ کو انہون نے مباح مطلق کہا ہی اور بعضون نے مکروہ مطلق
کہا ہی اور بحر الرائق مین لکھا ہی کہ اصل مذہب حرمت اوسکی ہی مطلقا پس منقطع ہوگیا
اختلاف بلکہ ظاہر ہدایہ یہہ ہی کہ تحقیق وہ کبیرہ ہی اگرچہ اپنے نفس کے لیے ہو تمام
ہوئی عبارت در المختار کی اور حضرت شیخ الاسلام نے کہ بڑے محدث ہین اولاد
حضرت شیخ عبد الحق کیسے ترجمہ بخاری کے بین لکھا ہی کہ فقہا کو کہ اہل فتوی اور
امانت او مقتدای دین ہین بیچ حرمت اور کراہت راگ کے تشدید و تغلیظ ہی
اور صحیح اور مشہور تر چارون اماموں سے منقول قول ساتھ کراہت کے ہی اور
انصاف سے دیکھے تو وہ گانا حضرت کے وقت کا ایسا جھوٹ اور متضمن بیان خدوخال
وغیرہ عورتوں کا نہ تھا بلکہ کچھہ شجاعت صحابہ کی او ہجو کفار کی یا مضمون مبارکباد کا
ہوتا تھا + + + + + + + + + +

ہم اپنے وقت کے گانیکو کیونکر اوس پر قیاس کرین پس گانے سے بالکل احتراز کرے
لیکن دف کا مضایقہ نہین + اور جملہ آداب خاوند سے خوش خلقی کرنی ہی بیوی سے
اور متحمل ہونا اوسکی ایذا کا بسبب قصور عقل اوسکے حدیث شریف مین آیا ہی جو مرد کہ صبر کرے
اوپر بدخلقی عورت کے دیا جاتا ہی اوسکو ثواب مانند ثواب حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام کے
اور جو عورت کہ صبر کرے مرد کی بدخلقی پر اوسکو ثواب دیا جاتا ہی مانند ثواب فرعون کی
بیوی کے ف خواجہ عبد اللہ انصاری نے لکھا ہی کہ جو کوئی دس خصلتین پیشہ اپنا کرے
دنیا اور آخرت مین کام اپنا بناوے با خلق بخلق با حق بصدق با نفس بقہر با بزرگان

بخدمت با خوردان بشفقت با درویشان بسخاوت با دوستان بنصیحت با دشمنان
بحلم با جاہلان بخاموشی با عالمان بتواضع + اور جو رحم کرنیکی عورتون پر اور
درگذر کرنیکی اونکی بیوقوفی سی پیروی ہی سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ بیویان
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کبہی حضرت کی مقابلہ مین جواب دیتی تہین اور کبہی
کوئی اونمین سی تمام دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کلام نکرتی تہی اور
پاس نہ آتی تہی غرضکہ وہان ظہور حضرت کی خوبی کا ہا خود نمائی منظور نہتی س غرض تجلی حسن است
خود نمائی نیست + اور آیا ہی کہ ایکروز بیٹی امیر المومنین حضرت عمر رض کی یعنی حضرت
حفصہ رضی نے کہ ازواج مطہرات سی تہین مقابلہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جواب دیا
اونکی مان نی دیکہا اور اونکی گہر مین آئین اور کہا ای بیٹی ہر گز نہ مغرور ہونا تو
دیکہہ کر ابو بکر کی بیٹی کو یعنی حضرت عایشہ کو کہ وہ محبوبہ پیغمبر خدا کی ہین اور ایکروز
ایک بیوی نی آنحضرت کی بی بیونمین سی ہاتہہ سینۂ مبارک پر مارا اور اپنی
آگی سے ہٹا دیا پس مارا اوس بیوی کو اوسکی مان نی پس منع کیا اونکی ماکو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ایک روز نے حضرت عایشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
درمیان مین کچہہ گفتگو ہو رہی تہی کہ اتنی مین آئی حضرت امیر المومنین ابو بکر رض
پس اونکو حکم بنایا پس فرمایا حضرت نی حضرت عایشہ کو کہ تو کہتی ہے پہلی یا مین کہون
کہا عایشہ نی تمہین کہو لیکن جہوٹ نکہنا پس طمانچہ مارا امیر المومنین ابو بکر رض
نی حضرت عایشہ کے موہنہ پر اسطرحکا کہ اونکی موہنہ سی خون نکلا پس پناہ ڈہونڈہی
عایشہ نے ساتہہ حضرت کی اور حضرت کی پیچہی ہو بیٹہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی ابو بکر کو فرمایا کہ ہمنی تجکو اس لئی نہ بلایا تہا اور کہتی ہین کہ اول محبت جو
پیدا ہوئی ہے اسلام مین محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے

حضرت عائشہ رضہ سی اور آورا د بودان مین سی یہہ ادب ہی کہ بی بیون سے
ساتہہ مہر اور نرمی اور خوش طبعی کے گذران کری اور ترش رو اور خفا نہو اور
اونسی موافق عقل انکیکے کلام اور معاملہ کرے کہ عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ایسی ہی تہی یہانتک کہ آیا ہی کہ ایکروز آپ عائشہ کی ساتہہ دوڑی کبہی آنحضرت
اگی ہو جاتی تہی اور کبہی وہ اور فرمایا حضرت نے کہ بہتر تم مین وہ ہی کہ نیک ہو
ساتہہ بیویون کی اور مین بہترین تمہارا ہون ساتہہ بیویونکی اور امیر المومنین
حضرت عمر رضہ نی کہا ہی کہ مرد کو چاہیئی کہ اپنی گہر کے لوگونکی ساتہہ مانند لڑکون کے
رہی اور حدیث مین آیا ہی کہ خدا دوست نہین رکہتا ہی اوس مرد کو کہ سخت
ہو ساتہہ اہل اپنی کے اور آداب یہہ ہی کہ زیادتی نکرے خوش خلقی مین اور
رعایت کرنے مین بحدیکہ تابع اور محکوم عورت کا ہو جاوے کہ ضرر اسکا بہت ہے
اور کمی بہی نکرے ان چیزونمین حتی کہ نوبت ظلم کی پہنچی بلکہ راہ اعتدال کی تمام امور
مین پسندیدہ ہی اور اگر کوئی بری چیز اور خلاف شرع اور نامناسب دیکہی منع کر دی
اور تابع اور مددکار نہوا نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی اطاعت کرے
بیوی کی اوسکی خواہش نفس مین مہنہ کے بل ڈالی گا اوسکو حق تعالی آگ دوزخ مین
اور یہہ بہی آیا ہی کہ مخالفت کرو عورتونکی کہ انکی مخالفت مین برکت ہی اور
لکہا ہی علمانی کہ عورتونکی ساتہہ مشورہ کرنا چاہیئی تا جو کچہہ کہ وہ کہین خلاف اوسکی
کیا جاوے اور قرآن مین حقتعالی نی خاوند کو سید فرمایا ہی اس آیت مین
وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ط یعنی پایا یوسف اور زلیخا نی زلیخا کی سردار کو یعنی خاوند کو کہ
عزیز تہا نزدیک دروازہ کی پس اطاعت کرنی مرد کو عورت کی عکس موضوع کا ہی یعنی مرد سید سے
عورت کا عورت کو اطاعت کرنی چاہیئی اوسکی یہاں اولٹی بات پائی جائی گی اگر مرد اطاعت

کریگا عورت کی اور اطاعت کریگی مرد کو عورت کی بدل ڈالتا نعمت کا ہی ساتہہ کفران یعنے ناشکری کے یعنے نعمت اسکو یہہ ملی تہی کہ اسکو حاکم کیا تہا اللہ نے اسپر اسنے بدل ڈالا ساتہہ ناشکری کے کہ اس نعمت کی قدر نجانی اور آپ تابعدار ہوگیا اور مثال عورت کی مانند مثال نفس آدمی کے ہی کہ اگر چہوڑتا ہی تو غالب ہوتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اور اگر مارتا ہی تو مغلوب اور درست ہوتا ہی اور عورتونکے مزاج پر بدخلقی اور نقصان عقل غالب ہی پس راہ اونکے درست کرنے کی یہہ ہی کہ نرمی سے اونکو درست کرے اور یہی ہی طریقہ حاکم کا بیچ محافظت رعیت کے اور حدیث مین آیا ہی کہ مثال عورت صالحہ کی مانند کوتی سفید سینہ کے ہی بیچ کتنی کو ون سیاہ کے یعنے عورتین نیک بہت کم ہوتی ہین اور حضرت لقمان کی وصیتو مین آیا ہی کہ پرہیزکر عورت بری سے کہ وہ بڈہا کردیتی ہی پہلے آنے بڑہاپے کے اور طریقہ عورت کے ادب دینے کا یہہ ہی کہ آہستہ آہستہ ادب سکہاوے اول ساتہہ نصیحت اور نرمی کے منع کرے اور اگر وہ کام نہ آوے تو تہدید اور تنبیہ سے پیش آوے اور اگر پہر ہی باز نہ آوے تو پیٹہہ پہیر کر سووے اوسکی طرفسے یا تنہا سووے ایک شب سے تین شب تک اور اگر یہہ ہی فایدہ نکرے تو مارے لیکن اسطرح مارے کہ ہڈی اوسکی نٹوٹے کہ غرض ادب سکہانا ہی اور مونہہ پر نہ مارے کہ اس سے منع آیا ہی اور زیادہ تین روز سے کینہ نرکہے کہ اس سے بہی منع آیا ہی اور اگر عورت نافرمان اور ناموافق ہی تو چاہیئے کہ بعضے اقربا اوسکے اور بعضے اقربا مرد کے حکم یعنے منصف بنین تاکہ وہ اونمین صلح کروادین اسیطرح ہی حکم قرآن شریف مین اور اگر کسی امر مین مرد دین سے تقصیر کرے تو دس روز تک بلکہ مہینہ بہر تک جدا رہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی ایسا ہی کیا تہا حضرت زینب سے ف حدیث مین آیا ہی کہ بیمار ہوگیا اونٹ حضرت صفیہ کا کہ نام بی بی حضرت کے

صفیہ کا کہ نام ہی حضرت کی ایک بیویکا اور حضرت زینب پاس کہ یہہ ہی بیوی ہین
انکی ایک اونٹ زیادہ تہا سواری سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
زینب کو کہ دی تو صفیہ کو یہہ اونٹ پس کہا زینب نے کیا دونگی مین اس یہودیہ کو
پس خفا ہوئی آنحضرت صلعم زینب سے اور ترک ملاقات کی اونسے ذیحجہ اور محرم اور
کچھہ دنون صفر کے مین یہہ حدیث مشکوۃ مین ہی حضرت خفا رہے انسے بسبب اسکے
کہ غیبت کی اور برا کہا ایک مسلمان کو پس تعلیم ہی اسمین لوگونکو کہ گناہ کی خبرون
مین بیویونکو تنبیہ کرتے رہین + اور جملہ آداب سے یہہ ہی ہی کہ مرد بی غیرت نہو
کیونکہ بی غیرت مرد نہین گنا جاتا اور حدیث مین آیا ہی کہ قبح اللہ من لا یغار
یعنے بدحال کرے اللہ تعالی اوسکو کہ غیرت نرکہے اور یہہ ہی فرمایا ہی کہ مین
غیرت والا ہون اور جو کوئی غیرت نرکہے دل اوسکا اولٹا ہی اور یہہ ہی حدیث مین
آیا ہی کہ مین غیرت والا ہون اور خدا غیرت والا زیادہ ہی مجھسے اور خدا کی غیرت ہی کا
سبب ہی کہ حرام کئی اپنی بندون پر گناہ اور بیحیائیان کہ موجب ضرر دنیا و آخرت
کے ہین اور قصہ مشہور ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھہ حضرت عایشہ کے
بیچ مقدمہ افک یعنے بہتان زنا کے کہ ایک منافق نے لگایا تہا اور اللہ تعالی نے
براۃ انکی کلام اللہ مین نازل فرمائی چنانچہ یہہ قصہ سورہ نور مین مذکور ہی لیکن
چاہیئے کہ غیرت مین ہی طریقہ اعتدال کا رکہے اور طریقہ اعتدال کا یہہ ہی کہ تدبر
سے اون کامونمین کہ انجام اونکا برا ہی تغافل نکرے اور بیچ بدگمانی اور جاسوسی
کے مبالغہ نکرے کہ یہہ ہی منع ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ بعضی غیرت ہی کہ دشمن رکہتا
ہی اوسکو خدا اور وہ غیرت مرد کی ہی ساتھہ اہل اپنی کے بغیر آمیزش فساد کے یعنے بی سبب
غیرت کرے اور غیرت بلا سبب وسوسون شیطانی سے ہی اور موجب فساد اور

Marfat.com

ہلاک جانین کی ہی اور طریقہ خوب اُس بات مین یہہ ہی کہ نامحرم کو اپنی گہر مین راہ
ندی اور عورت یا تو اپنا گہر سے باہر نہ نکالی آیا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سی پوچہا کہ کونسی چیز بہتر ہی عورت کو
اونہون نی عرض کیا یہہ کہ نہ وہ مونہہ مرد اجنبی کا دیکہی اور نہ مرد اجنبی مونہہ اوسکا
پس گلی سے لگایا حضرت نی اونکو اور فرمایا کہ تو اونہین مین سے ہی کہ جنکی حق مین
فرمایا ہی اللہ تعالی نے ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ یعنی یہہ جماعت ہی کہ پیدا
ہوئی بعض انکی بعض سے یعنی تو بہی انہین کی اولاد مین سے ہی کہ جنکا ذکر کیا اللہ تعالی
نی اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوراخ دیوارونکی بند کردیتی تہی
تا نظر عورت کی باہر نہ پڑے اور آیا ہی کہ معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی سیب
کہا رہی تہی آدہا سیب کہایا ہوا اپنا ایک غلام کو دیا پس مارا معاذ نی اوسکو یعنی بسبب
غیرت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین عورتین مسجدونمین اور جمعہ مین اور
عیدونمین حاضر ہوتی تہین اور صحابہ کی زمانہ مین منع کی گئین مگر بڈہیان آتی تہین
اور مختار اس زمانہ مین منع ہی مطلق یعنی نہ جوان آوین نہ بڑہیان اور جائز نہین
ہی نکلنا ہرگز ولیکن موافق عالم معاش کے یہہ ہی کہ واسطی ضرورت کی اذن دیوئے
اسلیئے کہ مباح ہی نکلنا عورت پارسا کا مرد کی گہر سے ساتہہ رضای مرد کی اور واسطے
تماشا اور نظارہ بازی کی اذن ندیوی کہ یہہ باعث فساد ہی اور اگر واسطی ضرورت کی
نکلی تو آنکہہ اور مونہہ چہپالی واسطی خوف فتنہ کی اور مرد کو پہنچتا ہی کہ عورت کو مان
باپ کی گہر نجانی دے یا وہ اوسکی پاس آوین تو نہ آنی دی ولیکن مناسب یہہ ہی کہ کبہی
کبہی بعد ایک ہفتہ کی یا مہینے کے منع نکری ف فقہ کی کتابونمین لکہا ہی کہ نہ منع
کری بیوی کی مان باپکو اوسکی پاس آنی سے ملاقات کی لیئے ہر ہفتہ مین اور اسیطرح

اسکی بیوی اپنی مان باپ کے ہان جاوی تو منع نکرے اوسکو جانیسی ہر ہفتہ مین ایکبار اور اگر بیوی سواے ما باپ کے اور محرم قرابتیونکی ہان جایا چاہی اونکو بلاوے اپنی ہان تو منع نکرے آمد و رفت اونکی سی سال بہر مین ایکبار اور بعضون نی کہاہی کہ ہر مہینہ مین ایکبار ✦ اور آداب یہہ ہی کہ اعتدال کری بیبیونکی نفقہ مین نہ اتنا زیادہ دی کہ زیادہ از حد ہو اور وہ اُسی چین اور اسراف مین پڑجاوین اور نہ اتنا کم دی کہ وہ ضروریات سی محتاج رہین فرماتاہی اللہ تعالی کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ؕ یعنی کہاؤ اور پیو اور حد سی زیادہ نہ خرچ کرو تحقیق اللہ نہین دوست رکہتاہی حد سی زیادہ خرچ کرنیوالون کو اور بیچ خرچ کرنی مرد کی اپنی گہر کی لوگون پر فضیلت بہت آئی ہی حدیث مین آیاہی کہ خرچ کرنا اپنی گہر والون پر افضل ہے تصدق کرنی سی فقیرون اور مسکینون پر اور چاہیئے کہ معاش اہل و عیال پر تنگ نکری ابن سیرین نی لکہاہی کہ مستحب ہے مرد کو کہ ہر جمعہ مین واسطی اہل اپنی کے فالودہ پکایا کری مقصود اسّے فراخی کرنی ہے کہلانی پلانی مین اور چاہیئی کہ آپ وہ کہانا نکہاوی کہ اونکو ندیوے کہ یہہ عادت تن پرورونکی ہی اور بعید ہی مروت سی اور اگر تنہا خوری ہی منظور ہو تو چاہیئی کہ پوشیدہ کہاوی اونکو کہانے نہین اور جو کہانا کہ اونکو ندیوی تعریف اوسکی نکری اونکی سامنی کہ یہہ بدتری ہی ندینی سی اسلیئی کہ انکو رنج ہوگا اور وقت کہانیکی ہمراہ عیال و اطفال کے کہاوے اور اگر سب ایک دسترخوان پر کہاوین تو بہتر ہی اور غرض اکہٹی کہانا ہی کہ جدا کہانا بہت مکروہ ہی کسی صحابی سی منقول ہے کہ خدا اور فرشتہ اوسکی رحمت بہیجتی ہین اون گہر والون پر کہ کہاتی ہین اکہٹی اور کثر اہتمام اسکا کری کہ وجہ حلال سی پیدا کری اور اہل و عیال کے مقدمہ مین تساہل نکری کہ قیامت مین گرفتار حساب ہوگا اور سبب اونکی پکڑا جائیگا نعوذ باللہ منہ اور او

اداب سے یہہ ہی کہ سکہاوے گہروالونکو احکام شرع کے کہ متعلق ہین ساہتہ نکاح کے قسم علم حیض اور نفاس اور طلاق اور مانند انکے کیسے اور تعلیم کرے عورتنکو احکام نماز اور روزہ کے اور اور جو ضروریات دین کے ہین اونکے سکہانے مین تساہل نکرے کہ روز قیامت کے اس سے سوال کیا جاویگا جیسے کہ فرمایا ہی حضرت نے

کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ ٭ یعنے تم سب نگہبان اور حاکم ہو اور تم سب پوچہے جاؤگے اپنی رعیت سے اور اگر مرد تعلیم مین قصور کرے تو جایز ہی عورت کو کہ علما کے پاس جاوے اور سیکہے اور اگر بقدر ضرورت کے سیکہہ چکے تو پہر جایز نہین ہی کہ واسطے ملاقات علما کے جاوے اور درس مین حاضر ہو اور ادب یہہ ہی کہ اگر اسکی کئی بیبیان ہووین تو عدل کرے باری مقرر کرتا ہی نہ ایک ہی طرف کا نہو رہے اسلیئے کہ رعایت باری مقرر کرنیکی واجب ہی اور اگر رات باریکی کسیکی ترک ہو قضا کرے حدیث مین آیا ہی کہ جسکے دو بیبیان ہون اور میل کرے ایک کی طرف دن قیامت کے ایک آنکہہ اوسکی پہوٹی جاویگی اور فرق نکرے پرانی اور نئی مین اور حصہ لونڈی کا بہ نسبت آزاد کے آدہا ہی یعنے اگر کسیکی لونڈی سے نکاح کرے تو بہ نسبت آزاد عورت کے آدہی باری اوسکی مقرر کرے مثلا دو روز آزاد پاس رہے تو ایکروز لونڈی پاس رہے اور سفر مین جسکو چاہے لیجاوے اور اگر قرعہ ڈالے تو بہتر ہی کہ جسکا نام نکلے اوسکو لیجاوے اور اعتبار عدل کرنیکا بیچ نفقہ اور رات کے رہنے کے ہی نہ بیچ محبت اور جماع کے کہ یہہ اختیار سے خارج ہی لیکن چاہیئے کہ بقصد نکرے اور بہانہ نکرے اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ کہانا دینے اور راتکے رہنے کے سب بیبیونکے پاس برابری کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ بار خدایا یہہ میرے اختیار مین ہی اور کام دل کا میرے اختیار مین نہین اور حضرت عائشہ رضی

Marfat.com

کو آنحضرت بہت چاہتے تہے بہ نسبت اور بیبیونکی لیکن ہرگز رات کے رہنے مین و نفقہ
دینے مین زیادتی نکرتے تہے اور ایک بیوی نے باری اپنی حضرت عائشہ رض کو
بخشدی ہتی بسبب خوشی خاطر حضرت کے اور آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بیمار ہوئے تو ہر دن و رات بیچ گھر ہر ایک بیوی کے لوگ لیجاتے تہے یعنے بیماری
مین بہی آپ رعایت باری کی کرتے تہے ایکروز پوچھا کہ کل مین کسکے ہان
جاؤنگا ایک بیوی سمجہی کہ منظور حضرت کو حضرت عائشہ کی باری پوچھنا ہی
کہ کب ہوئیگی کہا بیبیون نے کہ یا رسول اللہ ہمنے اذن دیا آپکو کہ جب تک آپ بیمار
ہین بیچ حجرہ عائشہ کے رہیئے کہ اوٹھا کر لیجانے مین آپکو تکلیف ہوتی ہی
فرمایا کہ دل سے راضی ہو کہا اونہونے ہان یا رسول اللہ پس لیگئے حضرت کو
حضرت عائشہ کے حجرہ مین اور منقول ہی کتاب سراج الہدایہ سے کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت فاطمہ زہرا کا ساتہہ حضرت علی کے نکاح کیا
اور حضرت علی کے گہر بہیجنے لگے تو اوس رات حضرت فاطمہ کو گیارہ نصیحتین کین کہ سب امت
پر بجا لانا اونکا بہتر ہی کہ جب علی کے گہر جاوے تو بوقت جانیکے پہلے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور دوسرے درمیان صحن گہر کے کسی لکڑی پر بیٹہنا اور کچہہ وہان پہنی ہوئے یعنے
کپہلین سر پر ڈالنا اور تیسرے علی کو کہنا کہ دونو پاؤن تیرے دہووین اور گہر کے چار
کونون مین ڈالین اور چوتہی ہمیشہ کپڑے نمازی دہوئے ہوئے پہنے رہنا پانچوین
دونو آنکہونمین سرمہ ہمیشہ لگایا کرنا اور چہٹے بغیر تیل کے سر اور بدن نہ ہونا اگرچہ
ایکدفعہ ویا بار زیادہ نہاوے اور جب علی تیری طرف دیکہے تو تو نگاہ نیچی کر لینا اور ساتوین
مانند بردہ زرخرید تابعدار رہنا اور آٹہوین ہمیشہ اپنے تئین عطر ملتی رہنا اور نوین وقت کلام کرنیکے ساتہہ علی
کے مسکرا جایا کرنا اور دسوین سات دن تک کچہہ کڑوی چیز اور سرکہ اور ترشی نکہانا گیارہوین نگہبانی ستارہ جاننا

Marfat.com

جو عورت کہ یہہ شرط بجالاوے اپنے خاوند کے دلمین عزیز و محبوب ہووے اور جلد بچہ جنے
اور ایک روز قطب العالم رحمۃ اللہ فرماتے تھے کہ جو کچھہ کہ اسباب دنیا سے حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیچ کار خیر حضرت فاطمہ کے دیا کوئی مخلوق نہ دی سکیگا اول کملی تھی
کہ ٹہنی کی جگہہ بچھاوین اور دوسرے چارپائی کہ اوسپر سووین اور تیسرے خادمہ کہ تا کار اونکے گہر
کرے اور بیچ ملک آنحضرت کے سواے اونکے اوسدن کوئی چیز نہتی یہہ ہین آداب گذران
کے ساتھہ عورتونکے کہ لازم ہی رعایت اونکی تا حاصل ہووے عیش اور پورا ہووے
اتباع سنت **فصل چوتھی بیچ آداب جماع کے اور لڑکا ہونے اور طلاق
دینے کے** آداب جماع کے یہہ ہین کہ اول باتین اور چھیڑ چھاڑ شروع کرے
کہ اسکو بہت دخل ہی الفت پیدا ہونی اور حاصل ہونے لذت مین حدیث
مین آیا ہی چاہیئے کہ نہ گر پڑے ایک تمہارا اپنی بیوی پر مانند حیوانات کے
ولیکن چاہیئے کہ اول ایلچی بہیجے لوگون نے عرض کیا کہ ایلچی کون ہی فرمایا بوسہ
لینا اور کلام کرنا اور یہہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ تین چیزین چاہیئن کہ نہ کرے
ہوئین مرد سے اول نام و نسب بغیر پوچھے جدا ہوئی اوس شخص سے کہ چاہتا ہی
دوستی اوسکی اور دوسرے یہہ کہ اگر کوئی اکرام کرے اوسکا تو قبول کرے اور
رد نکرے اوسکو یعنے مثلاً اگر کوئی خوشبو یا تکیہ وغیرہ دیتا ہی تو رد نکرے اور
تیسرے یہہ کہ نہ پڑی اپنی بیوی پر پہلے الفت حاصل کرنیکے اور بات کرنیکے اور ننگی
ہوویں مرد و عورت کہ سنت اسطرح ہی حدیث مین آیا ہی کہ جب چاہی ایک تمہارا
جماع کرنا اپنی بیوی سے چاہیئے کہ ننگے نہوویں مانند گدہون کے اور دیکھنا بیوی کی
ستر مخصوص کا مکروہ ہی منقول ہی حضرت عایشہ سے کہ آنحضرت نے ہرگز ستر اونکا
نہین دیکھا اور نہ انہون نے ستر حضرت کا اور طبیعت بھی اسکو مکروہ رکھتی ہی

ولیکن دیکھنا سوای ستر مخصوص کے مکروہ نہین کہ باعث ہی شہوۃ کا اور منقول
ہی بعضے صحابہ سے کہ مستحب ہی دیکھنا عورت کے بدنکو کہ یہہ باعث زیادتی
لذت وشکر کا ہی اور چاہیئی کہ شروع ساتہہ بسم اللہ کے کرے اور خداکو یاد
رکہے کہ وہ جگہہ غفلت کی ہی اور قل ہو اللہ احد پڑہی پہلے صحبت سے اور کہی بسم اللہ
العلی العظیم اللھم اجعل لنا ذریۃ طیبۃ یعنے شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ
بڑی عظمت والیکے یا اللہ دی تو ہمکو اولاد نیک اور رقبلہ رو نہووے بسبب
تعظیم قبلہ کے اور مکروہ ہی جماع کرنا تین شب مین مہینی کی اول شب مین اور
بیچ کی شب مین اور آخر شب مین کہتے ہین کہ اکثر ان راتونمین شیطان حاضر ہوا
کرتے ہین اور منقول ہی کراہت اوسکی امیر المومنین حضرت علی اور ابو ہریرہ سے
اور عورت اور مرد بعد جماع کے اپنے ستر پاک کرنیکے لیئے کپڑا علیحدہ لیوین اور بعد جماع کرنیکے
پیٹہہ سے پیٹہہ لگاکر نسووین بلکہ سینہ سے سینہ لگاکر سوین کہ یہہ کتاب طب ذخیرہ مین لکھا ہی
اور اگر عورت مرد کے ستر کو ساتہہ کپڑیکے اپنے ہاتہہ سے پاک کرے تو ثواب اوسکا بہت ہی
اور سبب جماع کا صحت بدنکی ہے اور امید فرزندان خدا دوست اور صالح کی کہ ذخیرہ بعد موت
کے ہین ماباپونکے لیئے اور بعضے عالمون نے کہا ہی کہ مستحب ہے جماع کرنا دن جمعہ کے تا عمل ہو
قول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر من غسل واغتسل ف یعنے حدیث مین آیا ہی
من غسل یوم الجمعۃ واغتسل وبکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنا من الامام
واستمع ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃ عمل سنۃ اجر صیامھا وقیامھا
یعنے جو کوئی دہلاوے کپڑے یا نہلاوے بیویکو یعنے جماع کر کر دن جمعہ کے اور آپ نہاوے
اور اول وقت جاوے نماز جمعہ کے لیئے اور پاوے اول خطبہ
اور پیادہ جاوے اور سوار نہو اور قریب ہو امام کے

Marfat.com

اور سنے خطبہ اور لغو نکرے ہوگا اوسکے لیئے عوض ہر قدم کے ثواب عمل برس
دنکا کہ اس برس مین دنکو روزی رکہے اور رات کو شب بیداری کرے یہہ حدیث
مشکوۃ مین ہی پس لفظ غسّل کے علمانے کئی معنے لکہے ہین دہلاوے کپڑونکو یا
سرکو خطمی وغیرہ سے یا بیوی کو نہلاوے یعنے صحبت کرے کہ اوسپر بہی غسل
لازم ہو اسکی فضیلت اسلیئے ہی کہ خطرے برُے دلمین سے نہین آتے پس جنہون نے
غسّل کے یہہ معنے لیئے ہین بحسب انکے قول کے حضرت شیخ فرماتی ہین کہ جماع کرنا
مستحب ہی دن جمعہ کے تاکہ عمل ہو قول آنحضرت پر غسّل و اغتسل واللہ اعلم بالصواب
اور یہہ بہی ایک غسل جمعہ کے لیئے بہی کافی ہی اور اگر متعدد کرے تو اولی ہی اور
بعضون نے کہا ہی کہ بعد غسل کے ڈالے پانی بہ نیت جمعہ کے اور چاہیئے کہ بعد چار روز کے
جماع کیا کرے اسلیئے کہ اگر چار بیبیان ہوئین تو تاخیر اس مدت تک کریگا اور حرام
ہی جماع کرنا حالت حیض مین اور بعد انقطاع حیض کے بہی پہلے غسل کے مگر یہہ کہ حیض
کو دس دن گذر چکے ہون **ف** اگر پاک ہووی عورت پورے دس دنمین تو حلال
ہوگی صحبت کرنی اوس سے پہلے نہانے کے بمجرد انقطاع خون کے اور اگر پاک ہووے اپنی
عادت پر حالانکہ عادت کم ہی دس دن سے اور زیادہ ہی تین دن سے نہین حلال ہی
صحبت کرنی اوس سے یہانتک کہ نہاوے یا گذر جاوے اوسپر ادنی وقت نماز کامل کا یعنے دو
رکعت کے قدر کذا فی الملتقی الابحر اور جائز ہی باقی نفع اوٹہانا حیض مین مانند
ایک جگہہ کہانے اور سونے وغیرہ ذالک کے لیکن ناف کی نیچی سے زانو تک تہہ لگاوے
اور اگر چاہے کہ دوبارہ جماع کرے تو ستر دہو لیوے اور اگر بعد احتلام کے جماع کیا چاہے تو
اول پیشاب کرلے اور دہولے ستر اور مکروہ ہی جماع کرنا اول شب مین تا بغیر طہارت کے نہ
سووے اور اگر غسل کی حاجت مین چاہے کہ سووے یا کہاوے تو وضو کرلے کہ سنت ہی اور چاہیئے کہ

Marfat.com

نہانیکی حاجت مین غسل نہ نکلواوے اور ناخون اور بال نہ کٹواوے کہ دن قیامت کے
یہہ چیزین اسکے آگے آوینگی یعنے واسطے شکایت کے اور عزل نہ کرے یعنے منی باہر نہ گراوے
آزاد عورت کے ستر سے مگر رضا اوسکے اور لونڈی سے جائز ہی عزل کرنا بغیر اوسکی رضا
کے بہی اور آداب اولاد ہونیکے یہہ ہین کہ بیٹا ہونیسے خوش ہووے اور بیٹی کے ہونیسے
غمگین ہووے معلوم نہین کہ بہلائی کسمین ہی اور بیٹیونکے رحم کرنے اور غمخواری کی
فضیلتین اور ثواب بیشمار ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جسکے ہان بیٹی پیدا
ہووے اور پرورش کرے اوسکو اور اچہا ادب سکہاوے اور غمخواری کرتا رہے
اوسکی ہوگی وہ بمنزلہ لشکر دائین اور بائین کے کہ بچاویگی آگ دوزخ سے اور یہہ بہی
حدیث مین آیا ہی کہ کوئی نہین ہی کہ ہون اوسکی دو بیٹیان پہر نیکی کرے اونسے
مگر یہہ کہ داخل کرین گے اوسکو بہشت مین اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ جسکے ہون
دو بیٹیان یا دو بہنیان پہر نیکی کرے اونسے اونکی زندگی تک ہونگا مین اور وہ
بہشت مین ایک جگہہ اور چاہیئے کہ کہانا دینے مین اور مانند اوسکے مین بیٹیون
کو بیٹون پر مقدم رکہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جاوے
بازار مین اور خرید کرے کچہہ اور لاوے گہر مین پہر مخصوص کرے ساتہہ اوسکے بیٹیونکو
نہ بیٹونکو نظر رحمت کریگا اوسکی طرف اللہ تعالی اور جسکی طرف نظر رحمت اللہ تعالی
نے عذاب نہین کریگا اوسکو ہرگز اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی خوش کرے
بیٹیونکو پس گویا کہ رویا خوف خدا سے اور جو کوئی کہ رویا خوف خدا سے حرام ہی اوسپر
آگ دوزخ کی اور چاہیئے کہ اذان کہی جاوے بچہ کے کانمین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اذان کہی ہی حضرت امام حسن رض کے کانمین جسوقت کہ پیدا
ہوئے یعنے دائین کانمین اذان کہے اور بائین مین تکبیر حدیث مین آیا ہی

Marfat.com

کر اسسے ضرر نہین کرتی اوسکو ام الصبیان اور جب زبان کہلے فرزند کی اول لا الہ
الا اللہ سکہاوسے تا اول بات اوسکی یہی ہو اور مستحب ہی ختنہ کرنا اور سر مونڈنا
ساتوین دن یا چودوین دن یا اکیسوین دن ف اور نام رکہنا بہی ساتوین
دن مستحب ہی اور سر مونڈنے مین اولی اور اصل ساتوان دن ہی + اور فرزند کے
حقون مین سے یہہ بہی ہی کہ اوسکا نام اچہا رکہے اور حدیث مین آیا ہی کہ تمہارے
نامون مین سے بہت پیارے نام نزدیک اللہ کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہین
اور حدیث مین آیا ہی کہ جائز ہی نام رکہنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر
نہ کنیت پر یعنے مثلا محمد نام رکہے نہ ابو القاسم آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت کے
زمانہ مین پکارا ایک شخص کو کہ محمد نام تہا اوسکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متوجہ
ہوئے اوسکی طرف اوسنے کہا کہ کسی اور کو پکارتا ہون یا رسول اللہ پس منع
کیا آنحضرت نے رکہنے نام اور کنیت اپنی کیسیے پہر بعضون نے کہا ہی کہ منع ہی
جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کے یعنے ایک شخص کا نام محمد رکہے اور کنیت ابو القاسم
تو یہہ درست نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ حضرت کے زمانہ مین تہا اب جائز ہی
مطلق اور مختار یہی ہی اور آیا ہی کہ عیسے کا نام ابو عیسے رکہا پس فرمایا آنحضرت نے
کہ عیسے کے باپ نہتہا پس مکروہ جانا اسکو اور اگر نام برا ہو تو مستحب ہی بدل ڈالنا اوسکا
ایک شخص کا عاصی نام تہا اوسکا عبد اللہ نام بدل ڈالا ف اسسے یہہ معلوم ہوا
کہ بعضے لوگ جو خطون مین عاصی یا آثم اپنی نام پر لکہتے ہین نہ چاہیئے لکہنا اسکا اسلیئے
کہ اظہار اپنے گناہ کا اچہا نہین لیکن ثابت ہوتی ہی گناہ کرنے پر اور اللہ تعالے کے آگے از راہ
عاجزی کے اظہار اپنے گناہ کا کرنا اور بات ہی کہ وہ عاجزی اور التجا ہی اور اسیطرح سالار بخش
یا نبی بخش یا عبد النبی یا مانند اسکے کسیکا نام ہو تو بدلکر اچہا نام رکہے ہو اور آیا ہی کہ

زبان کا

زینب کا پہلے برہ نام تہا یعنی نیکوکار پس حضرت نے بدل کر زینب نام رکہا اور منع فرمایا ہی حضرت نے ان ناموں کے رکہنے سے ہی برکت اور رحمت اور صلاح اور نافع اور رباح انکے اس لیئے کہ اگر کوئی شخص پوچہے کہ یہان برکت ہی اور اوسکے جواب مین کہا جاوے کہ یہان برکت نہین ہی تو یہہ اچہا نہین اور حمل گر کر جو بچہ پیدا ہوا ہو چاہیئے کہ نام رکہین اوسکا کہ روز قیامت کے وہ بہی اوٹہیگا ❊

ف یہہ حکم شاید اوس بچہ کا ہی کہ جسمین علامت حیات کی پائی جاوے مانند آواز کرنے یا ہاتہہ پانو ہلانے وغیر ذلک کے ۱۲ اور چاہیئے کہ لڑکے کے پیدا ہونے مین دو بکریان اور لڑکی کے پیدا ہونے مین ایک بکری ذبح کرے اور اسکو عقیقہ کہتے ہین اور عقیقہ کرنا سنت ہی اور اگر ایک ہی بکری پر اکتفا کرے بیٹے کے ہونے مین تو بہی جائز ہی اور ہڈی بکری کی عقیقہ مین توڑے نہین کہ سنت یون ہی ہی اور یہہ بہی سنت ہی کہ بالو کی قدر سونا یا چاندی تصدق کرے اور عقیقہ امام ابو حنیفہ کے مذہب مین سنت نہین وہ کہتے ہین کہ پہلے سنت تہا بعد اسکے منسوخ ہوا ❊

آداب طلاق

اور آداب طلاق کے یہہ ہین جان کہ طلاق مباح ہی لیکن مبغوض ترین مباحونکی ہی نزدیک خدا تعالی کے اور چاہیئے کہ اسمین قصد عورت کی ایذا کا ہوئے بغیر سبب شرعی کے کہ ایذا مومن کی حرام ہی پس چاہیئے کہ طلاق دینا وقت ضرورت کے ہو اور اسیلئے مکروہ ہی حالت حیض مین کیونکہ اوسمین وہم جاتا ہی اسکا کہ بسبب کراہت طبیعت کے دی ہو اور اگر بری ہوئے بیوی خاوند کے مان باپ کے نزدیک از راہ شرع کے تو چاہیئے کہ طلاق دے اوسکو منقول ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا میری ایک بیوی تہی مین چاہتا تہا اوسکو اور باپ میرے یعنی عمر رض مکروہ رکہتے تہے اوسکو اور حکم طلاق کا کرتے تہے پس مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا فرمایا طلاق دیدے ای ابن عمر اور اس سے معلوم ہوا کہ حق مان باپکا مقدم ہی اوپر رعایت خاطر عورت کے لیکن چاہیئے کہ غرض فاسد درمیان مین نہو یعنی بلا وجہ شرعی

بعض نہ رکہتے ہون مان باپ اور جائز ہی طلاق اوس عورت کی کہ خاوند کو راضی
نہ رکہتی ہو اور اوس عورت کی کہ کج خلق ہو اور اوسکی کہ اوسکے دین مین فساد ہو
اور اوسکی کہ ایذا دے خاوند کو اور چاہیئے کہ ایک طلاق دے کہ ابھی قدر کافی ہی
اور رجوع کرنا ہی اوسکیطرف اسمین آسان ہی اور تین طلاقین دینی نہایت بری ہین
اور برائی اوسکی اوسکی جزا سے ظاہر ہی یعنے پھر بغیر اور خاوند کیئے نکاح مین نہین آسکتی
اور حکمت اسمین کہ جزا اوسکی اور نکاح کرنا ہی یہہ ہی کہ تا کوئی پھر ایسی حرکت نکرے
اور چاہیئے کہ بیچ حالت نکاح اور طلاق کے بہید اور عیب عورت کا ظاہر نکرے کہ
اسمین وعدہ عذاب کا ہی اور اگر بی انصافی خاوند کیطرفسے ہو تو جائز ہی عورتکو
طلاق چاہے اور چاہیئے کہ بدل خلع زیادہ اوس چیز سے کہ مردنے اوسکو دیا ہی نہو کہ
یہہ تجارت ہی ستر پر **ف** خلع اوسکو کہتے ہین کہ عورت طلاق چاہے خاوند سے
عوض مال کے اور اوس مال کو بدل خلع کہتے ہین پس اگر مرد زیادتی کرتا تہا اسلیئے خلع
واقع ہوا تو مکروہ ہی مرد کو مال لینا یعنے اسصورتمین چاہیئے کہ کچھہ بہی نہ لے اور اگر
عورت کی نافرمانی سے خلع ہوا تو مکروہ ہی زیادہ لینا اوس مال سے کہ مہر مین دیا ہی
یہہ ملتقی الابحر مین لکہا ہی اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیئے **فصل پانچوین**
بیچ **حقوق خاوند کے بیوی پر** جان کہ نکاح ہی قسم بندگی سے ہی اور مرد مالک
عورت کا ہی پس لازم ہی عورت پر کہ بہر حال فرمانبرداری خاوند کی کرے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر حکم کرتا مین کسیکو کہ سجدہ کرے غیر خدا کو
تو حکم کرتا مین بیوی کو کہ سجدہ کرے مرد کو اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ جو عورت مرے اس
حال مین کہ خاوند اوسکا اوس سے راضی ہو داخل ہوگی بہشت مین آیا ہی کہ ایک مرد سفر کو
گیا تہا اور بیوی کو کوٹھی پر رکہہ گیا تہا اور کہہ گیا تہا کہ اوپر سے نیچے نہ اوترنا عورتکا باپ بیمار ہوا حضرت

Marfat.com

رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسنے عرض کیا کہ کیا فرماتے ہین آپ
اوترون یا نہ اوترون فرمایا کہ نہ اوتر کہ اطاعت خاوند کی لازم ہی پس مر گیا
عورت کا باپ اور دفن کیا گیا پس حضرت نے اوس عورت سے کہلا بھیجا
کہ بلا شبہ خدا تعالی نے بخشا تیرے باپ کو بواسطہ اطاعت کرنے تیرے کے خاوند کی
اور یہہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو عورت کہ پانچ وقت کی نماز پڑہے اور روزہ
ماہ رمضان کا رکہے اور اپنے ستر کو محفوظ رکہے بدکاری سے اور اطاعت خاوند کی
کرے داخل ہوگی بہشت مین پس اطاعت خاوند کو جملہ بنای مسلمانی عورت کیسے گا!
اور یہہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ روز معراج نظر کی مینے دیکہا کہ اکثر رہنے والی دوزخ کی
عورتین ہین پس کہا عورتون نے یہہ کیون ہی یا رسول اللہ فرمایا بسبب برا کہنے
کے خاوندونکو اور ناشکری کرنی نعمتون کی اور منقول ہی حضرت عائشہ رضی سے
کہ ایک عورت انحضرت پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ مین عورت ہون جوان چاہتی ہون کہ خاوند
کرون پس کیا ہی حق خاوند کا بیوی پر فرمایا کہ ہی حق خاوند کا بیوی پر یہہ ہی کہ اگر عورت
اور مرد اونٹ کی پیٹھہ پر ہون اور مرد چاہے کہ وہین اوس سے اپنا کام کرے تو انکار
نکرے عورت اور اور حق مرد کا بیوی پر یہہ ہی کہ خاوند کے گہر سے کسیکو کچہہ دیوے نہین
مگر برضا اوسکے اور اور حق یہہ ہی کہ روزہ نفل نرکہے مگر اوسکی رضا سے اور اگر رکہے گی بغیر
اوسکی مرضی کے تو قبول نہین ہوگا اور اور حق یہہ ہی کہ باہر نہ نکلے مگر باذن خاوند کے اور
اگر نکلے گی بدون اذن کے تو لعنت کرینگے اوسپر فرشتے پہر نیکے وقت تک اور سوائے انکے بہت
حدیثین آئین ہین خاوندونکے حقوق مین اور جو کہ ضروری حقوق خاوند سے دو حرین ہین ایک
یہہ کہ پردے مین پوشیدہ رہے اور پارسائی رکہے حدیث مین آیا ہی کہ نماز عورتکی صحن گہر مین
افضل ہی مسجد کی نماز سے اور نماز گہر کے کونہ مین بہتر ہی نماز صحن گہر سے اور اور حق یہہ ہی کہ طلب کرے سے سوی زیادہ

حاجت سی اور پرہیز کرے اوس کمائی خانہ کیسی کہ حرام کی ہو اسیطرح نہی عادت
اگلی زمانہ کی عورتون کی کہتے ہین کہ جب مرد گہر سی باہر آتا تو بیوی اور فرزند اوسکے
کہتی کہ دور رکہنا اپنی تئین کسب حرام سی کہ جو کچھہ ہم پہنچیگا حلال سی ہم اوسپر
صبر و قناعت کرینگی اور صبر نہین رکہتی ہم آگ دوزخ پر اور چاہئی کہ مان باپ
عورت کی پہلی نکاح کی اوسکو آداب خانہ داری اور خوش گذرانی کے سکہاوین کہ یہہ بہی
ایک حق ہی بیٹی کا مان باپ پر آیا ہی کہ ایک عورت نصیحت کرتی تہی اپنی بیٹی کو
وقت نکاح کی کہ ای بیٹی میری تو باہر جاتی ہی اپنی قدیمی گہر سی اور داخل ہوتی ہی
مرد بیگانہ پر اور جاتی ہی طرف ایسی مصاحب کے کہ ہرگز نہین دیکہا ہی تونی اوسکو
لازم کرنا اپنی پر اطاعت اوسکی اور رضا اوسکی اور رہنا تو اوسکی ہان مانند فرش
بچہی ہوئی کی یعنی عاجز و متواضع تا ہووی وہ غلام تیرا بہت نزدیک نہونا تو اوسکے
تا بعید نہووی وہ تجہسی یعنی بہت جمی رہنی سے نظر مین سبک ہو جاتی ہی اور بہت
دور بہی نرہنا اوس سے تا فراموش نکری تجکو اگر نزدیکی تیری چاہی نزدیک ہونا
اور اگر دوری چاہے دور رہنا ایسی بات نہ کہنا کہ اوسکی کانمین بری معلوم ہو
اور ایسی چیز نکرنا کہ اوسکی انکہہ مین بری دکہائی دی اور جو کچھہ کہ چاہی وہ کرنا اور
جیسا کہ چاہی ویسی ہی رہنا اگر یہہ کیا تونی چہٹکارا پایا تونے وگرنہ ہلاک و خراب ہوگی
اور یہہ نصیحت جامع ہی سب آداب کے تئین احتیاج درازگی کی نہین **باب تیسرا**
بیچ آداب یارانہ وغیرہ کی اور اس باب مین چار فصلین ہین **فصل پہلی** بیچ بیان محبت للہ
اور بغض للہ کی جان کہ الفت ثمرہ حسن خلق کا ہی اور نیک خلقی بہترین اعمال سی
ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یارسول اللہ
کیا چیز ہی بہتر اون چیزون مین سی کہ اللہ تعالی نے آدمی کو دین مین فرمایا

ف نصیحت بیوی بیٹی

نیک خلقی اور حدیث مین ایا ہی کہ جسکو اللہ تعالی نے صورت نیک اور سیرت نیک
دی ہی نہین کہا نیکی اوسکو آگ دوزخکی اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ بہت بہاری
عمل میزان اعمال مین نیک خلقی ہوگی ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ کو
فرمایا کہ لازم پکڑا ہی اوپر نیک خلقی کہا ابوہریرہ نے کیا چیز ہی نیک خلقی یا رسول اللہ
فرمایا کہ جو کوئی انقطاع کری تجہسی تو ملاپ کری اوس سے اور جو کوئی ظلم کری تجہپر
عفو کری تو اوس سے اور جو کوئی محروم کری تجکو دیوی تو اوسکو اور جب نیک خلقی
بہترین اعمال ہوئی تو ثمرہ اوسکا کہ محبت والفت ہی وہ بہی بہتر ہوئی سب
چیزون سی خصوصا وہ محبت والفت کہ بسبب دین وتقوی کی ہووی اور بیچ
فضیلت حب للہ کے حدیثین بہت آئی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہی کہ اللہ تعالی نے جس سے بہلائی کا ارادہ کیا ہی دیتا ہی اوسکو دوست اچہا کہ اگر
فراموش کرتا ہی یہہ خدا کو تو یاد دلا دیتا ہی وہ اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی خدا کو تو مدد
کرتا ہی اوسکی اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بہائی چارہ کرتا ہی کسیسی
للہ اوسکی تئین بہشت مین ایسا درجہ ملتا ہی کہ کسی عمل سے وہ درجہ پا نہین سکتا
اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ روز قیامت کی گرد عرش کے کرسیان رکہین ہونگی
اور اونپر کتنی ایک لوگ بیٹہی ہونگی کہ موہنہ اونکی مانند چودوین رات کی چاند کی
ہونگی اور لباس اونکی نورانی ہونگی اور اور سب لوگ خوف وہراس مین ہونگی اور اونکو
کسی چیز کا ڈر نہین ہوگا اور یہہ وہ لوگ ہونگی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی الا ان اولیاء اللہ لا خوف
علیہم ولا ہم یحزنون یعنی آگاہ ہو دوست اللہ کی نہین ڈر ہوگا اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی
صحابے پوچہا کہ کون لوگ ہین وی یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ دوستی رکہتی ہین آپسمین اللہ
کی لیئی اور بیٹہتی ہین آپسمین اللہ ہی لیئی اور آپسمین ملاقات کرتی ہین اللہ کی لیئی اور یہہ

Marfat.com

فرمایا ہی کہ سات طرح کے لوگ ہین کہ روز قیامت کے اونکو حق تعالی اپنے سایہ رحمت
مین رکھیگا اور اوس روز نہین سایہ ہوگا مگر سایہ اللہ کا ایک امام عادل ہی دوسرا
جوان صالح کہ ساتھہ صلاحیت کے نشو ونما پایا ہو اور تیسرا وہ کہ دل اوسکا مسجد ہی
مین لگا رہتا ہی اور چوتھی وہ کہ اللہ ہی کے لیئے دوستی رکھتا ہو اور پانچوین وہ کہ
رو رہا ہو یاد خدا پر اور چھٹے وہ کہ بلایا اوسکے تئین عورت صاحب جمال نے پس ڈرا وہ سے
اور پارسائی کی اور ساتوان وہ شخص کہ تصدق کرتا ہی ایسا پوشیدہ کہ داہنے ہاتھہ سے
دیتا ہی تو بائین ہاتھہ کو خبر نہین ہوتی صدقت یا رسول اللہ اور منقول ہی کہ حقتعالے
نے وحی بھیجی ایک پیغمبر کو کہ زہد تیرا دنیا مین واسطے راحت تیری کے ہی اور انقطاع تیرا اسباب سے
اور رجوع کرنا میری طرف واسطے عزت تیری کے ہی ولیکن خاص میرے لیئے یہہ ہی کہ دشمن رکھے
تو میرے دشمنونکو اور دوست رکھے میرے دوستونکو یعنے یہہ بات خاص اللہ ہی کی
محبت مین حاصل ہوتی ہی اسمین اپنے حظ نفس کو دخل نہین ہوتا اور حدیث مین آیا ہی کہ
دعا کی حضرت نے خداوندا مت رکھہ فاسق کا مجھپر احسان اور نہ محبت دے مجھکو اوسکی
اور آیا ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اگر تو عبادت
کرے مجھکو برابر عبادت آسمان و زمین والونکے اور حب للہ اور بغض للہ نرکھے تو وہ عبادت
کچھہ کام نہین آنیکی ہرف ف یعنے اللہ کی خوشی کے لیئے اچھے لوگونسے محبت رکھے اور
برونسے بغض و دشمنی پس جب یہہ بات جسمین ہوگی اوسسے سب کچھہ ہوسکیگا اسلیئے اوسکو
ایسا فرمایا کیونکہ اچھے کی محبت ہوگی تو اونکی پیروی کریگا اور برونسے بغض ہوگا تو بری
باتونسے بھی بچیگا اور جہاد بھی کریگا اور یہی ہوگا خصلت منافقونسے جدا اور حدیث مین
آیا ہی کہ حقتعالے نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہی کہ آدھا آگ کا ہی اور آدھا برف کا
دعا اوسکی یہہ ہی کہ یا الہی جیسا کہ پیوند دیا تونے اپنی قدرت

Marfat.com

سے درمیان آگ و برف کے ایسیہی پیوند دی ساتھہ رحمت الہی کے اپنے
بندون صالحین کے دلونمین اور حدیث مین اور اقوال صحابہ کے بیچ فضیلت حب للّٰہ
کی بہت آئی ہی اور حب للّٰہ یہہ ہی کہ محبت تیری کیسے بسبب دین اور تقوی کے ہو
اور بسبب اسکے کہ وہ مدد کریگا دین کی باتونمین اور محبت تیری اوس سے وسیلہ آخرۃ
کا ہو نہ منحصر دنیاہی مین پس اگر محبت شاگرد کی اوستاد سے اس سبب سے ہی کہ
اوسکے علم سے حاصل کرونگا فائدہ دنیا کا تو حب للّٰہ نہین ہی اور محبت تیری
اپنے احسان کرنیوالے سے کہ حاجت ضروری اوس سے نکلتی ہی اور مددگار
عبادت پر اور فراغ دلی ہی محبت للّٰہ ہوگی بلکہ محبت تیری اوس ہوی سے کہ
ہونا اوسکا سبب فراغ خاطر اور محافظت اور حضور عبادت کا ہی و اصطفا
کے ہی اور اکمر تبہ اور حب للّٰہ کا یہہ ہی کہ منظور اوسمین وسیلہ نہین ہی نہ دنیا اور نہ
آخرت اور یہہ اعلی مرتبہ ہی کہ ممکن نہین ہی دعوی اوسکا ہر کسیکو اور اسیطرح بغض
یہہ ہی کہ دشمنی تیری کیسے ہو بسبب گناہ اور مخالفت کرنے اوسکیکے امر حق مین
اور تفاوت مراتب گناہ کے یعنے بغض کافر و مشرک سے اشد ہو اور اسیطرح بدعتی
سے کہ جو لوگونکو بدعت کیطرف بلاتا ہی اور باعث ہوتا ہی پس چاہیئے کہ اوسکو
سلام نکرے اور اوسکی تعظیم نکرے اور جواب سلام کا نہ دے اور منکر اور مخالف اوسکا
ہو وے اور اوس سے نرمی اور سستی نکرے اور طریقہ زجر و توبیخ کا چھوڑے لیکن بعضی جاہل
اور وہ بدعتی کہ سبب لوگونکی گمراہی کا نہین ہی پس طریقہ اوسکا یہہ ہی کہ ساتھہ نرمی
کے اوس سے پیش آوے تو شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے اور ترک ملاقات نکرے اوس سے اور
اور گنہگار کہ تارک واجب کا ہی یا مرتکب افعال حرام کا اوسکو اگر عین گناہ کے وقت مین دیکھے تو
منع کرے کہ منع کرنا بری چیز سے واجب ہی بحسب تفاوت مراتب اوسکے اور اگر گناہ کر چکا ہی تو اوسکے

Marfat.com

لئی صورتین ہین کہ اگر عادت نہین پکڑی ہی گناہ کی اور توبہ کر ڈالی تو خیر اچھا ہوا
اور اگر عادت پکڑی اور اصرار کیا گناہ پر تو نصیحت کری اگر جانی کہ نفع کریگے
اوسکو نصیحت اور اگر جانی کہ نصیحت نہین نفع کرینگی اور زجر و شدت نفع کریگی تو وہ
بھی کرے والا اعراض کری اور جو چیز کہ باعث اور مدد کرنیوالی ہی اوسکی گناہ مین وہ
نہ دی یعنی مثلا فرش وغیرہ ناچکی محفل اور تعزیہ داری وغیرہما کی لیئی دینا ممد و باعث
ہی اُنکی گناہ کا نہ دینا چاہیئی اور جو کچھہ کہ مدد کرنیوالا نہین ہی گناہ مین یعنی مثلا کپڑہ
وغیرہ دیدینا یا روٹی کہلا دینی اگر بسبب اسلام اوسکیکے دیوے تو مضایقہ نہین اور
اگر خیانت اوسکی خاص تیری حق مین ہو تو اولی یہہ ہی کہ عفو کری تو کہ یہہ مرتبہ
صدیقونکا ہی اور یہہ بیچ ابتداء یارانہ اور بہائی چارگی ہے اور اگر حق یارانہ پہلی کا
ہو اور بعد اوسکی گناہ کرے تو اوسمین دو طریق ہین مذہب بعضونکا عفو اور پردہ پوشی
ہی اور طریق بعضونکا انقطاع اور ترک ملاقات ہی او ہر ایک انیتون پر ہی
یعنی فریق اول کو نیت یہہ ہوتی ہی کہ ملتی رہین گی تو اوسکو سمجہا دینگی اور فریق
ثانی کی نیت مین یہہ ہی کہ وہ لایق ملاقات کی نرہا کہ مخالف محبوب کا مخالف اپنا
ہی امام احمد حنبل نے ترک کیا یارانہ یحی بن معین کا اتنی ہی بات پر کہ کہا انہون نے
کہ مین سوال نہین کرتا ہون کسی سے لیکن اگر بادشاہ بطریق تحفہ کے کچھہ بہیجی تو قبول
کرونگا مین اور ایسی ہی ترک کیا یارانہ حارث محاسبی کا بسبب تصنیف کرنی اونکیکی
رد معتزلہ کو اور کہا کہ کیا نہین ہے کہ تو اول اونکی شبہ لکہتا ہی بعد اوسکی اونکو رد کرتا
ہی اور ایسی ہی ایک اپنے یار سی ترک ملاقات کی بسبب تاویل کرنی اونکیکے اس آیۃ مین ع اِنَّ
اللہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ف لفظی ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا
آدم کو اپنی صورت پر اور مراد صورت سی یہان صفت ہی یعنی اپنی صفت پر پیدا کیا

پس امام احمد کو تاویل اوسکی ناگوار گذری وہ کہتی تہی کہ معنی اسکی لفظکی کہو اور حوالہ جانے
مراد کا اللہ تعالی پر کرو اور یہہ امر ہی کہ مختلف ہوتی ہے نیت اسمین بعضون کو
مقصود شدت اور انکار سی یہہ ہوتا ہی کہ سبب گمراہی عوام کا نہو اور بعضونکو بسبب
نہایت دوستی کی کہنی والی سے شدت و انکار ہوتا ہی اور بعضونکو خوف ہوتا ہی
اسکا کہ مبادا ضرر کری صحبت اوسکی اور بعضونکی نظر پڑتی ہی اوپر خلق کی اور عاجز
ہونی اونکیکی بیچ دست قدرت خدا ہی کی اور دبدبہ جباری اللہ تعالی کے اس سبب سے
وہ غصہ ہوتی ہین کہ یہہ عاجز ہوکر ایسی مالک جبار کی نافرمانی کرتے ہین اور یہہ نظر انکو
کبہی بسبب تساہل اور مداہنت کی بہی ہوتی ہی کہ بعضی لوگ یہہ سمجہتی ہین کہ یہہ بیچارے
عاجز ہین اور اللہ مالک رحیم وہ اپنی رحم ہی کریگا یہہ سمجہکر وہ سستی کرتے ہین بری
بات کی منع کرنیمین پس یہہ اچہا نہین لیکن یہہ ایک امر ہی کہ اوسمین تحقیق و ثابت
کرنا شرط ہی اور تکلیف تقلید اسمین خارج ہی دایرہ شرع سی یعنی فقط دیکہا دیکہی
کسی کی کہ وہ لوگون پر بری بات سی غصہ کرتا ہی مین بہی کرون یہہ نہ چاہیئی بلکہ ثابت
کری اس باتکو اور نیت خالص اسمین رکہی بی تکلف و بی تقلید اور کسوٹی اسکی یہہ
ہی کہ اگر کوئی شخص قصور کرے بیچ حق خاص اپنی اوسکو معذور رکہی اور بدلہ لینا نچاہی
وہ مقبول ہی نہ وہ کہ بیچ محافظت حقوق اپنی کی کوئی دقیقہ نچہوڑی اور بیچ حقوق
شرع کی اور حق غیر کی حقیقت کو ساتہہ تقلید کی بہانہ لاوی یعنی حقوق شرع یا اور کسی کے
حق تلف کرتا ہی شرارت سی اور بہانہ تقلید کا کرتا ہی کہ مینی فلانیکی دیکہا دیکہی کیا ہی
قسم ہی کہ یہہ فریب شیطانی ہی اور اکثر باعث کا اوپر مداہنت اور تساہل کے بیچ امر
معروف و نہی منکر کے ہی رعایت دلونکی اور نہ ہونی وحشت اونکی کی ہی یہہ بہی فریب شیطانی
سے ہے اگر قادر نہو اوپر تغییر اور تعزیر کی تو طریقہ اعراض اور انکار کا یعنی بری جاننی کا چہوڑی اور جانے کہ جو کچہہ کہا

گیا بطریق اجمال کے ظاہر ہوا اوس سے یہہ کہ اولے درجہ اظہار بغض مین ترک اور اعراض
اور قطع کرنا نرمی اور مدد کا ہی لیکن جاننا چاہیئے کہ یہہ ایسا امر نہین ہی کہ در حملہ
ظاہر عمل کے داخل ہو تحت تکلیف کے اور حکم کیا جاوے ساتہہ وجوب ہونے اوسکے سب
لوگون پر مثل اور واجبات کی اسلیئے کہ شراب خوار اور مرتکب بدکاری کے بیچ زمانہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ کے بہی تہے لیکن اونکو بالکل چہوڑ ندیتے تہے بلکہ
حال اونکا متفاوت تہا کہ بعضون پر تشدد کرتے تہے اور بعضوسے اظہار بغض و عداوت
اور بعضونسے اصلا تعرض بہی نکرتے تہے اور بعضون پر رحمت و شفقت سے نظر کرتے تہے
اور دوری نہین کرتے تہے اُنسے پس یہہ دقیقے دین کے ہین کہ مختلف ہین اونمین احوال
سالکان طریقت کے اور عمل ہر ایک کا اوسمین موافق حال اور وقت اوسکے ہی
یعنے جن پر قدرت رکہتے اونپر تشدد کرتے اور اگر قدرت نرکہتے اونسے بغض و عداوت ظاہر
کرتے اور جنسے خوف و ضرر ہوتا اونکیطرف دہیان ہی نکرتے اور جو کہ غریب ہوتے اور توقع
اُنکے اسلام کی ہوتی اونپر رحم و شفقت کرتے اور نہایت کار اوسمین کراہیت اور
استحباب ہی مانند تمام فضایل اعمال کے نہ حرمت و وجوب یعنے ترک اونسے بغض و
غیرہ نرکہنا مکروہ ہی نہ حرام اور رکہنا بغض وغیرہ کا انسے مستحب ہی نہ واجب اور
بیچ حق ایسے امور کے واقع ہی اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنے ثمرہ اور جزا اعمال موقوف
نیت پر ہی اسلیئے کہ کبہی ہوتا ہی کہ بیچ نظر رحمت کرنیکے اور نرمی کرنیکے طریقہ
تواضع اور خلق کا رعایت کیا جاتا ہی اور بیچ تنبیہ اور اعراض کرنیکے سنتو تکبر
سختی کا لحاظ کیا جاتا ہی اور حاکم و مفتی ان امور مین دل ہی پس طالب صادق کو
چاہیئے کہ ہر چیز مین کہ موافق صیعت اور خواہش نفسانیکے ہو خلاف اوسکی کرے اسلیئے کہ حسیکو
بیچ اعراض اور انکے مقصود سختی اور عجب اور اظہار صلاح کا ہو اسپہ مقصود ہی کہ نرمی اور رحم مین بہی مرا

Marfat.com

اور دل جوئی ہو واسطے پہنچنے کے ایک غرض کو غرضوں دنیا سے کہ مال ہی اور
جاہ اور شہرت ساتھ حلم و تواضع کے اور قصد اجتماع لوگونکا اور تعریف کرنے
اونکیکا اور مانند اونکیکے مخفی نہین ہی یہہ اوس کسی پر کہ تلاش کرنیوالا احوال کی
اپنے کا ہو اور حکایتین مشایخ کی بیچ زجر اور اعراض اور نرمی اور عفو کے بہت
ہین اور اختلاف اعمال اونکا بحسب اختلاف احوال کے ہی یعنے کوئی زجر کرتا تہا
اور کوئی نکرتا تہا پس یہہ بحسب اختلاف حالتون کے تہا جیسا کہ بیان مفصل اسکا
اوپر ہو چکا ہی **فصل دوسری بیچ بیان اون صفتونکی کہ شرط ہین**
بیچ اختیار کرنے صحبت کے جان کہ اکثر یون ہی کہ کرنا یارانہ کا واسطے
کسی غرض اور فائدہ کے ہوتا ہی اگرچہ یہہ ہی متصور ہی کہ بسبب نری اتفاق
اور موافقت طبیعت اور جنسیت کے ہو اور چونکہ اس قسم مین اختیار کو دخل نہین
ہی جگہ ثواب یا سبب عذاب کی نہین ہوینگی پس اکثر یہہ ہی کہ یارانہ واسطے فائدہ کے
ہو اور فائدہ منحصر ہی بیچ دینی اور دنیاوی کے مراد دنیاوی سے یہہ ہی کہ موقوف
ہو اوپر زندگانی دنیا کے اور ممد ہو اوپر حاصل ہونے فائدہ آخرت کے مانند جمع کرنے
مال کے اور حاصل کرنے جاہ کے یا نری کثرت حاصل کرنیکے ساتھ دیکھنے کے اور ہمسایگی کے
اور مناسب بحال عقل کے یہہ ہی کہ غرض اوسکے یارانہ سے یہہ نہو پس چاہیئے کہ غرض
یارانہ سے محض حاصل کرنا فائدہ دین کا ہو مانند حاصل کرنے علم و عمل کے اور مانند
حاصل کرنے اسقدر مال کے کہ کفایت کرے واسطے معیشت کے اور حاصل
ہووے بسبب اوسکے فراغ خاطر اور جاتی رہی تشویش دل اور مانند مدد چاہنے کے
بیچ احوال اور مصیبتونکے کہ باعث فتور اوقات اور قصور عبادتونکے ہین اور مانند خلاص
ہونیکے کثرت مال سے اور قید جاہ سے کہ باعث تشویش خاطر ہی اور مانند برکت حاصل کرنیکے ساتھ

Marfat.com

نری دعا کی کہ سبب حصول مقاصد اور مطالب کے ہی اور مانند انتظار شفاعت کے قیامت مین منقول ہی بعضی اگلون بزرگون سی کہ بہت پیدا کرو تم بہائی مسلمان جہانتک کہ ہو سکی بہتی اسلیئی کہ ہر مومن کو اپنی بہائی سی امید شفاعت ہی کہ جب بخشا جاویگا بندہ شفاعت کریگا اپنی بہائی مسلمان کے امیر المومنین حضرت علے کرم اللہ وجہہ نی فرمایا کہ لازم پکڑو تم اپنی پر بہائی مقرر کرنا کہ بہائی کام آتی ہین دنیا اور آخرت مین کیا نہین جانتا ہی تو حال اہل دوزخ کا کہ کہینگے فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ یعنی نہین ہی ہمارے لیئی کوئی شفاعت کرنیوالا اور نہ یار غمخوار اور جب معلوم ہوا کہ فائدی یارانہ کی یہہ ہین تو ضرور ہوا کہ لایق یارانہ کی وہ ہوگا کہ صحبت اوسکی سبب حاصل ہونی ان فائدونکی ہو اور پہچاننا اسکا وقت تجربہ کی اور دیکہنی حال کے ظاہر ہوتا ہی لیکن کلام مجمل بیچ شرایط یارانہ کی یہہ ہی کہ یار عاقل ہو کہ احمق کی صحبت مین بہلائی نہین ہوتی اور آخر کو نوبت انقطاع اور پریشانی کی پہنچتی ہی اور نفع اوسکا ضرر ہے اور دوستی اوسکی دشمنی ہے اور اسی سبب سے کہا ہی بزرگون نی کہ دشمن دانا بہتر ہی دوست نادان سی **بیت** دشمن دانا کہ بی جان بود + بہتر ازان دوست کہ نادان بود + سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نی کہا ہی کہ نظر کرنی احمق کے موہنہ پر بڑا گناہ ہی کہ لکہا جاتا ہی نامۂ اعمال مین اور بعضون نی کہا ہی کہ انقطاع کرنا احمق سے وصل کرنا ہی ساتہہ خدا کی اور مراد عاقل سے وہ ہی کہ سمجہی اشیا کو موافق اونکی مقصود کی کہ مقصود اسی کیا ہی اور اوسی کہا ہے اور معلوم کری حقیقتین طاعات کی اور دقیقہ گناہونکی اور مراد ساتہہ عقل کے جہان کہین کہ تعریف کی ہی یہی ہی حدیث مین آیا ہی کہ کوئی مخلوق عقل سے زیادہ شریف نہین ہی خدا کے نزدیک ایک بار پروردگار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کے تعریف کی لوگون نے اور
مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین فرمایا کہ عقل اوسکی کیسی ہے عرض کیا لوگون نے
کہ یا رسول اللہ ہم تعریف کرتی ہین اوسکی کوشش کرنے کی عبادت مین
اور بہلائیون مین اور آپ اوسکی عقل کا حال پوچہتی ہین فرمایا کہ احمق بسبب
حماقت اپنی کی کرتا ہی وہ گناہ کہ زیادہ ہوتا ہے گناہ فاسق سے او تفاوت
درجون عبادت کی قیامت کو موافق درجون عقلون کی ہونگے + منقول
ہی حضرت امیر المومنین عمر رض سی کہ فرمایا مرد کے تئین کوئی چیز بہتر عقل سے
نہین ہی کہ بتاتی ہی آدمی کو راہ سیدہی اور باز رکہتی ہے اوسکو تمام گمراہیون
سی بلاشبہ کامل نہین ہوتا ہی ایمان آدمی کا اور مستقیم نہین ہوتا ہی دین
اوسکا مگر ساتہہ کمال عقل کے منقول ہی ام المومنین حضرت عائشہ رض سی
کہ پوچہا انہون نے آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ کس چیز سی فضیلت ہوتی ہی مرد کے
تئین دنیا مین فرمایا کہ ساتہہ عقل کے پہر پوچہا عائشہ رض نی کہ آخرت مین
کس چیز سے فضیلت ہووے گی فرمایا عقل سے کہا عائشہ نے کیا نہین ہے
فضیلت ساتہہ اعمال کے فرمایا ای عائشہ کوئی عمل نہین ہوتا ہی مگر بقدر عقل کے
کہ جو عقل بہت رکہتا ہی عمل بہی بہت کرتا ہی اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے
عقل کی فضیلت مین بیشمار آئی ہین اور جملہ شرائط یارانہ سی یہہ بہی ہے کہ یار
خوش خلق ہو کہ اکثر عاقل ہوتی ہین کہ اپنی عقل سے ماہیت امور کی معلوم کرتی ہین
لیکن بسبب غضب اور شہوت اور بخل ور مانند انکے متابعت خواہش نفسانی کی کرتی
ہین او بخلاف معلوم اپنی کے عمل مین لاتی ہین بس شرط حسن خلق تمام کرنیوالی شرط
عقل کے ہی اور دونو شرطین حقیقت مین ایک ہین اور مقصود یہہ ہی کہ عاقل ہووے عمل کرنیوالا

مقتضای عقل پر اور اگر اکتفا اوسی شرط پہلی پر کرے تو بہی روا ہی اور از شرایط
یارانہ سے یہہ ہی کہ نہو یار فاسق کہ مصر ہو فسق و فجور پر اور فسق عادت اوسکی نہو اور صحبت
فاسق سے توقع نفع کی نرکہنی چاہیئے کیونکہ جو کوئی خدا تعالی کے حقوق فوت ہونیسے
نہین ڈرتا تیرے حق سے کیا غم رکہیگا اور فسق منافی کمال عقل کے ہی اور بعضے فاسقون سے
اگرچہ کبہی نفع سرزد ہوتا ہی جیسے کہ سخاوت شراب خوار سے ولیکن ہوتا ضرر کا
اوس سے زیادہ ہی بہ نسبت نفع کے اور ثابت نہین رہتا ہی نفع اوسکا اور کبہی
ہوتا ہی کہ زر دیتا ہی اور کبہی سر کاٹتا ہی اور جملہ شرایط یارانہ سے یہہ بہی ہی کہ
یار بدعتی نہو کہ اوسکی صحبت مین خوف سرایت کرنے بدعت کا اور تجاوز کرنے
برائی اوسکی کا ہی نعوذ باللہ من ذلک راہ حق یہہ ہی کہ بدعتی سے انقطاع
کرے اور اوس سے یارانہ نکرے اور نہ مباحثہ کرے اگر جانے کہ نفع نہین کرنیکا مباحثہ
اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہی اور جملہ شرایط یارانہ سے یہہ ہی کہ یار حریص دنیا کا نہو ورنہ تو بہی
حریص ہوجاویگا کہ حریص دنیا دیوانہ ہی حقیقت مین اور عاقل ہی ظاہر مین اور یہہ
درد ہی بیدوا کیا دوا ہو اوسکی حسن صورت مین کہ عالم گرفتار ہوں ہمین لیکن علماء
حقیقی کہ چلنے والے ہین راہ آخرت کے اور مقصود اونکو علم سے عمل ہی وہ البتہ
پاک ہوتے ہین اس بلا سے اور دوا نفع دینے والی اس بیماری حرص کی مجالست ہی ایسے
لوگ ہین لایق صحبت کے اگر خدا تعالی نصیب کرے والا مطالعہ کرنا اونکی کتابون
ہی کا خوب ہی کہ البتہ اوسکو بیچ توڑنے شورش نفس کے تاثیر ہی یقینی اور اولی جاننا
اسمین یہہ ہی کہ خلاصی ہوتی ہی جہل مرکب سے اور اس زمانہ مین جو فایدہ کہ طالب
صادق کو اون بزرگونکی کتابون سے ہوتا ہی ہمنشینی شیوخ زمانہ ہمارے سے میسر نہین ہوتا
اور حاصل یہہ کہ صحبت بد اخلاق لوگون سے احتراز کرے کہ سلامتی اسمین ہی اور بہتر

Marfat.com

تضییع اوقات نکرے کہ عمر نفیس ہے اور اکثر ضرر آدمی کا بسبب صحبت بد کے ہی
اور آخرۃ مین ثمرہ اوسکا سوا ندامت کے نہین ہی سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے
کہاہی پرہیز کر تین شخصونکی صحبت سے ظالمان غافل اور عالمان بیعمل اور
صوفیان جاہل سے **فصل تیسری بیچ حقوق بہائی چارہ کے** اور ادا
کے جان کہ بہائی چارہ ایک رابطہ ہی کہ حاصل ہوا ہی اتفاق سے مانند
عقد نکاح کے پس ضرور ہی اوسمین رعایت کرنی حقوق کی تا وہ باقی رہے
اور جملہ حقوق بہائی چارہ سے یہہ ہی کہ اوسکے لیئے تیرے مال مین کچھہ حصہ
ہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حال دو بہائیونکا مانند
حال دو ہاتہونکے ہی کہ دہوتا ہی ایکدوسرےکو غرض یہہ ہی کہ ہر ایک مددگار دوسرے کا
ہو اور آپسمین شریک منافع مین اور نفع پہنچانا ساتھہ مال کے تین مرتبہ پر ہی
ایک یہہ کہ جسکو دیتا ہی وہ بمنزلہ خادم اور غلام تیرے کے ہووے کہ جو کچھہ زیادہ تیری حاجت سے
ہو اوسکو دیکر مدد کرے اور یہہ کمترین مرتبے کا ہی اگر یہہ بہی نہو تو بہائی چارہ ہی نہین
اور چاہیئے کہ اس مرتبہ مین انتظار سوال کا نکرے کہ یہہ نہایت تقصیر ہی حاصل یہہ کہ جو کچھہ
اپنی حاجت سے زاید ہو بہائی مسلمان کو دیکر مدد اوسکی کرے اور انتظار اوسکے
مانگنے کا نکرے اور مرتبہ دوسرا یہہ ہی کہ اوسکو شریک اپنا کرے تو اور مانند اپنے جان کے
اور مال کو آدہون آدہ بانٹ دیوے آپسمین اور یہہ مرتبہ اوسط درجہ کا ہی اور
اعلی مرتبہ یہہ ہی کہ شیوہ ایثار کا اختیار کرے یعنے اوسکی حاجت کو مقدم
رکہے اپنی حاجت پر اور یہہ رتبہ صدیقونکا ہی جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے واسطے درست کرنے سامان لشکر جہاد کے صحابہ دولتمند سے مال طلب کیا تو
سب صحابہ آدہا آدہا مال لے آئے اور آدہا آدہا اپنے گہر والونکے لیئے چہوڑ آئے اور امیر المومنین

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق اکبر سارا مال لے آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کیا
چھوڑ آیا تو ای صدیق اپنی اہل وعیال کے لیئی عرض کیا صدیق نی کہ اللہ اور رسول کو
یکفینی یعنی اللہ اور رسول اوسکا بس ہے پس حضرت نی اور صحابہ کو فرمایا کہ فرق تم مین
اور ابوبکر مین ایسا ہی ہی کہ جیسا اسکی فعل مین اور تمہاری فعل مین اور اسی مرتبہ
مین داخل ہی ایثار ساتھہ نفس کے یعنی اور کی جانکو عزیز رکہی اپنی جان سی چنانچہ
منقول ہی کہ ایک خلیفہ نی واسطی قتل کرنی ایک جماعت صوفیہ کے حکم کیا اور
اونمین شیخ ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ بہی تہی جلاد نی چاہا کہ تلوار چلاوے
شیخ ابو الحسن آگے آئی اور کہا کہ اول مجکو مار کہ مین دوست رکہتا ہون کہ ایثار کرون
یعنی ترجیح دون اپنی بہائیونکو ساتھہ زندہ رہنی کے جب یہہ خبر خلیفہ کو پہنچی
تو سبہون کو چھوڑ دیا اور لکہا ہی اگلی بزرگون نے کہ جب کوئی یار کہی کہ اپنی
مال مین سی کچھہ مجکو دے اور وہ مال والا پوچھی کہ کتنا مال چاہتا ہی تو وہ لایق
دوستی کی نہین یعنی چاہیئی تہا کہ سب مال آگی لے آتا اور آیا ہی کہ ایک اگلے بزرگون
مین سی ایک یار کی پاس آیا اور کہا کہ چار ہزار درہم کی احتیاج رکہتا ہون مین دیتو اوسنی
کہا کہ اسمین سے آدہی لیجا وہ پہرا اور کہا کہ دنیا کو اختیار کیا تو نے خدا پر تو لایق دوستی
کی نہین اور آیا ہی کہ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کہ ولی اللہ تہی اوپر ایک مکان
بہائی مسلمان کے آئی اوسکو نپایا پس صندوق اوسکا طلب کیا اور جو کچھہ حاجت
رکہتی تہی نکالا جب وہ شخص آیا تو ایک خادم نی اوسکے اس واقعہ کی خبر دی
اوسنی کہا اگر سچ کہتا ہی تو تو میری تئین واسطی خدا تعالی کے آزاد کیا مین کہ
مجکو ساتھہ ایسی خبر خوش کے شاد کیا تو نے اور ایک شخص ابو ہریرہ کی
پاس آیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تمسی بہائی چارہ کرون واسطی خدا کی

کہا ابوہریرہ نے کہ نہین کر سکیگا تو کہ حقوق برادری کے مشکل ہین کہا اوس
شخص نے کہ کیا ہین وہ کہو تا جانون کہا ابوہریرہ نے کہ کوئی چیز تیرے
نزدیک دنیامین دوست زیادہ تجھسی نہو پس کہا اوس شخص نے کہ واللہ مین
ابھی اس مرتبہ کو نہین پہنچا ہون اور خرچ کرنا چاہتا ہون پر بہتر ہی تصدق کرنی سی
فقیرون پر امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اگر مین بیس درہم
دون اپنی یار دینی کو تو بہتر ہی اس سے کہ تصدق کرون مین سو درہم فقیرون کو
اور یہہ بھی فرمایا کہ اگر مین کہانا لاؤن کہ جمع ہون اوسپر یار میری تو بہتر ہی اس سے
کہ آزاد کرون مین بردہ کو اور سب سیروانیتار مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ہین
اسلیئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایثار کرتے تھی یعنی ترجیح دیتی تھی اپنی صحابہ
کو سب چیزون مین اپنی پر اور جملہ حقوق یارانہ سی یہہ ہی کہ جیسی کہ غمخواری اوسکے
ساتھہ مال کے کرتا ہی مدد اوسکی جان سی بھی وجہب جانی اور بیچ حاجتون اوسکے
کی پہلی سوال کی مستعد ہو اور اسمین بھی تین مرتبہ ہین اعلی اور اوسط اور ادنی
لکھا ہی علمانی کہ جب پیش کی تونی حاجت اپنی کسی یار کی آگے اور سستی کی اوسنی بیچ
حاجت روائی مین تو کہہ اوسپر چار تکبیرین اور گن اوسکو مردون مین اور حدیث
مین آیا ہی کہ حق تعالی کے لیئی ظروف ہین روی زمین پر اور وہ دل ہین اور بہترین
ظرفونکا وہ ظرف ہے کہ صاف زیادہ اور سخت زیادہ اور نرم زیادہ ہو یعنی صاف ہو
گناہون سے اور سخت ہو دین مین اور نرم ہو بہائی مسلمانون پر اور قرآن مجید مین
اللہ تعالی نی بیچ وصف اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا ہی رحماء
بینہم یعنی اصحاب حضرت کی رحیم تھے کہ آپسمین محبت الفت رکھتے
تھی اور رحم کرتی تھی اور یہہ جامع ہی غمخواری کے سب قسمونکو یعنی رحم ہوگا

Marfat.com

تو سب حق اوس سے ادا ہونگے اور نہین تو نہین اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ
بہی ہی کہ ساکت ہووے یار کے عیبون سے حاضر و غایب مین بلکہ تغافل اور تجاہل
کرے اور رد و کد نکرے اوس چیز مین کہ کہے اور کرے یار اور اگر اوسکو راہ مین
دیکہے یا کسی کام مین پاوے تو نپوچہے کہ کہان تہا تو اور کیا کرتا تہا تو شاید کہ
وہ ایسی جگہہ گیا ہو یا ایسے کام مین ہووے کہ اوسکے ظاہر کرنیسے حجاب
کرتا ہو بسبب اوسکے دو زخمین نپڑے یعنے جہوٹہہ بول کر اور اوس بات کو کہ
ساتہہ اوسکے مخصوص کیا ہی کسی اور سے نکہے اور بہید اوسکے ظاہر نکرے اگرچہ
بعد انقطاع و جدائی کے ہو کہ یہہ علامت بد باطنی کی ہی اور ظاہر کرنا
عیب دوستون اور اہل و اولاد اوسکی سے کہ جسمین ایذا اوسکو ہو دور
رہے کہ حضرت رسالتپناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیب کسیکا اوسکے مونہہ پر نہین کہا
آیا ہی کہ ایکشخص زعفرانی کپڑے پہنے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو
آیا بعد اوسکے جانیکے فرمایا کہ اسکے تئین کہہ دینا کہ اگر یہہ رنگ کپڑے سے دور کرے تو
بہتر ہی اور اگر کسیسے عیب یار کا سنا ہووے تو اوسکی مونہہ پر اگر نہ کہے کہ
حقیقت لیکن آپ عیب کرتا ہی اوسکو اور یہہ روش اکثر اہل حسد و نفاق کی ہی اور
اگر کسیسے تعریف اوسکی سنے تو اوس سے کہدے کہ چہپانا اوسکا قبیلہ حسد کیسے
ہی اور اوسکی تعریف مین زیادتی نکرے خصوصاً جب کہ مبالغہ مشابہ جہوٹ کے
ہو یا موجب عجب یا تکبر اوسکا ہو حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ اوسکو ناگوار ہو اوس سے
خاموش رہے مگر اوس چیزمین کہ متعلق ساتہہ امر معروف اور نہی منکر کے ہو اور
سکوت کرنیمین اوس سے اجازت نہو کہ سکوت یہان مضر ہی اوسکو اور کراہت اوسکی
حقیقت مین احسان ہی اوسکے حق مین اگرچہ ظاہر مین بری معلوم ہو اور امر و نہی مین بہی

Marfat.com

طریقہ حلم و مہربانی کا جاری کہی اور طریقہ ہیچ باز رکہنے نفس کے خطا کرنے اور عیب کرنے کا یہ
کیسے یہہ ہی کہ اپنی مین نگاہ کرے کہ کچہہ عیب یا نقصان پاتا ہی یا نہین پایا تو محال
ہی حضرت یوسف علیہ السلام کا قول اللہ تعالیٰ نقل فرماتا ہی وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ
النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ یعنے پاک نہین کرتا ہون مین اپنے نفس کو یعنے نہین کہتا ہون مین
کہ نفس میرا میل کرنیسے طرف آرزو ونکے پاک ہی تحقیق نفس البتہ حکم کرنیوالا ہی برائی کا
پس جبکہ تو نہ پاک ہوا عیب و نقصان سے تو معذور رکہہ اپنے بہائی مسلمانکو اور خیال
کر کہ جیسا کہ تو بیچ دفع کرنے اس خصلت کے عاجز ہی وہ بہی عاجز ہی اور جیسے کہ تو
خدا تعالیٰ کے حقوق بین تقصیر کرتا رہتا ہی اگر وہ تیری حقمین قصور کرے تو کیا
ہوا اور ڈہانکنا برائی کا صفات خداوندیسی ہی اسلیئے دعا مین واقع ہوا ہی
یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یعنے ای وہ ذات پاک کہ ظاہر کیا خوبی کو
اور چہپایا برائی کو اور منجملہ ظاہر کرنے خوبی کیسے اور چہپانے برائی کیسے یہہ ہی
کہ حضرت خداوند سبحانہ و تعالیٰ نے صورت ظاہر تیری کو ایسا خوب رو پیدا کیا ہی
اور جو کچہہ برا ہی اوسکو تیرے پیٹ مین پوشیدہ رکہتا ہی یعنے پائخانہ وغیرہ اور
محبوب ترین بندونکا نزدیک خدا تعالیٰ کے وہ شخص ہی کہ متخلق ہوسا تہہ اخلاق
اوسیکے یعنے اپنے مین اوسکی صفتین مثل عفو وغیرہ کے حاصل کرے اور جیسیکہ
حضرت جل و علا اپنے بندون اور مخلوق کا عیب چہپاتا ہی اور گناہونکو عفو کرتا
ہی اگر تو اپنی برابر والے سے یہہ معاملہ کریگا تو کیا ہوگا اور یہہ نہی ہی کہ طلب کرنا ایسے مصاحب کا کہ
پاک ہو سب عیبونسے طلب کرنا محال ہی اور دور کرنا اوسکے عیب کا موجب ترک مصاحبت کا ہی
اسلیئے کہ کوئی ایسا نہین ہی کہ بعضے صفتین اوسمین نیک اور بعضی صفتین بری نہون بہا
کا یہہ ہی کہ نیکیاں اوسکی غالب ہون برائیون پر اور چاہیئے تہا کہ اوسمین کوئی برائی نہو مشکل ہی بنظر انسان منصف کے

Marfat.com

نیکیوں پر ہی اور یہہ باعث محبت ہی اور نظر منافق اور بی انصافونکی ہمیشہ عیب پر ہی جیسکہ کہا ہی کسی شاعر نی ع وَعَینُ الرِّضَا عَن کُلِّ عَیبٍ کَلِیلَةٌ ٭ وَلٰکِنَّ عَینَ السُّخطِ تُبدِی المَسَاوِیَا ٭ یعنی آنکہہ رضا کی ہر عیب سے تھکی ہوئی ہی ولیکن آنکہہ غضب کے ظاہر کرتی ہی برائیونکو یعنی آدمی جس سے راضی ہوتا ہی اوسکا عیب نہیں دیکہتا اور جسپر غصہ ہوتا ہی اوسکی برائیاں ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر نکالتا ہی ع نہ بیند مردم بد بین مگر بد ٭ ابن مبارک نی فرمایا ہی کہ مومن ہمیشہ بیچ طلب عذر کی ہے اور منافق ہمیشہ بیچ تجسس کرنے عیب کے ہی اور فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا کہ جوانمردی یہہ ہی کہ اوپر لغزش بہائیونکی خطا نہ پکڑی تو اور حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی سی پناہ پکڑو بری ہمسایہ سی کہ جب بہلائی دیکہی ڈہانک دے اور جب برائی پاوے مشہور کرے اور جیسا کہ واجب ہے کہ زبان برائیوں یار کیسی روکی اسیطرح لازم ہی کہ دل سی بہی سکوت کرے اور سکوت دل کا یہہ ہی کہ گمان بد نہ لیجاوی کہ گمان بد غیبت دلکی ہے پس اوسکی فعل کو جب تک کہ ہوسکی بہلائی پر حمل کری اور اگر یقین تجکو ہو ساتہہ دیکہنی عیب اسکیکی تو حمل اوپر سہو اور نسیان کے کری تو اوسجگہہ کہ ممکن ہو اور اگر ممکن نہو تو معذور رکہی تو جان کہ منشاء گمان بد کا یا تو ساتہہ تفرس کے ہی یعنی ساتہہ پائی جانی قرینہ اور علامتونکی کہ اُسنی بی اختیار حقیقت اوسکی دلمین بیٹہتی ہی جیسی کہ ایک شخص کو دیکہی تو کہ ہمیشہ درپی طلب کرنے صدر و بالا نشینی کے ہوتا ہی اور اگر کوئی اوسکو منع کرتا ہی تو لڑتا ہی اور تمام اوقات اوسکی ساتہہ ذکر کرنی اس بات کی اور طلب کرنے اسباب اسکیکے گذرتی ہے بی اختیار گمان ہوتا ہی کہ یہہ متکبر ہی اور دفع اس گمان کا ساتہہ تکلف کے ممکن نہین ہی اور جبتک ہوسکی قصور نکری بس

گمانکی دفع کرنی مین اور ایک قسم ہی کہ منشا اوسکا بد اعتقادی ہی اور یہہ ممنوع
اور بُری ہی ہر مسلمان کی حق مین مصاحب ہو یا غیر مصاحب حدیث مین آیا
ہی کہ حرام ہی مؤمن پر کہ گمان بد کری اپنی بہائی مسلمان پر اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ
دور رکہو اپنی تئین گمان بد سی کہ وہ ایک قسم ہی جہوٹ کی اور جو کوئی کہ بد اعتقاد
ہی جو فعل کہ کسیسی دیکہتا ہی اگرچہ دو وجہ رکہتا ہو البتہ اوسکی تئین بُری ہی وجہ پر حمل
کرتا ہی ؎ بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار ✽ نامۂ خود خواند اندر حق یار ✽ اور
باعث بدگوئی اور عیب جوئی پر اکثر حسد ہی کہ حاسد کی نظر مین سوا برائیونکی کچہہ نہین
نظر آتا اور اگر نیکی دیکہی تو مرا جاتا ہی اور بعضونکو باعث بدگوئی اور عیب جوئی
کا یہہ ہوتا ہی کہ اگر مین اظہار اعتقاد کا کرون تو مبادا مجکو بُرا جانین اور کم
اوس سی دیکہین یعنی ایک شخص سکے واقع مین اچہا ہوتا ہی لیکن بلحاظ مذکور سی
اسکی بہلائی نہین کہتا بلکہ بُرا کہتا ہی اور درپی اوسکی عیب جوئی کے رہتا ہی اور یہہ
بیچ معنی اختیار نار کے ہی بسبب عار کے یعنی عار کے سبب سے آگ دوزخکو اختیار کرتا ہی
کمال نادان ہی اور بعضونکی اصل خلقت ہی بد اعتقادی و بد باطنی پر ہوتی ہی اور اسکے
کچہہ دوا نہین ہو سینہ حاسد کا ہمیشہ کینہ اور عداوت سی بہرا رہتا ہی جب تک کہ مجال
کلام کی نہین پاتا ہی پوشیدہ ہی یعنی کینہ و عداوت اور علامت اوسکی یہہ ہی کہ وقت
فرصت مین یعنی جہان مجال کلام کی پائی اوسکی ظاہر کرنے سی درگذر نہین کرتا ہی حاصل
یہہ کہ بیچ عفو کرنے قصور لوگونکی قصور نکری اور جس مجلس مین کہ بیٹہی جو کچہہ سُنا ہو نا سُنا جانے
کہ یہہ بہی امانت ہی لکہا ہی علمانی صُدُورُ الْأَبْرَارِ قُبُورُ الْأَسْرَارِ یعنی سینہ نیکون
کے قبرین ہین بہیدونکی یعنی جیسی مُردے قبرونمین پوشیدہ ہین کہ کوئی
انکے حال سے واقف نہین ویسی ہی بہیدون کا حال ہے انکے سینونمین اور

Marfat.com

بعضون نے لکہا ہی کہ دل احمق کا منہہ مین ہی اور زبان عاقل کی دلمین یعنی احمق کے
دلمین جو کچہہ آتا ہی جہٹ پٹ کہہ بیٹہتا ہی اور عقلمند اپنے دلمین ہی رکہتا ہی
اور بعضے اگلے بزرگون نے کہا ہی کہ جب چاہی تو کسیسے دوستی کرنی تو اول غصہ
اوسپر کر بعد اوسکے کسیکو اوسکے پاس بہیج کہ اوس سے تیرا حال پوچہے پس اگر اچہا
کہا اوسنے یا ساکت رہا تو لایق دوستی کے ہی والا دور رہ اوس سے اور چاہیئے کہ
ہر حال مین ثابت رہے ان امور پر کہ مذکور ہوئے اور بیچ غصب اور رضا اور طمع اور خواہش
نفسانی کے متغیر نہو کہ یہہ صفت بدبختونکی ہی اور چاہیئے کہ جو کچہہ کہے دوست وقدح
اور مناقشہ نکرے تو اور الگ ہوجائی تو کہ یہہ بہت بڑا اسباب ہی واسطے کینہ کے اور
موجب انقطاع اور بغض کا ہی اور یہہ مشتمل ہی اوپر تکبر اور ایذا اور برا کہنے اور حقیر جاننے
اور جاہل اور احمق کہنے کے اور یہہ سب باعث عداوت و دشمنی کے ہین پس برا جاننا اور دوستی کرنی
جمع نہین ہوتی اور کیونکر جمع ہون کہ انمین منافات کلی ہی لکہا ہی علمانے کہ جب کسی یار کو
کہے تو اوٹہہ پس وہ کہی کہان چلنے کے لیئے اوٹہون تو وہ لایق دوستی کے نہین ہی ابو سلیمان
رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ میرا ایک یار تہا جب اوس سے مال مانگتا تہا مین تو تہیلی
مال کی میری آگی رکہہ دیتا تہا ایکروز اوسنے کہا کہ کس قدر دو مین اوسدن سے حلاوت
دوستی کی کہ رکہتا تہا مین نرہی یہہ تمام حقوق یارانہ کے اوس قبیل سے ہی کہ متعلق
ساتہہ سکوت کے ہین اور بعضے حقوق یارانہ کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ
کلام کرنیکے اسلیئے کہ جیسے کہ بہائی چارا تقاضا کرتا ہی سکوت کرنیکو عیبو نسے ایسا
ہی تقاضا کرتا ہی بہلائیو نکے بیان کرنیکو اسلیئے کہ جو کوئی کہ ہمیشہ سکوت مین ہوتا ہی
بیچ حکم مردے کے ہی اور غرض سکوت سے بچنا ایذا او بیفائدہ بات سے ہی اور غرض بہائی چارے
سے بر ادور کرنا ایذا ہی کا نہین ہی بلکہ پہونچانا منفعت کا ہی ہی پس جو کچہہ کہ متعلق

Marfat.com

ہی ساتھہ خبرگیری احوال کے اور راضی کرنے دلکے اوسے سکوت نکرے کہ سکوت
یہان بمنزلہ کلام کرنے برکے ہی اور یہہ بہی ہی کہ یہہ باعث زیادتی محبت کا ہی
حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی دوست رکہے تم مین سے اپنی بہائیکو پس چاہیئے
کہ اوسکو خبر کردیوے اسلیئے کہ محبت طبعی ہی پس خبر دینا محبت کا باعث زیادتی
محبت کا ہوگا اور اسی قبیل سے ہی یہہ کہ اوسکو غائبانہ اور سامنے ساتھہ اچہے
نام کے ذکر کرے کہ وہ اوس نام کو دوست رکہتا ہو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا ہی کہ تین چیزین باعث زیادتی محبت کی ہین سلام علیک اول کرنی
اور مجلس مین جگہہ دینی اور اوسکو ساتھہ بہترین نامونکے ذکر کرنا اور اسی قبیل سے
یہہ ہی کہ تعریف کرے تو اوسکی اون خوبیونکی کہ جانتا ہی تو خصوصا اوس شخص کے
آگے کہ دوست رکہتا ہی وہ کہ اوسکے آگے تعریف اوسکی کیجاوے کہ یہہ بڑا سبب
ہی زیادتی محبت کا اور ایسی ہی تعریف کرنی اوسکی اہل و اولاد کی اور اوسکی
صنعت کی اور اوسکے فعل و خلق کی اور اوسکی ہیات اور لکہنے اور شعر اور تصنیف
کرنیکی اور اور تمام اون چیزونکی کہ خوش ہووی وہ تعریف کرنے اونکیسے لیکن چاہیئے
کہ اسجگہہ آمیزش ریا اور جہوٹ کی نہو بلکہ جو کچہہ کہ لایق تعریف کرنیکے ہو تعریف کرے
ف مراد تعریف کرنیسے تعریف کرنی غائبانہ ہی اسلیئے کہ سامنے تعریف کرنی
منع ہی آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسیکی تعریف کی اوسکے
مونہہ پر حضرت نے فرمایا وائے تجکو کاٹی تو نے گردن بہائی اپنے کی تین بار فرمایا
یہہ باتین اور یہہ منع اسلیئے ہی کہ باعث عجب و تکبر کا ہوتا ہی اور فتاوی عالمگیری مین
لکہا ہی کہ تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی اوسکے مونہہ پر
یہہ قسم تو مکروہ ہی کہ منع کیا گیا ہی اوسے اور دوسری یہہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن جانتا ہی کہ خبر

تعریف کی اوسکو پہنچی گی پس یہہ ہی ممنوع ہی اور تیسری یہہ ہی کہ تعریف کری
اوسکی غائبانہ اس خیال مین کہ نہ پروا ہو اوسکی پہنچنی نہ پہنچنی کی اور تعریف کری اوسکی
ساتھہ اوسچیز کے کہ اوسمین ہی پس اس تعریف کا مضایقہ نہین اہتی پس مراد حضرت
شیخ کی تعریف کرنیسی تعریف کرنی تیسری قسم کی ہی اگرچہ وہ سُن لے اور خوش ہو
لیکن اسکو وقت تعریف کرنیکی یہہ خیال نہو واللہ اعلم بالصواب ط اور اسی قبیل
سی ہی یہہ کہ جسمیں غیبت اور مذمت اوسکی سنی صریحاً یا اشارۃً حمایت اور
رعایت اوسکی کرکر حق یاریکا بجالاے کہ سکوت یہان شیوہ محبت سے دور ہی
اور اگر خوف شر و فساد کا ہو تو خاموش رہے تو لیکن چاہیی کہ راضی نہو بھی
تو اور اگر اوس مجلس سے باہر نکل سکے تو بہتر ہے حاصل یہہ کہ یارکو ہمیشہ پیش نظر
رکھی تو بلکہ اوسکو مثل اپنے جانی اور مدار تمام حقوق آداب کا اسی پر ہی حدیث
مین آیا ہی کہ تمام نہین ہوتا ایمان ایک کا تم مین سی جبتک کہ دوست نرکھی اپنی
بہائی مسلمان کے لیئے اوسچیز کو کہ دوست رکھتا ہی اپنی لیئی اور اسی قبیلہ سی ہے
نصیحت کرنی اوسچیز مین کہ متعلق ہے اسکی دین کے اور نافع ہی امور دنیا مین
کہ احتیاج اچھی بات سیکھنے کے زیادہ ہی احتیاج مال سے اور طریقہ نصیحت کا
یہہ ہی کہ آگاہ کرتو اوسکو اوپر فوائد فعل کے اور آفتون اوسکے اور فعل کی آفتون
سی ڈراوتو اور اوسکی فائدون پر مطلع کرتو تاکہ وہ متنبہ ہووی اور نصیحت یہہ ہی
کہ خلوت مین کرتو کہ جہان کوئی اور نہو کہ اوسکی عیب پر مطلع ہوا اور برملا یعنی تو اور
لوگون پر ظاہر نکرتو کہ یہہ فضیحت کرنی ہی نہ نصیحت اور ایسا ہی طریقہ تہا اگلی علمائ
کا کتاب وعظ اخوان مین لکھا ہی کہ ایک بزرگ سی لوگون نے کہا کہ یا دوست
رکھتی ہو تم اوسکو کہ خبر کری تمہاری عیبونکی کہا اونہون نے کہ ہان اگر محض واسطی خدا کی کری

کہا کو گون نے کہ وہ کیونکر ہی کہا کہ تفضیحت کری تہا نہ نصیحت کری برملا اور فرق درمیان
توبیخ اور نصیحت کرنیکی ساتہہ اظہار اور پوشیدہ کرنیکی ہی یعنی اگر ظاہر کیا سمجہانیکو توبیخ
کہین گی اور پوشیدہ کیا نصیحت کہینگے جیسی کہ فرق درمیان مدارات اور مداہنت
کی ساتہہ غرض کی ہی کہ باعث ہی تغافل پر اگر غرض چشم پوشی اور تغافل سی صلاح
دین اپنی کی اور صلاح دین بہائی مسلمان کے ہی تو وہ مدارات ہی اور شیوہ دینداروں کا
اور اگر باعث اوپر حظ نفس اور حاصل کرنا خواہشون نفس کا ہی تو وہ مداہنت
ہی اور جڑنا نصیحت سی بسبب محض حمق اور جہالت کی ہی مثال اسکی یہہ ہی کہ
کوئی شخص کسیکو خبر دی کہ تیری کپڑی مین بچہو اور سانپ چہپا ہی نکال ڈال
کہ ایذا پہنچاویگا اور وہ غصہ مین آجاوی تو شک نہین ہی اسمین کہ یہہ محض اسکی
حماقت سی ہی اور تمام بری خصلتین بمنزلہ سانپ اور بچہو کے ہین کہ ارواح اور دلونکو
کاٹینگی اور گور مین بصورت سانپ اور بچہو کے بنین گے اور اطلاع عیوب پر ایک
فایدہ ہی صحبت کی فایدون مین سی یعنی اچہی صحبت کا ایک یہہ بہی فائدہ ہی کہ
اپنی عیبون پر آدمی مطلع ہو جاتا ہی بسبب مطلع کرنے مصاحب نیک کے اور
اگر یہہ فائدی صحبت مین حاصل نہون تو گوشہ نشینی ہی بہتر ہی اور اسی سبب سے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ یعنی مومن آئینہ مومن
کا ہی یعنی جیسی آئینہ مین عیب چہرہ کا معلوم ہو جاتا ہی ایسی ہی مسلمانونکو چاہیئے
کہ مسلمان بہائیکو اوسکی عیب پر مطلع کر دیوی لیکن آئینہ کی طرح کہ کسی اور کو خبر نہو
آیا ہی کہ جب سلمان فارسی صحابی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی پاس آئی تو حضرت
عمر نی اونسی پوچہا کہ آیا کوئی بات میری ایسی سنی ہی تو نے کہ مکروہ رکہتا ہو اونہون نے کہا حاشا و
کلا پہر اصرار کیا حضرت عمر نی اور کہا کہ ضرور کہو جو کچہہ کہ سنا ہو تمنی سلمان نے کہا کہ سنا ہی مینی

۹ [illegible]

کہ دو جوڑے رکہتا ہی تو ایک دن مین پہنتا ہی اور ایک رات مین اور کہانے پر تیرے
دو سالن جمع ہوتے ہین یعنے یہہ باتین مجہے ناگوار معلوم ہوئین اونہون نے
کہا کہ کچہہ اور بہی عیب سنا ہی میر سلمان نے کہا نہین اور یہہ بہی آیا ہی کہ حذیفہ مرعشی نے
یوسف بن اسباط کو لکہا کہ مینے سنا ہی کہ تمنے اپنا دین دو کوڑیکو بیچ ڈالا یعنے سنا
ہی مینے کہ دودہ والی کے پاس گیا تو اور کہا کہ کتنی کو بیچتا ہی تو یہہ دودہ اوسنے کہا
اٹہہ کوڑیکو تو نے کہا چہہ کوڑیکو دے اور وہ تجہے پہچانتا تہا اوسنے چہہ کوڑیکو دیدیا
یعنے دو کوڑیونکی رعایت کر دی گویا مانگنا ہوا اونکا اور یہہ نقصان ہی دین کا ہوشیار
ہو تا ہلاک نہوے دیتو اور نصیحت اوس عیب مین مفید ہی کہ وہ غافل ہو اوس سے اور
قدرت رکہتا ہو اوسکے دفع پر اور اوس عیب مین کہ طبعی ہو اور تابعدار نفس کا ہو
نصیحت فائدہ نہین کرتی پس اگر پوشیدہ رکہتا ہی تجسے وہ عیب تو چاہیے کہ زبان
پر نہ لاوے تو اور تجاہل اور تغافل کریو تو اور اگر ظاہر کرے نصیحت مین مبالغہ کر اور اگر
یقین ہو کہ فائدہ نہین کرتا ہی نصیحت کرنا تو سکوت اولی ہی اور طریقے صحابہ
کرام کے اسمین مختلف تہے مذہب ابی درداء اور حضرت عمر اور اور بعضی اصحاب
رضی اللہ عنہم کا یہہ تہا کہ جب یقین ہو کہ نصیحت اوسکو فائدہ نہین کرتی ہی اور مصر
گناہ پر ہی تو انقطاع اوسے اولی ہی اسلیئے کہ جب وہ رضاء خدا مین نہوا تو تو
اوسکی رضا مین کیونکر ہو گا یعنے جب اوسنے اللہ تعالی کی رضامندی نکی تو تجکو
بہی اوسسے راضی رہنا نچاہیئے اور مذہب ابو درداء اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ
وجہہ اور اور بعضی صحابہ رضی اللہ عنہم کا برخلاف اسکے تہا وہ کہتے تہے کہ جب متغیر
ہو وہی حال اسکا پہر جائیگا تو ترک اوسکو مت کر شاید کہ اصلاح پذیر ہو اور اسی سبب سے کہا
ہی علمانے کہ اوسکی لغزش قدم عالم کی گرفت نکرے کہ وہ بہی ترک کر دیگا اور حکایتین بزرگونکی اس باب مین بہت ہین

حاصل

Marfat.com

حاصل یہہ ہی کہ طریق اول اہم یعنے ضروری ہی اور طریقہ دوسرا مہربانیکا یہہ تمام
بیچ اون امور کے ہی کہ متعلق ہی ساتہہ آراستگی دین یا دنیا بہائی مسلمانکے اور
جو کچہہ کہ متعلق ہی ساتہہ تقصیر کرنے اوسکیکے تیرے حق مین تو چاہئے اوسمین تحمل اور
عفو اور تغافل اور تجاہل ہی ہی لیکن اگر ایسی تقصیر ہو کہ ہمیشگی اوسکی باعث
انقطاع کی ہو تو اوسکا ظاہر کر دینا بہتر ہی اور اولی یہہ ہی کہ کنایتہً یا رقعہ لکہہ کر
مطلع کرے صریح و بالمشافہ نکہے اور چاہیئے کہ بہر حال غرض تیری یارانہ اور
بہائی چارےسے نفع پہنچانا اور رعایت کرنی یا نفع لینا ہو باوجود اوسکے کہ تیرے
حق مین تقصیر واقع ہو ابو علی رباطی کہ اولیا مین سے ہین کہتے ہین کہ مین چاہتا تہا
کہ ساتہہ عبد اللہ رازی کے کہ وہ بہی اولیا مین سے تہے یارانہ اور ارتباط پیدا کرون
اور وہ ارادہ سفر کا رکہتے تہے پس کہا عبد اللہ نے کہ ای ابو علی تو امیر بنیگا یا مین
مینے کہا کہ تم ہی بنو کہا عبد اللہ نے چاہیئے کہ بہر حال تابع اور مطیع میرا رہے
تو اور جو کچہہ کہ کہون مین وہی کرنا پس باہر نکلے ہم اتفاقا ایک رات مینہہ برسا عبد اللہ
نے ایک چادر لی اور مجکو اور اسباب کو اوسکے اندر لیلیا اور تمام شب میرے
سر پر تانے ہوئے کہڑے رہے مینے کہا کہ تہوڑی دیر مجکو بہی دیجیئے کہ خدمت
کرون مین کہا عبد اللہ نے کہ مینے نہ کہا تہا کہ میری اطاعت لازم رکہنا اور مجکو امیر اپنا
جاننا یعنے یہہ بہی اطاعت مین داخل ہی کہ جو کچہہ مین کرون اوسمین چون و چرا نکر
او رقتضا میری سرداریکا یہی ہی کہ جو مین کرتا ہون اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ بہی
ہی کہ دعا کرنی اوسکے لیئے حالت زندگانی اور موت مین لازم گنے تو اور جیسا کہ اپنے
لیئے اور اپنے اہل کے لیئے دعا کرتا ہے ویسیہی اپنے بہائی مسلمان کے لیئے دعا کرے تو اور حقیقت مین
دعا کرنی اوسکے لیئے رجوع تیری ہی طرف کرتی ہی یعنے تجکو بہی اوسکا فائدہ ہوتا ہی جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ

مسلمان کی لیئی غائبانہ فرماتاہی اللہ تعالی کہ اول تجہی سے ابتدا کرتا ہون یعنی اجمل
تیری مراد برلاونگا پہر اوسکی اور ایک حدیث مین آیاہی کہ دعا مسلمان کی اپنی
بہائی مسلمان کی لیئی غائبانہ رد نہین کیجاتی ہی یعنی قبول ہوتی ہی ف اور
ایک حدیث مین آیاہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دعا مرد مسلمان کی
اپنی بہائی مسلمان کی لیئی غائبانہ قبول کیجاتی ہی اور دعا کرنیوالیکی سر کی پاس
فرشتہ ہوتاہی کہ وہ متعین ہی دعا پر جب یہہ دعا کرتاہی اپنی بہائی کی لیئی
بہلائیکی کہتاہی وہ فرشتہ کہ متعین ہی اسپر آمین ولک بمثل یعنی یا اللہ قبول کر
اور تیری لیئی بہی مثل اسکی ہو یعنی وہ فرشتہ دعا کرنیوالیکی طرف خطاب کرکی یہہ
کہتاہی اور ایک روایت مین آیاہی دو مثل اوسکی ہو یہہ حدیث صحیح مسلم مین ہی
حاصل یہہ کہ فرشتہ اسکی لیئی دعا کرتاہی پس دیکہا چاہیئی کہ کیا فضیلت ہی کسیکی لیئی
غائبانہ دعا کرنیکی کہ فرشتہ اسکی لیئی دعا کرتاہی ف ابودرداء صحابی رضی اللہ عنہ کہتی
ہین کہ مین دعا کرتا ہون اپنی سجدہ مین ستر آدمیون کی لیئی اپنی یارونمین سی نام بنام
اور بعضی سلف سے منقول ہے کہ دعا کرنی مردونکی لیئے مانند تحفہ کے ہی زندونکی لیئی
اور جو کوئی دعا کرتاہی مردیکی لیئی فرشتی اوس دعا کو نور کی طباقون پر رکہہ کر آگی میت
کی لیجاتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ تحفہ ہی تیری لیئی تیری بہائی کی طرف سی پس خوش
ہوتاہی وہ میت جیساکہ خوش ہوتاہی زندہ تحفہ سی اور جملہ حقوق یارانہ سی یہہ بہی
ہی کہ ساتہہ یار کی وفا اور اخلاص رکہی تو اور معنی وفا کی یہہ ہین کہ ہمیشہ محبت برتا ت
رہی اور بعد اسکی مرنیکی اسکی لیئی دعاء خیر کرتیو اور ساتہہ اولاد و متعلقون اسکیکی احسان
و نیکی کریو کہ محبت واسطی آخرت کی ہی پس اگر پہلی موت کی منقطع ہوجاوی تو
بیفایدہ ہی حدیث شریف مین آیاہی کہ ایک بار سیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس

حاضر ہوتی حضرت نی توقیر و خاطرداری اوسکی کی اور احوال پرسی کی صحابہ نی
پوچھا کہ یہہ کون ہی یا رسول اللہ فرمایا کہ خدیجہ کی دنونمین یعنی جب وہ زندہ تہین
تو یہہ آتی تہی پس اچہی معلوم ہوتی ہی یہہ مجکو کہ خدیجہ کو یاد دلاتی ہی اور اور
حدیث مین آیا ہی کہ عہد نیک ایمان سی ہی اور جملہ وفاسی ہی رعایت کرنی متعلقان
دوست کی کہ یہہ دوست کی نزدیک پسندیدہ تر ہوتی ہی بہ نسبت رعایت کرنی
اسکیکی اور بکمال محبت و اتحاد کا یہہ ہی کہ محبت محبوب سے گذر کر پہنچی اوس تک کہ
متعلق ہوا اوسکا تا اگہ کتا اوسکا تیری نزدیک ممتاز ہوا اور گنتون سی اور اسلیئی
کہا ہی علمانی کہ ثمرہ محبت حق کا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست کہین
اسلیئی کہ ہوسکتا ہی کہ محبت خدا تعالی کی بسبب انعام و احسان اوسکیکی ہو اور یہہ
آمیزش کہتی ہی ساتہہ غرض کی لیکن محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سبب سی کہ محبوب حق
کی ہین ثمرہ صدق محبت کا ہی ساتہہ حق کی اور ثمرہ محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ ہی کہ
محبت رکہین اونکی آل کی اور جملہ وفاسی یہہ ہی کہ کسی امر مین امور دینی اور دنیوی سی
حسد آپسمین درمیان مین نہو کہ فائدہ دوست کا عین فائدہ اسکا ہی اور جملہ وفاسی یہہ
ہی کہ متغیر نہو لطف و تواضع اسکا ساتہہ بہائی کی اگرچہ نہایت جاہ و مرتبہ کو پہنچی اور یہہ
کہ یہہ نہایت مشکل ہی بعضی حکمانی کہا ہی کہ جب بہائی تیرا حکومت مرتبہ پاوی اگر
آدہی محبت بہی باقی رہی اوسکی تیری ساتہہ تو وہ پوری ہی ہی یعنی اسلیئی کہ اس مرتبہ
اسقدر رعایت کرنی ہی غنیمت ہے مرتبہ کو پہنچکر محبت پہلی سے تو کہان باقی رہتی ہی
لیکن چاہیئی کہ خلاف شرع چیزون مین موافقت دوست کی نکری کہ یہہ وفاسی نہین ہی بلکہ
جفا اسکی ترک کرنے مین ہی اور جملہ وفاسی یہہ ہی کہ بعد از مفارقت دوست کی بہت غمگین رہی
اور اوسکی یاد مین رہا اور ایکبارگی فراموش نکری تو کہ یہہ شیوہ منافقون کا اور جملہ وفاسی یہہ ہی کہ باصفا

Marfat.com

غرض کی اوسکے حقمین نہ سنے تو خصوصا اوس سیلی کہ اپنے کو لباس دوستی مین
ظاہر کر رکہی ہو اوسکی بات ہرگز قبول نکرنا اور جملہ وفا سے ہی کہ دوست کے
مدعا ہونیکے یارانہ نرکہے تو اور جملہ وفا سے ہی کہ دوست کی جفا پر صابر رہے تو
کہ ہمیشگی محبت کی بدون اسکے مشکل ہی اسلیئے کہ محبت صاحب غرض کی ہمیشگی
نہین رکہتی اور جملہ حقوق یارانہ سے یہہ ہی کہ تکلف یارونکے درمیان نہو اور
اور یہہ تکلف مین سے ہی کہ ایسی خبر کا بوجہہ دوسیر رکہے کہ اوسپر گران ہووے
قسم حاجت باہم سے بلکہ قصد یاری سے یہہ ہو کہ تو بوجہہ اوسکا اوٹہاوے اور
خدمت کرنیوالا اور جملہ تکلف سے ہی مقید ہونا تواضع کا اور انتظار کرنا تعظیم
کا دوست سے لیئے متوقع اور منتظر رہنا تواضع و تعظیم کا اوسکی جانب سے کہ یہہ
طریق محبت سے دور ہی اور جملہ تکلف سے ہی کہ دوست سے شرم رکہے تو اون چیزونمین
کہ تجکو خوش آوین قسم کہانے اور سونے اور بیٹہنے اور اوٹہنے اور تمام امور سے کہ یہہ
طریق اتحاد سے دور ہی اور حکایات سلف کی اسمقدمہ مین بہت ہین اور تکلف سبب
انقطاع محبت کا ہی اور تکلف کرنیوالے سے ہمیشگی محبت کی متصور نہین اور بے تکلفی
سے ہی یہہ کہ صحبت پر بسبب ترک کرنے نوافل عبادت کے اعتراض نکرے بعضے صوفی
شرط کرتے تہے چار چیزونکی بعد اوسکے دوستی کرتے تہے اول یہہ کہ اگر یار تمام سال یعنے
سواے رمضان مبارک کے افطار کرے تو یہ نکہے کہ روزہ رکہہ اور اگر تمام سال یعنے سواے
عیدین اور ایام تشریق کے روزہ رکہے تو یہ نکہے کہ افطار کر اور اگر تمام شب سووے یعنے بعد نماز عشاء
تو یہ نکہے کہ اوٹہہ اور اگر تمام شب نماز پڑہتا رہے تو یہ نکہے کہ سو رہ اور صحبت تمام حالتونمین یکسان
رہے بعضے صحابہ نے فرمایا ہی کہ خدا تعالیٰ لعنت کرتا ہی تکلف کرنیوالونکو اور اہل تکلف اکثر ریاکار ہوتے
ہین اور کہا ہی علماء نے کہ ظاہر کرنا زہد و ورع کا آگے بہائیونکے روا نہین ہی کہ یہاں اتحاد ہی یعنے

جہان اتحاد و بے تکلفی ہوتی ہی تو وہان بیان کرنے اپنے افعال کا سے مقصود نہین ہوتی
بلکہ مقصود بیان واقع اور رغبت دلانا دوست کا ہوتا ہی اور تفصیل بیان کرنے حقوق یاران کی
اور آداب صحبت کی وہ نسوا ہی اور مجمل یہہ ہی کہ تمام حالتون مین تمام اعضا اور حواس مشغول بیچ
خدمت اور شفقت دوست کے رکہے اور ظاہر و باطن مین مخلص اور محب رہے جسکو حق تعالی
نے ازل سے موڈب مہذب پیدا کیا ہی بے تکلف اوس سے تمام آداب سرزد ہوتے ہین اور
جسکو کہ اصل مین بدخلق پیدا کیا ہی ہرچند تکلف کرتا ہی آداب میسر نہین ہوتے ہین تہوڑی
دیر بوسطہ ریا اور حیا کے بتکلف اپنے تئین نگاہ رکہتا ہی پہر اوسی وقت مقتضی طبیعت
پر چلنے لگتا ہی واللہ الموفق والمعین ٭ **فصل چوتہی بیچ بعضے آداب معیشت
اور ہمنشینی کے ساتھ اقسام خلق کے منتخب و چیدہ کلام حکما سے**
جاننا چاہیئے کہ سب کامون مین توسط یعنے میانہ روی محمود ہی اور کمی زیادتی
دونون بری ہین با وقار رہ بغیر تکبر کے تواضع کر بدون ذلت کے مجمعون پر
کہڑا نرہ یعنے جو مجمع کہ گناہ و بیفایدہ ہون جیسے میلے تماشے کے مجمع یا بازارون کے
مجمع اور جو مجمع کہ باعث ثواب ہین مانند مجمع درس و وعظ کے وہانکی کہڑے رہنے کی بڑی
فضیلت و بہت ثواب آیا ہی جب مجلس مین بیٹھے ہر طرف نہ دیکھ کہ اسمین ایک
بی تمیزی اور ہوچھا پن ہی اور دو زانو بیٹھ اور جب تک ہو سکے بے فصل بیٹھ کلام
بہت مت کر اور بالکل خاموش بہی مت رہ اور انگلیان مت چٹخا اور داڑہی یا اور
انگوٹھی سے نہ کہیل تنکے نہ توڑ دانتون مین خلال نکر یعنے سامنے لوگون کے کہ وہ دیکہکر گہن
کہاوینگے ناک مین انگلی نکر بہت کہانس نہین اور تہوک نہین اور کبہی منہ پر سے بہت منہ
اوڑا جمائی سامنی لوگون کے نہ لے اور ہمیشہ انگڑائی نہ لیتا رہ اور ہر دم تکیہ نہ لگا اور
پانون دراز نکر اور کلام مقطع اور مسجع مت کر کہ علامت نمود یون تکبر کی ہی اور کلام سامنے نہ غیب

Marfat.com

اطمینان کی کر جو کوئی بات کوی کان رکہہ یعنی اوسکو اچہی طرح سن تعجب بہت
یعنی اسلیئی کہ بی تمیزی ہی اور لوگ گہبراتی ہین اس سی اور ظلب بات کی دوہرانی
نکر ہنسی کی باتون اور قصتی کہانیون سی خاموش رہ ساتہہ بیٹہ اور شعر اور تصنیف
اپنی کی اور ساتہہ اوسکی گی کہ مخصوص ہی ساتہہ اپنی عجب نکر عجب کہتی ہین ہو
اور خوش ہونیکو اپنی بیچ عورتون کی آراستہ نکر اور مانند غلامونکی خوار
نرکہہ حاجتونمین الحاح یعنی مبالغہ نکر ظلم پر دلیر مت رہ اور
دلیر نکر اپنی اہل و اولاد کو خصوصاً اجنبی کو مقدار مال پر مطلع نکر اسلیئی کہ
اگر کم ہی تو اہانت کرینگے اور اگر بہت ہی تو ناراض ہونگی یعنی از راہ حسد کی
سختی بہت مت کر اور نرمی بہی حد سی زیادہ نکر لونڈی اور غلام سی ٹہٹہا نکر
کہ وقار تیرا جاتا رہیگا جلدی نکر یعنی امور مین جو کچہہ کہی سوچکر کہہ دشمنی مین باو
رہ اشارت ہاتہہ سی بہت نکر یعنی جیسی عادت ہی بعضی بی تمیزونکی کہ ہاتہہ نچا نچا کر
کرتی ہین بادشاہونکی نزدیک نہ جا اور اگر ہو وی ہی تو ہشیار رہ انکی قرب پر مغرور نہو انکی
انقلاب یعنی الٹ پلٹ کر و الٹنی سی نڈر نہ اور مخالف انکی نکہہ اور انکی اہل و اولاد
کی بات مین دخل نہ دی اور کسی کی اولاد کو اسکی سامنی برا نکہہ کہ کسیکو اہانت اپنی اولاد
خوش نہین آتی ہی اور اگر چہ وہ آپ ہی کہی تو تو موافقت اوسکی نکر اور دوستی نعمت کی
سی دور رہ اور مال کو بہتر آبرو سی نکر یعنی جیسی عادت ہوتی ہی طامعونکی کہ آبرو کہو کر
کہاتی ہین اور جب مجلس مین آوی پہلی السلام علیکم کہی اور جہان کہ جگہہ پاوی بیٹہہ جا او
جسکی پاس بیٹہی خاص اوسی سی سلام و علیک نکری بلکہ سب سی کری بر سر راہ نہ بیٹہہ اور اگر
بیٹہی تو چاہیئی کہ نظر کو بند کری یعنی نامحرم کو ندیکہی اور مظلوم و ضعیف کی مدد کری
اور راہ بہولی کو راہ بتادی سلام کا جواب دی سایل کو دی اچہی بات بتادی بار

ح یعنی [illegible] ۱۲ منہ

بری بات سی منع کری راہ مین مصاحبون سی سبقت نکرے جانب بلکہ پیچھی اور دہنی
طرف ہو کہ نہین بلکہ بائین طرف یا پانو کی نیچی راہ مین اگر اتا اور اترا تا نہ چل اور آواز
بلند نکر بادشاہون کی ساتھ ہمنشین نہو اور اگر ہووی تو غیبت نکر یعنی نہ کسی اور کی
اوسکی آگی اور نہ اوسکی اور کی آگی [illegible] اور جھوٹ نہ بول اوسکی آگی اور بہید اوسکا ظاہر
نکر ہر وقت [illegible] کی حاجت نہ بیچا اور زبان آراستہ کر اور بات واضح کہا اور
مذاکرہ بادشاہون کی اخلاق کا کر اور خوش طبعی کم کر اور اونکی غصی سی پرہیز رہ اعتماد
اوپر دوستی دنیاداروں کی نکر اور اونسی بی تکلفی نکر اور بعد کہانیکی آگی انکی خرابی
نکر رد و قدح انکا نکر اور اونکی حرم یعنی ناموس مین خیانت نکر اور عوام کے ساتھ
نہ بیٹھ اور اگر بیٹھی ہی تو اونکی باتونمین شریک نہو اور اونکی واہی باتون پر کان نرکھ اور انکی
سخنونسی تغافل کر اور خوش طبعی بہت نکر کہ اوسسی آبرو جاتی ہی اور کینہ پیدا ہوتا ہی اور ہیبت
جاتی رہتی ہی اور خوش طبعی فقہا کو عیب دار کرتی ہی اور حکیم کو بی اعتبار اور ذلیل کرتی ہی اور خدا
سی دور کرتی ہی اور غفلت پیدا کرتی ہی اور خواری ظاہر کرتی ہی اور جس مجلس مین خوش طبعی اور بیہودہ
لعب ہو وقت اوٹھنی کے یہہ دعا پڑہی تاکہ جو کچھ کہ اس مجلس مین سرزد ہوا ہو عفو ہو سُبحانَکَ اللّٰھُمَّ
وَبِحَمدِکَ اَشھَدُ اَن لا اِلٰہَ اِلّا اَنتَ اَستَغفِرُکَ وَاَتُوبُ اِلَیکَ ف اس دعا کو
کفارة المجلس کہتے ہین ابو ہریرہ رض روایت کرتی ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جو کوئی بیٹھی کسی مجلس مین اور بہت ہو وہان لغو پس پڑہی پہلی اوٹھنی کے یہہ دعا تو بخشا
جاتا ہی جو کچھ کہ ہوا ہی اس مجلس مین اور ایک روایت مین منقول ہی حضرت عایشہ سی
کہ جب بیٹھتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس مین یا نماز پڑہتی تو پڑہتی چند کلمات یعنی جو کہ آگی
مذکور ہونگی پس پوچہا مینے اون کلمات کا فائدہ حضرت سی پس فرمایا حضرت نے
کہ اگر بولے اور پڑہے جاوسے بہلی بات یعنی ثواب کے چیز تو ہو وستے مین

یہہ کلمات چہاپ اسپر دن قیامت تک یعنے وہ بات محفوظ رہتی ہی محو و زوال سے
اور اگر بری بات بولی جاتی ہی تو ہوتے ہین یہہ کلمات کفارہ اسکا اور وہ کلمے یہہ ہین
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ
اِلَيْكَ انتہے اس روایت مین لفظ اشہدان کا نہین ہی اور یہہ دو نون روایتین مشکوۃ
شریف مین ہین ؁ باب چوتہا بیچ حقوق مسلمان اور قرابت رحم اور
ہمسایہ اور ملک یعنے بردہ وغیرہ کے جان کہ انسان مدنی الطبع ہی یعنے
محتاج ہی بیچ حاصل کرنے اسباب زندگانی کے ساتہہ اجتماع اور مخالطت کے ساتہہ
ہم جنس اپنے کے پس ضروری ہی سیکہنا آداب حقوق مخالطت اور ہمسائگی کا اور ادب
بقدر حق کے ہی یعنے جیسا حق ہوگا ویسا ہی اوسکا ادب ہوگا اور حق بقدر رابطہ کے
ہی اور عامترین رابطونکا رابطہ اسلام کا ہی کہ سب مسلمان شریک ہین اسمین بعد اسکے
رابطہ معرفت کا بحسب تفاوت کے یعنے کیسے رابطہ معرفت کا کم ہی اور کسی سے زیادہ پس
نہین ہی حق اسکا کہ خبر اسکی سنی ہی مانند حق اوسکے کہ اسکو دیکہا ہی اور اسیطرح
بعد اسکے رابطہ مصاحبت کا اور درجے اسکے بہی متفاوت ہین پس نہین ہی حق
مسافر سفر کا مانند حق مصاحب درس و مکتب کے اور اسیطرح رابطہ ہمسائگی کا بقدر قرب
کے مختلف ہوتا ہی اور بعد اسکے حق بہائی چارہ کا اور یارانہ کا ہی بعد اسکے حق قرابت کا
موافق تفاوت کے اور حق قرابت رحم کا موکد ہی اور حق مان باپ کا موکد تر اور بیان
ہر ایک کا ان حقونمین سے کیا جاتا ہی دو فصلونمین فصل پہلی بیچ حقوق مسلمان کے
اور جامع اکثر حقوق کا بلکہ تمام حقوق کا یہہ ہی کہ مسلمانونکو دوست رکہے جیسے کہ اپنے تئین دوست
رکہتا ہی اور یہہ کمال دینداری اور نشان مسلمانی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ حکم مسلمانونکا
کا اتفاق مین تنہ واحد کے ہی کہ اگر ایک عضو درد ناک ہو تو تمام اعضا کو قرار نہین ہوتا یعنے اسیطرح

مسلمان کو چاہیئے کہ دوسری مسلمان کی ایذا دیکہہ کر بیقرار ہو جاوے اور تدبیر اوسکے دفع
کی کرے ؎ بنی آدم اعضای یکدیگر اند + کہ در آفرینش ز یک جوہر اند + چو عضوی
بدرد آورد روزگار + دگر عضوہا را نماند قرار + اور جملہ حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ کسی
مسلمانکو تیرے ہاتہہ و زبان سے ایذا نہ پہنچے حدیث شریف مین آیا ہی کہ بہلائی کر مسلمانون
سے اور اگر بہلائی نہ کرے تو بہلا برائی تو نہ پہنچا کہ یہہ ہی جملہ نیکیون سے ہی ایک صحابی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کچھہ تعلیم کیجیے کہ
نفع کرے مجھکو فرمایا کہ دور کر مسلمانونکی راہ مین سے اوس چیز کو کہ ایذا دیوے اونکو یعنے جیسے
پتہر کنکر یا آدمی موذی یا جانور موذی وغیر ذالک اور ثواب بہت وارد ہوا ہی دور کرنے
پتہر اور کانٹے اور نجاسات کا راہ مین سے اور ایذا مسلمانون کی بے جہت شرعی بدترین
اعمال کی ہی اور مراتب ایذا کے متفاوت ہین اور ادنی مرتبہ اسکا یہہ ہی کہ مسلمان کی
طرف اسطرح نظر کرے کہ وہ اوس نظر سے ایذا پاوے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ
کہ روا نہین ہی مسلمان کو کہ اشارت کرے طرف کسی مسلمان کے ساتہہ ایسی نظر کے
کہ اوسکو ایذا دے حاصل یہہ کہ جو کچھہ ناگوار اور برا معلوم ہوا اوسکو وہ ایذا ہی اور جملہ
حقوق مسلمان کیسے یہہ ہی کہ تواضع کرے ساتہہ ہر مسلمان کے اور تکبر نکرے کہ
خدا تعالی شخص متکبر کو دوست نہین رکہتا اور اگر دوسرا اوس پر تکبر کرے
تو تحمل کرے اور اگر بدلا اسکا لے تو بہی جایز ہی ولیکن ؎ بدی را بدی
سہل باشد جزا + اگر مردی احسن الی من اسا + اور بہترین بدلہ اہل تکبر کا یہہ ہی کہ
انکی صحبت سے کنارہ کشی کرے نہ یہہ کہ یہہ ہی تکبر کرے اسلیئے کہ جس بات پر
دوسریکو عیب کرے آپ وہ کاہی کو کرے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نہایت تواضع اور شفقت رکہتے

Marfat.com

ہتی ایاہی کہ ایک روز آپ ساتہہ جماعت صحابہ کی راہ مین چلی جاتی ہتی کہ ناگہان
ایک عورت سامنی آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ مجہسی ایک حاجت رکہتی ہون بیہتی
فرمایا کہ جہان چاہی تو بیہہ جا کہ مین تابع تیرا ہون بس بیہٹی آپ اور حاجت
برآری اوسکی کے ابوہریرہ رض کہتی ہین کہ ہرگز دست مبارک آنحضرت کا کسینی
نہ پکڑا کہ آپ نی ہاتہہ کہینچا ہو یہان تک کہ وہ کہینچتا اور ہرگز کلام کسینی کیا مگر
یہہ کہ تمام موہنہ اپنا اسکی طرف پہیرتی ہتی اور پہر اودہرسی موہنہ پہیرتی نہ ہتی
مگر کہ تمام کرتی کلام کو صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ حقوق مسلمان کے سی یہہ ہی کہ سخن چینی
نکری اور بات کسیکی کسیکو نہ پہنچاوے اور اگر کوئی مسلمان کی حق مین کچہہ کہی تو نہ سنی اور
جو کوئی کہ خبر اورونکی تیری پاس لاوی اسکی آگی کچہہ نہ کہہ کہ خبر تیری بہی اورونکی آگی
لیجاویگا کہ آزمائی ہوئی ہی یہہ بات **بیت** ہرکہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد
لاجرم عیب تو پیش دگران خواہد برد ہو حدیث شریف مین آیا ہی کہ سخن چین بہشت
مین نہ داخل ہوگا **ف** سخن چین وہ ہی کہ دو شخصونمین عداوت ہی یہہ
ایک کی بات دوسریکو پہنچایا کرتا ہی تا عداوت بڑہی یا حاکم کی آگی چغلیان کہایا
کرتا ہی تا وہ زیروزبر کرے ط اور اکثر فساد و فتنہ مسلمانوںمین بسبب سخن چینی
کے پیدا ہوتا ہی اور کار منافقونکا عہد ہمایون مہد آنحضرت کی مین یہی تہا اور
ایک غرض اغراض انکمین سی نفاق مین یہہ بہی ہتی کہ خبرین مسلمانوںکی کافرونکو
پہنچایا کرین اور فتنہ انگیزی کرین اور سخن چینی آدمی کو خوار اور بی اعتبار کردیتی
ہی اور قبول کرنی لونکیسی دور ڈالتی ہی یعنی لوگ اوسی متنفر رہتی ہین نعوذ
باللہ منہ اور جملہ حقوق مسلمان کیسی یہہ ہی کہ جب کسی مسلمان سے لڑے تو زیادہ
تین روز سے بیزار نہو اور ترک ملاقات اوسی نکرے حدیث شریف

مین آیا ہی کہ حلال نہین ہی مسلمان کو کہ ترک ملاقات کری اپنی بہائی مسلمان
سی زیادہ تین روز سی اور جب ملین تو اچہا نہین وہ ہی کہ پہل کری سلام علیک
کرنی مین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی عفو کری مسلمان سے عفو کریگا
خدا تعالی اوسکی روز قیامت کی اور اگلی انبیا علیہم الصلوۃ کے احوال مین آیا ہی کہ
حقتعالی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ یہہ تمام مرتبہ تمہارا کہ بلند کیا ہی
یعنی بسبب عفو کرنی تمہاری کی ہے بہائی مسلمانون سے ام المومنین حضرت عایشہ رضی اللہ
عنہا کہتی ہین کہ ہرگز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بسبب حق اپنی کے بدلہ نہ لیتی تہی مگر یہہ
کہ اسمین ہتک حرمت دین کی ہوتی اور طریق عفو کا نہایت آداب بزرگون کیسی
ہی اور نادان وکمینون سی ہرگز عفو نہین ظاہر ہوتا کہ عفو نہایت بزرگی اور غایت
بردباری کی ہی و لیکن جانا چاہیئی کہ جو کچہہ کہ مشہور ہے کہ زیادہ تین روز سی رنج
نرکہی یہہ مطلق نہین ہی بلکہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ سلامتی دین و دنیا کے
اسکی آشنائی کی ترک ہی کرنی مین ہو تو اگر زیادہ مدت مذکورہ سی بلکہ تمام عمر
اوسکو نہ دیکہی تو جایز ہے اور اسیطرح منقول ہے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے
اور بعضون نے اونمین سی ترک کیا تہا یارانہ بعضونکا بسبب نیت کی کہ حاصل تہی
اونکو اوسمین یعنی سلامتی دین کی و لیکن نہ چاہیئی کہ بغض و کینہ نگاہ رکہین کہ یہہ
جایز نہین **ف** یعنی جس صورت مین کہ یقین ہو دنیا کی مضرت کا اور اوسکی لیئ
ترک ملاقات کریتو کینہ نرکہی اور اگر بسبب بد دینی اوسکیکے ترک ملاقات کی ہی تو
بغض و کینہ بہی رکہنا چاہیئی کہ آنحضرت نی اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ کو اسلام کے
شاخون سے فرمایا ہی اور حقوق مسلمان کے سی یہہ بہی ہے کہ احسان کریتو جتنی کہ ہوسکی اور
تمیز نکریتو درمیان اہل و نا اہل کے منقول ہی کہ ایک شخص حضرت محی الدین

Marfat.com

سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ کچھ مال رکھتا ہون مین سوا ر مال زکوۃ کے اور اوسکے اہل یعنے لایق کو نہین جانتا ہون کہ کون ہی پس کس پر تصدق کرون مین فرمایا کہ تصدق کر جس پر کر سکے تو خواہ اہل ہو یا نا اہل تا تجکو بہی حقتعالی دے وہ چیز کہ اہل ہی تو اوسکا اور دے وہ چیز کہ اہل نہین تو اوسکا اور حدیث مین آیا ہی کہ احسان کر ساتھہ اہل و نا اہل کے اسلیئے کہ اگر وہ اہل اسکا نہین ہی تو تو خود اہل ہی اوسکا یعنے تیرا دینا تو ضایع نہین ہونیکا اور یہہ طریق کمال صدق و ایمان کا اور ثمرہ کمال جود و عرفان کا ہی اور جہان کہ معلوم ہو کہ دینا اسکا باعث فسق اور مددگار گناہ کا ہی تو نہ دے اور اسمین شک نہین ہی کہ یہہ جملہ حب للہ اور بغض للہ سے ہوگا اور مدار اسکا نیت پر ہی **ف** حاصل کلام حضرت شیخ رح کا یہہ ہی کہ عدم علمی مین دینا ہر کسیکا روا ہی اور تفتیش و تمیز نکرنا اسکا قبیل عالی ہمتی اور کمال ایمان و عرفان سے ہی اور صورتیکہ معلوم ہو کہ دینا اسکا باعث فسق و گناہ کا ہوگا جیسے شرابی بہنگی کو دیگا تو وہ اور کثرت اسکی کریگا اوسکو نہ دینا چاہیئے انتہے کہتا ہی مترجم ہیچمدان اس کتاب کا کہ بعضونکو یہہ نیت ہوتی ہی کہ زیادہ محتاجونکو دینگے تو اوسکی بہت حاجت روائی ہوگی یا نیک کو دینگے تو قوت عبادت پر حاصل کریگا اس نیت سے تلاش کر کر اہل کو دیتا ہی تو امید ہی کہ یہہ نیت اوسکی ہی باعث زیادتی ثواب کی ہوگی پس پہلے کو اور باعتبار فضیلت ہوئی اور اسکو او ر باعتبار یہہ بات ہی بعضی روایتون سے ہی معلوم ہوتی ہی غرضکہ مدار نیت پر ہی جیسے کہ حضرت شیخ رح نے کہا واللہ اعلم بالصواب ٭ اور حقوق مسلمان سے یہہ بہی ہی کہ ہر کسی سے بطریق اسکے معاملہ کرے اور بطور اسکے پیش آوے کہ یہہ بہی جملہ احسان اور حسن خلق سے ہی بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ جاہلو نسے اظہار علم

Marfat.com

سیاہ ہیئے اور کم سخون نادان سے ساتھ فصاحت وبیان کے پیش نہ آوے کہ یہہ
سبب ایذا دینے کا ہی یعنے بسبب کم فہمی کے وہ ایذا اوٹھاویگی اسکے سمجھنے مین
بلکہ اپنے مرتبہ سے تنزل کرے اور موافق لکنے ہو کہ اسمین ترحم ومحبت کرنا ہی ولیکن جبتک
کہ نوبت ترک دین اور نامشروع کی نہ پہنچے کہ یہہ حسن خلق سے نہین ہی یعنے
مثلا اوسکی سی بولی بولنے مین ہتک اسلام کی یا بے ادبی بہ نسبت اسم مبارک
اللہ تعالی کے یا انحضرت کے وغیرذلک لازم آتی ہی تو موافقت اسکی نکرے
اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ تمام لوگونسے کشادہ رو رہے اور نرمی سے
پیش آوے اور ترش رو نہو اور سختی نکرے حدیث شریف مین آیا ہی کہ
ان اللہ یحب السھل الطلق یعنے خدا تعالی دوست رکھتا ہی آدمی نرمی
کرنیوالے کشادہ رو کو ایکروز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ آیا
جانتے ہو تم کہ کسپر حرام ہی آگ دوزخ کی عرض کیا صحابہ نے کہ خدا تعالی اور رسول
اوسکا داناتر ہی ہمسے فرمایا کہ اوپر آدمی نرم خوی سہل گیر کے اور اور حدیث مین
آیا ہی کہ جنت مین بالاخانے ہین کہ بہت صفائی سے ظاہر انکا اندر سے اور اندر
انکا ظاہر سے معلوم ہوتا ہی ایک اعرابی نے عرض کیا کہ کسکے لیئے ہونگے وہ یا رسول اللہ
فرمایا کہ اوسکے لیئے کہ نرم کہے بات اور کہلاوے لوگونکو کہانا اور نماز
پڑہے راتمین اوسحال مین کہ لوگ سوتے ہون یعنے نماز تہجد کی اور مسلمان کے
حقوق سے یہہ ہی ہی کہ وعدہ کو وفا کرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وعدہ
دین ہی اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ تین چیزین علامت ہین منافقونکی جھوٹ
بولنا وعدہ خلافی کرنی اور امانت مین خیانت کرنی فرمایا کہ جسمین یہہ تین خصلتین
ہون وہ منافق ہی اگرچہ نماز و روزہ کرے اور وعدہ کو وفا کرنا کریمونکی خصلتو مین

Marfat.com

سی ہی اور کمینہ آدمی مین پورا کرنا وعدہ کا کم ہوتا ہی اور مسلمان کی حقوق مین سی
یہہ ہی ہی کہ نہ داخل ہو کسیکی گہر مین مگر باذن اوسکی کہ بی اذن داخل ہونی مین ایذا
و تکلیف اوسکی ہے اور نہایت اذن چاہنی کی تین بار تک ہے اسمین اگر اذن
دی تو جاوی ورنہ پہر اوی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اذن چاہنا تین بار
ہی اول بار اسلیئی ہی کہ جب ہون وہ تا آواز اوسکی سُنین اور دوسری بار اسلیئی
کہ صلاح و تامل کرین کہ آنی دین یا نہ آنی دین اور تیسری بار اسلیئی کہ اذن دین آنیکا
یا پہیر دین اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی ہی کہ بڑہون کا ادب کری اور چہوٹون پر
رحم و شفقت حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بڑہونکا ادب ملحوظ نرکہی اور چہوٹون پر
رحم نکری تو وہ ہم مین سی نہین ہے یعنی ہماری طریق پر نہین اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بچون پر مہربانی و شفقت بہت رکہتی ہتے اور کبہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سفر سی پہر کر آتی اور لڑکی سامنی آتی اوٹہا لیتی اونکو اور بعضونکو آگی اپنی
گہوڑی پر بٹہا لیتی اور بعضونکو پیچہی اور اصحاب کو فرماتی کہ تم بہی اٹہا لو یعنی بعضونکو
اپنی ساتہہ بٹہا لیتی اور بعضون کی لیئے صحابہ کو حکم فرماتی کہ اوٹہا لو یعنی گہوڑون پر
بٹہا لو یا گود مین اوٹہا لو اور جب اُترتے تو لڑکے آپسمین فخر کرتی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی مجھکو آگی اپنی بٹہایا اور تجھکو پیچہی اور جبکہ لڑکونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لاتی تو آپ دعا کرین تو اپنی گود مین بٹہا لیتی اور کبہی کوئی لڑکا جو پیشاب
کر دیتا تو آپ اوسکو اپنی گود مین سی اُتار دیتی اور کوئی اُٹہانی لگتا تو آپ منع فرماتی
پہر دعا و شفقت کرتے تا اس لڑکیکی بڑے خوش ہووین اور نہ جانین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا ہوئی اور جب وہ چلی جاتی تو آپ کپڑا دہوتی اور اگر نیا پہل
آتا تو اول لڑکون کو دیتی اور یہہ سنت ہی کہ نیا پہل آوے تو اول چہوٹون

کو دیوی بعد از ان آپ کہاوی یعنی اسلیی کہ وہ خوش ہوجاتے ہین آور بیچ تعظیم
و توقیر بڑہون کی حدیثین بہت آئی ہین آور تعظیم بڑہونکی سبب برخورداری اور
عمر درازی کی ہے پس یہہ میسر نہین ہوتی مگر اوسکو کہ خدا تعالی نے چاہا ہی کہ عمر
اوسکی دراز ہو اور برخوردار ہو اور حقوق مسلمان سے یہہ ہے کہ جسکی ہیات ظاہر
اور لباس اسکا دلالت کری اسکی عالی مرتبہ ہونی پر تو رعایت اوسکی کری اور
محافظت اوسکی مرتبہ کی کرے کہ رعایت منزلتونکی اسمین ہے پس توقیر و احترام
اشراف و اکابر کی ایسی ہو کہ جیسی شفقت اراذل و ادنی پر یعنی جیسی یہہ لازم
ہی ویسی ہی اوسکو بہی لازم سمجھی اسلیی کہ رعایت ہر ایک کے لایق مرتبہ اسکیکے
ہی اور اسکی خلاف مین ایذا دینی ہی اسلیی کہ اگر آدمی معزز و مکرم کی تعظیم نکری تو وہ
ایذا پاتا ہی اور اگر مرد فقیر پر تہوڑا سا التفات کری تو وہ اوسمین خوش ہوجاتا ہی
آیا ہی کہ آگی ام المومنین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کی کہانا رکہا ہوا تہا کہ ایک سایل آیا
فرمایا کہ دیدو ٹکیا اس فقیر کو بعد اسکی ایک سوار ہی وس راہ سی گذرا فرمایا کہ بلاو اس سوار کو
کہانیکی لیی لوگون نی کہا کہ یا ام المومنین مسکینو نکو دور سی دی دیتی ہو اور اغنیا کو اپنی
سامنی بلاتی ہو فرمایا کہ حقتعالی نے ہر ایک کو مرتبہ اور منزلت دی ہی پس لازم ہی
ہمپر کہ حفظ اون منازل کا کرین ہم مسکین راضی ہی ساتہہ ایک ٹکیا کی اور طمع نہین
کرتا زیادتی کی اور یہہ غنی ایذا کہینچی اگر اسکو بطریق گدا اون کی ٹکیا دون پس خوب نہین
ہی ایذا مسلمان کے اور منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم گہر کی اندر تہی
اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جمع تہی ناگہان جریر بن عبد اللہ بجلی آئی جو نکہ جگہہ
نپائی تو گہر کے دروازی پر بیٹہہ گیی پس آنحضرت نی اپنا کپڑا لپیٹ کر اونکی طرف پہینکا
کہ اسپر بیٹہہ جاپس جریر نے اوس کپڑی کو آنکہون پر رکہہ لیا اور رویی اور کہا کہ یا

رسول اللہ میرا کیا رتبہ ہی کہ آپکے کپڑی پر بیٹھون اکرمک اللہ کما اکرمتنی
پس دیکھا آنحضرت نے قوم کی طرف اور فرمایا کہ جب آوے تمہارے پاس کوئی بزرگ
کسی قوم کا تو تعظیم و توقیر کرو اوسکی اور جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آتا اور آنحضرت گدہ پر بیٹھے ہوتے اور اوسپر گنجایش نہوتی کہ وہ بھی بیٹھے
آپکے ساتھہ تو آنحضرت گدہ اپنے نیچے سے کھینچ کر اوسکے نیچے بچھا دیتے
اور اگر وہ نہ بیٹھتا تو آپ مبالغہ کرتے یہان تک کہ وہ بیٹھتا صلی اللہ علیہ وسلم
اور حقوق مسلمان سے یہہ بھی ہی کہ صلح کرواوے مسلمانون مین اگر ہو سکے حدیث
مین آیا ہی کہ بہترین صدقات اور حسنات اصلاح کروا دینی ہی مسلمانون مین اکرو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا کہ آیا خبر دون مین تمکو اوس عمل کی
کہ بہتر ہی درجہ نماز اور روزہ اور صدقہ سے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے
یارسول اللہ فرمایا صلح کروانی درمیان مسلمانونکے اور کئی جگہہ کہ جھوٹ بولنا
جائز ہی اون مین سے ایک جگہہ یہہ بھی ہی یعنے دو مسلمانون کے صلح کروانے مین
بھی جھوٹ بولنا جائز ہی اور اسی جہت سے کہا ہی بعضے علماء نے کہ دروغ بمصلحت
آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز ف کئی جگہہ جھوٹ بولنا جو جائز ہی وہ یہہ مین
جو اسحدیث مین مذکور مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین درست
جھوٹ بولنا مگر بیچ تین چیزونکے ایک تو جھوٹ بولنا مرد کا اپنی بیوی سے تاکہ راضی
کردے اوسکو یعنے مثلا بیوی سے محبت نہین رکھتا اور اوسکے خوش کرنیکے لیے
کہدے کہ مین تجھے بہت چاہتا ہون اور اسیطرح اور روایت مین بیویکو بھی جاوند سے
جھوٹ بولنا جائز آیا ہی یعنے دونونکو اظہار محبت کرنا جائز ہی اگرچہ جلا واقع ہو تا محبت و الفت
پیدا ہو اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی مین یعنے جہاد مین مثلا کہے کہ لشکر اور چلا آتا ہی ہمارا

مدد کے لیئے یا دشمن سے کہے کہ دیکہنا تجکو پیچہے سے کوئی شخص مار ڈالیگا اگرچہ
خلاف واقع ہو یہہ کہنا جائز ہی اور تیسرے جہوٹ بولنا آپسکی صلح کروانیکے لیئے
یعنے مثلا دو شخصونمین عداوت ہی اور ہر ایک سے کہتا ہی دوسرے کی طرف سے کہ وہ
تو تمہاری تعریف کیا کرتا ہی اور تمسے بغض نہین رکہتا تاکہ وہ ملجاوین یہہ
حدیث مشکوۃ مین ہی اور ان جگہونمین جہوٹ بولنا جائز اسلیئے ہوا کہ اگر بیان
واقعی کرتا ہی تو فتنہ برپا ہوتا ہی اور جہوٹ بولنے مین فتنہ فرو ہوتا ہی ۵ اور
حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ مسلمانونکے عیب کا پردہ پوش ہو کہ کسیکا عیب ظاہر
نکرے اگرچہ یقیناً جانتا ہو اوسکے عیب کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی
عیب کسی مسلمانکا ڈہانکے حقتعالی عیب اوسکا دنیا اور آخرت مین ڈہانکتا ہی
اور جبکہ خبر دی زناکی ماعز نے کہ بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زنا مین
مبتلا ہوا تہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ڈہانکتا اس عیب کو تو بہتر ہوتا
اور اسی پردہ پوشی کے لیئے کہا ہی علمانے کہ توبہ گناہ پوشیدہ کی پوشیدہ کرنی
چاہیئے اور توبہ گناہ آشکارا کی آشکارا اور جب لازم ہوا ہر کسی پر ڈہانکنا عیوب
اپنے کا واسطے حق اسلام کے تو ڈہانکنا عیوب مسلمانونکا ہی لازم ہوگا بسبب حق اسلام
انکیکے بلکہ لازم تر ہوگا اور یہہ ہی کہ گناہ کے ظاہر کرنے مین فاسد کرنا دین کا
اور ہتک حرمت شرع کی ہی اور واسطے مبالغہ پردہ پوشی ہی کے یہہ بات ٹہری
کہ ثبوت زنا مین اتنی احتیاط کی ہی کہ چار گواہ ہونسے ثابت ہوا اور اگر ثابت نہو
مدعی کو حد قذف یعنے بہتان زناکی ماری جاوے اور صفت غفاری اور ستاری
کی خاصہ باریتعالی کا ہی بیت بس پردہ ببیند عملہای بد ٭ ہمان پردہ پوشد
بالای خود ٭ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب فردا قیامت کو حقتعالی

Marfat.com

حساب ایک بندیکا کریگا اوسکو نزدیک اپنی کریگا اور دامن ستاری مین ڈہانکیگا اور خلق کی آنکھونسی پوشیدہ کریگا پس فرماویگا آیا جانتا ہی تو کہ فلانا گناہ کیا تہا تونی اور فلانا گناہ کیا تہا تونی پس بندہ کہیگا ہان ای رب میری کئی ہین یہہ گناہ جب بندہ اقرار کریگا تو خوف سی نزدیک ہلاکت کی پہنچیگا کہ دیکہی کیا کریگا اللہ تعالی پس فرماویگا حق جل وعلا ای بندی مین جیسی کہ تیری گناہونکو دنیا مین بہت ڈہانکتا تہا آخرت مین بہی غفاری کرونگا یعنی بہت بخشونگا گناہ تیری اور یہہ معاملہ مسلمانونکی ساتہہ ہوگا اور کافرونکو رسوا کریگا اور ہر طرف ملایکہ آواز کرینگی ہٰؤُلَاۤءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّہِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۝ یعنی یہہ وہ لوگ ہین کہ جہوٹہ بولی اپنی پروردگار پر آگاہ ہو کہ لعنت ہی اللہ کے ظالمون پر نعوذ باللہ منہا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی کان رکہی مسلمانون کے خبرون پر یعنی جیسی جاسوس تجسس خبرونکی کرتے پہرتی ہین اور اونکو خوش نہ آوے یہہ فردای قیامت کو اوسکی کان مین شیشہ ڈالین گے اور ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی ایک چور کو لای پس حکم فرمایا ساتہہ ہاتہہ کاٹنی اوسکیکی جیسی کہ حکم شریعت کا ہی چورونکی لیئی اور چہرۂ مبارک حضرت کا متغیر ہوا پوچہا لوگون نی کہ کیا مکروہ جانا آپنی یارسول اللہ اوسکی ہاتہہ کاٹنی کو فرمایا کہ مجکو قایم کرنے حدود شرع سی چارہ نہین ہی لیکن تم بیچ حق بہای اپنی کی مددگار شیطان کی نہو اور عفو اور پردہ پوشی کیا کرو اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ یعنی تحقیق اللہ بہت بخشنی والا مہربان ہی حدیث مین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت نی فرمایا کہ ای وہ گروہ کہ ایمان لای ہو تم زبان سی اور نہین واخل ہوا ہی ایمان تمہاری دلون مین غیبت نکیا کرو لوگونکی اور نہ پڑو

دری گناہون اونکیکے یا خدا تعالی درپے ہے تمہاری گناہون کی پڑی
اور جبکی گناہون کی دری خدا تعالے پڑیگا فضیحت کریگا اوسکو اگرچہ
سو بردہ نشین ہوگا منقول ہی کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی کان مین ایک
شب ایک شخص کے گہر مین سی آواز گانیکی آئی آپ دیوار پرسے کود کر اوس
گہر مین گئی ایک شخص کو دیکہا کہ شراب پی رہا ہی اور ایک عورت اوسکی
سامنی بیٹہی ہی پس فرمایا حضرت عمر نی ای دشمن خدا یہہ کیا گناہ ہی کہا
اوسنی ای امیر المومنین مینی اگر ایک گناہ کیا ہی تو آپنی تین چیزین کین مین
ایک تو جاسوسی کی آپنی حالانکہ قرآن مین ہی وَلَا تَجَسَّسُوا اور دوسری
یہہ کہ آپ گہر کے پچہواڑے سے آئی حالانکہ قرآن مین ہی لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ
مِنْ ظُهُورِهَا اور تیسری یہہ کہ بی اذن و بی سلام گہر بیگانہ مین آپ چلی آئی حالانکہ
قرآن مین ہی لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا پس حضرت
عمر رض ساکت ہوئی پہر فرمایا کہ توبہ کریگا تو اگر معاف کرون مین تجکو کہا اوسنی قسم ہی
اللہ کی یا امیر المومنین اگر معاف کروگی تو پہر مین گرد اس گناہ کی نہین پہرنیکا
پس آپنی معاف کیا اور باہر نکل آئی رضی اللہ عنہ اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی
کہ تہمت کی جگہونکی جانی سی پرہیز کری تا لوگ بدگمانی مین نہ پڑین اور غیبت
نکرین کہ اسمین ضرر انکی دین کا ہی اور چونکہ یہہ سبب اسکا ہوگا یہہ بہی گناہ
مین شریک ہوگا کیونکہ جو کوئی سبب گناہ کا ہوتا ہی وہ بہی اوسمین شریک
ہوتا ہی چنانچہ اسی سبب سے قرآن مجید مین منع فرمایا اللہ تعالی نی بتونکی برا
کہنی سی سامنی کفار کی تا وہ برا نہ کہنی لگین خدا تعالی جل جلالہ کو اس آیۃ مین وَلَا تَسُبُّوا
الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ط

Marfat.com

یعنے اور نہ برا کہو تم اونکو کہ پکارتے ہین اونکو کفار سواے اللہ کے یعنے بتون
کو پس برا کہین گے وہ اللہ کو بڑہ کر از راہ نادانی کے اور ایکروز آنحضرت نے
فرمایا کہ کبایر سے ہی گالی دینا آدمی کا اپنے مان باپ کو عرض کیا صحابہ نے
کہ یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنے مان باپکو فرمایا ہان گالی دیتا ہی یہہ
کسی اور کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہی یہہ کسیکی
مانکو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی مان کو یہہ حدیث بخاری مسلم مین ہی پس چونکہ یہہ
سبب ہوا مان باپکے گالی دینے کا گویا اسنے گالی دی اور بیچ دفع کرنے تہمت
کے بسبب خوف بدگمانی لوگون کے حدیثین بہت آئی ہین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت
ساتہہ ایک بیوی کے اپنی بیویون سے باتین کر رہے تہے اور ایک آدمی
وہان سے گذرا پس حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ اے فلانے یہہ بیوی میری
ہی صفیہ اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپکے حق مین کسکو گمان بد ہی کہ آپ
ایسا فرماتے ہین فرمایا کہ وسواس شیطان سے نڈر نہونا چاہیئے کہ وہ بنی آدم کے
بدن مین مانند خون کے جاری اور سرایت کئی ہوئے ہی اور حضرت عمر رض
ایک شخص پر گذرے کہ وہ سر راہ ایک عورت سے باتین کر رہا تہا پس اوٹہایا حضرت
عمر نے اوسپر دُرّہ اوسنے کہا یا امیر المومنین یہہ بیوی میری ہی فرمایا کہ کیون نہ
ایسی جگہہ باتین کین تونے کہ کوئی دیکہتا نہین اور گمان بد نہ لیجاتا اور حقوق مسلمانونکے
یہہ ہی کہ سفارش کرے محتاجونکی اوس شخص سے کہ وہ اوسکے نزدیک کچہہ قدر و
عزت رکہتا ہو اور سعی کرے بیچ حاجت روائی مسلمانونکے حدیث شریف مین آیا ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ میرے پاس لوگ حاجتونکے طلب کرنیکے
لیئے آتے ہین اور سوال کرتے ہین اور تم میرے پاس ہوتے ہو پس سفارش کیا کرو تا ثواب

پاؤ اور فرماتے کہ مین تاخیر کرتا ہون کامون مین تاکہ تم سفارش کرو اور ثواب
اوسکا پاؤ اور بادشاہون کی صحبت مین جو کچھہ فواید ہین ازانجملہ ایک یہہ
بھی فائدہ ہی کہ کسیکی سفارش کردیا کریگا کہ بہلی راہ بتادینے کا بڑا ثواب آیا ہی
ف آیا ہی کہ جو کوئی رہنمائی کرتا ہی کسیکو اچھی بات کی تو اوسکو بھی
ثواب ویسا ہی ہوتا ہی جیسا کرنیوالیکو ہوتا ہی مثلا ایک شخص نے کسی سے
کسیکو کچھہ دلوادیا یا قصور کسیکا معاف کروادیا یا ظلم سے اور خلاف شرع باتون
سے بازرکھا کسیکو تو اوسکو بھی ویسا ہی ثواب ہوگا جیسا اوسکے
کرنیوالیکو ہوگا اور روایت مین آیا ہی کہ اللہ بندیکی مدد کرتا رہتا ہی جبتک بندہ اپنے بھائی مسلمانکی مدد کرتا رہتا ہی
اسیطرح اور بہت روایتین آئی ہین پس یہہ عجب نعمت ثواب کی ہی اور
بلا مشقت حاصل ہوتی ہی ذرہ سی زبان ہلادینے مین افسوس ہی کہ
اسسے لوگ ایسے غافل ہین کہ خیال بھی نہین کرتے اسکا لیکن چاہیئے کہ قصد
و نیت بادشاہون کی صحبت سے یہی ہو کہ لوگون کے کامون مین سعی کرتا
رہونگا نہ یہہ کہ اسکو بہانہ انکی صحبت کا کرے اور لوگونکے آگے دلیل اسکو
لاوے **ف** یعنے انکی صحبت مین آفات بھی بہت ہین پس اگر خالص
نیت مذکورہ رکھے تو جایز ہوگا اور اگر فقط بہانہ اسکا کرتا ہی اور
لوگونسے یہہ اظہار کرتا ہی کہ مین انکی صحبت مین اسلیئے آتا ہون اور مقصود
قصدا خواہش نفسانی ہی تو اچھا نہین اللہ تعالی علام الغیوب ہی
ہر ایک کی نیت کو وہ جانتا ہی وہان بہانہ بازی کچھہ کام نہین آنیکی **ف**
اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ ابتدا کرے ساتھہ سلام علیک کے پہلے بات
کرنیکے اور داخل ہونیکے مجلس مین حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب سلام علیک کرتا ہی

ہی مسلمان اپنی بہائی مسلمان سے اور وہ جواب دیتا ہی اسکو تو صلوٰۃ بہیجتی یعنی خوشنبت
ہین اوسپر ستر فرشتی اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ ملایکہ تعجب کرتے ہین اوس
مسلمان سے کہ ملاقات کرتا ہی ایک مسلمان سے اور سلام علیک نہین کرتا اوستی یعنی یعنی عزیز
اسلیئی تعجب کرتی ہین کہ بڑا نادان ہی کہ ذرہ سی زبان ہلانی مین ثواب بہت سا پاتا اسکے لیے
اوستی محروم رہا اور لکہا ہی علمانی کہ بجای سلام کی اگلی امتون مین سجدہ تہا اور
سلام مخصوص ہماری ہی پیغمبر کی امت کی لئی ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور سلام اہل جنت
کا بہی سلام علیک ہوے گے اور جسکو جانی کہ جواب نہین دیتی کا اوستی سلام علیک
نکرے کہ منقول ہی بعضی اگلے بزرگون سے کہ وہ ایک قوم پر گذرے اور سلام نکیا
اور کہا کہ کوئی چیز مانع نہین ہے مجکو سلام کرنی سے مگر خوف اسکا کہ مبادا یہہ جواب
ندیوین اور لعنت کرین اپر ملایکہ اور چاہیئی کہ جب اپنی گہر مین آوی تو سلام علیک
کری اگرچہ وہ گہر لوگون سی خالی ہو کہ وہان ملایکہ موجود ہوتی ہین حدیث مین
آیا ہی کہ اس فعل سی برکت ہوتی ہی گہر مین **ف** اور ایک روایت بیہقی کی
مین آیا ہی کہ جب آؤ تم گہر مین تو سلام کرو اپنی اہل پر اور جب نکلو گہر سی تو
رخصت کرو انکو ساتہہ سلام کی اور بعضون نے لکہا ہی کہ جس گہر مین کوئی ہووی
نہین تو یون کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ساتہہ نیت ملایکہ
کی کذا ذکرہ علی القاری اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ ایک شخص نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر شکوہ اپنی محتاجگی اور تنگدستی کا کیا آپنی فرمایا
کہ جب جاوی تو گہر مین سلام علیک کرے خواہ گہر مین کوئی ہووی یا نہ ہووی بعد
اسکی سلام مجہپر بہیج یعنی صلی اللہ علی محمد یا مانند اسکیکے کہہ اور قل ہو اللہ
ایکبار پڑہہ پس اوس شخص نے یہہ کیا اسی بہت دیا اللہ تعالے نے اوسکو

اوسکو رزق یہان تلک بانٹتا تہا وہ اپنی ہمسایون اور قرابتیون کو یہہ
حصن حصین کی مصنف نی بیچ مفتاح حاشیۂ حصن کے نقل کیا ہی اور مستحب ہے کہ
جواب سلام مین کچہہ زیادہ کرے یعنی اگر وہ کہین السلام علیکم تو جواب مین کہے
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسلیئے کہ قرآن مجید مین آیا ہی وَاِذَا حُیِّیْتُمْ
بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا یعنی جب کوئی سلام علیک کہے ساتہہ
سلام علیک کے تو جواب دو بہت اچہا ہے یعنی کچہہ زیادہ کرکر یا جو کہتا تو ان
جواب دو اوسکا ف بلکہ سلام علیک کرنے مین بہی جتنی لفظ زیادہ کریگا تو
زیادہ پاویگا حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص حضرت کی پاس حاضر ہوا
اور کہا السلام علیکم حضرت نی اوسکی سلام کا جواب دیا پہر وہ بیٹہا پس فرمایا آپنی
کہ اسکو دس نیکیان حاصل ہوئین پہر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم و
رحمۃ اللہ حضرت نی اوسکی سلام کا جواب دیا پس بیٹہا وہ پس فرمایا اسکو بیس ۲۰
نیکیان ملین پہر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور حضرت
نی اوسکی سلام کا جواب دیا پس بیٹہا پس فرمایا اسکو تیس ۳۰ نیکیان ملین یہہ حدیث
ترمذی اور ابوداود مین ہے اور ابوداود کی ایک اور روایت مین ایسی ہی حدیث
آئی ہی اور اوسمین یہہ زیادہ آیا ہی کہ پہر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ ومغفرتہ پس فرمایا حضرت نی اسکو چالیس ۴۰ نیکیان ملین اور فرمایا اسیطرح
ہوتی جاتی ہین زیادتیان یعنے جتنی لفظ بڑہتے جائینگے وتنا
ہی ثواب بڑہتا جاویگا اور اگر ایک شخص جماعت مین سے
سلام علیک کرے تو کفایت کریگا سب کے طرف سے
یعنی سنت ادا ہو جاتی ہی سبکی طرف سی اور اسیطرح جواب مین اگر ایک شخص جواب

Marfat.com

دیگا کافی ہی یعنے جب وا جب ادا ہو جائیگا سبکی طرف سے اور سوار کو
چاہیئے کہ پیادہ سے سلام علیک کرے اور پیادہ یا چلنے والا بیٹھے سے اور تہوڑے
لوگ بہت سے اور چہوٹا بڑے سے کہ حدیث مین اسیطرح آیا ہی اور جب
مجلس مین آوے چاہیئے کہ سلام کر کر بیٹھے اور جب اوٹھے تو بہی سلام کرے
اور ذمیون سے سلام علیک نکرے اور اگر وہ سلام کرین تو جواب مین ہداک اللہ
اور مانند اسکیکے کہے اور کافر کتابی کے جواب مین علیکم کہے فقط ف کتاب
مغنی الطالب مین لکہا ہی کہ ابتدا کرنی ساتہہ سلام کے سنت ہی اور جواب دینا
اسکا فرض ہی اور ادب سلام کا یہہ ہی کہ اعلی درجہ والا اپنے سے کم درجہ والے
پر ابتدا ساتہہ سلام کے کرے جیسے سوار پیادہ اور بیٹھے ہوئے پر اور چلنے والا
بیٹھے ہوئے پر اور استاد شاگرد پر اور آقا اپنے تابع پر ابتدا کرے اور سلام ایک کا
جماعت مین سے اور اسیطرح جواب دینا اسکا سبکی طرف سے کافی ہوگا اور امام
ابو اللیث سے آیا ہی کہ آنیوالا مسجد کا السلام علینا من ربنا کہے اگر کوئی مسجد مین
(سلام ہو اوپر ہمارے ہماری رب کی طرف سے)
نہو اور اگر لوگ نماز پڑہتے ہون تو کہے السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اور
(سلام ہو اوپر ہمارے اور نیک بندون اللہ کے)
اگر نماز مین نہون تو السلام علیکم کہے اور قبرون مین جاوے تو کہے السلام علیکم اہل
الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون نسأل اللہ لنا ولکم
العافیۃ یعنے سلام ہو تمپر اے قبر والون کہ مؤمنین اور مسلمین ہو اور انشاء اللہ ہم ہی
تمہارے ساتہہ ملنے والے ہین مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے لیئے اور تمہارے لیئے عافیت
اور سلام حقوق اسلام سے ہی آشنائی اور معرفت پر موقوف نہین جب مسلمان
مسلمان سے ملے سلام علیک کرے اگرچہ ملاقات بعد حائل ہونے دیوار یا درخت یا مانند
اسکیکے ہو ‌÷ منقول ہی کہ ایک جماعت یہود کی آنسرور علی اللہ علیہ وسلم

بالک

Marfat.com

پاس حاضر ہوئی اور کہا السّام علیک اور سام بغیر لام کے معنے ہین موت پس
معنے السّام علیک کے ہوئے موت ہو تجھپر پس فرمایا حضرت نبی علیکم پس
ام المومنین عائیشہ رض نے کہا علیکم السام ولعنة اللہ (تمپر موت ہو اور لعنت اللہ کی) آنحضرت نے فرمایا کہ ای
عائیشہ خدا دوست رکھتا ہی نرمی کو ہر چیز مین عائشہ نے کہا کہ آپنے شنا
کہ کیا کہا اونہون نے یا رسول اللہ یعنے آپکو سا فرمایا کہ سنا ہی تو کہا علیکم
یعنے اونکا کو سنا اونہین پر رد کر دیا اور انگلی اور ہاتھہ سے سلام نکرے کہ
یہہ سلام نصاری اور یہود کا ہی اور وقت سلام کرنیکے جھکے نہین کہ حدیث
مین اسسے منع آیا ہی **ف** طیبی نے محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ جھکنا پیٹھہ کا
مکروہ ہی بسبب وارد ہونے حدیث صحیح کے بیچ منع ہونیکے اسسے اگرچہ بہت وہ
لوگ کہ منسوب ساتھہ علم و صلاح کے ہین اسکو کرتے ہین لیکن اعتبار و اعتماد اسپر نکرنا چاہیے
اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور سے نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوے
کوئی آگے کسیکے زمین کو یا پیٹھہ ٹیڑھی کرے یا سر جھکاوے کافر نہین ہوتا بلکہ
گنہگار ہی اسلیئے کہ مقصود تعظیم ہی نہ عبادت انتہی اور بعضے مشائخ نے بیچ منع
کرنیکے اسکے تشدید و تغلیظ بہت کی ہی کہ کہا ہی کَادَ الْاِنْحِنَاءُ اَنْ یَکُوْنَ
کُفْرًا یعنے جھکنا قریب کفر کے ہی واللہ اعلم یہہ حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے ترجمہ
مشکوۃ مین لکھا ہی **ک** اور جو کوئی پیشاب کرتا ہو اوسے سلام علیک نکرے اور اگر کوئی
کرے بھی تو اوسکو چاہیئے کہ جواب ندے آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت سے سلام علیک
کی اسی حال مین کہ آپ پیشاب کرتے تھے آپنے جواب اوسکو ندیا اور مکروہ ہی پہلے کہنا علیک کا یعنے یون نہ کہے علیک السلام
ایک شخص نے اسطرح حضرت سے سلام علیک کی فرمایا کہ یہہ سلام میت کا ہی یعنے قبر پر جا کر یون سلام
کیا کرتے ہین تین بار فرمائی یہہ بات بعد اسکے فرمایا کہ اگلے لوگ ہم مین سے ایسے تھے کہ جب کسی مسلمان سے ملتے تو کہتے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام کا اور چھینک کا فی الفور واجب ہے تاخیر نہین جایز اور جس خط مین سلام ہو
تو واجب ہے جواب لکھنا اوسکا مانند جواب دینی سلام کی اور اگر کہی کہ میری
طرف سی فلانیکو سلام کہدینا تو واجب ہے سلام کہدینا اور مکروہ ہی سلام کرنا فاسق
پر اگر فسق علی الاعلان کرتا ہو یہہ مسائل در المختار سی لکھی گئی ہین اور کتاب
معدن الجواہر مین مسائل سلام کی خوب مفصل لکھی ہین جسکو دیکھنا منظور ہو اوس
مین دیکھی اور سلام کی ساتھہ مصافحہ کرنا بھی سنت ہی حدیث مین آیا ہی کہ
جب ملاقات کرین دو مسلمان اور مصافحہ کرین آپسمین تقسیم کیجاتی ہین درمیان
انکی ستر مغفرتین انہتر توا سکے لیئی کہ تازگی اور کشادہ روئی اوسکی زیادہ ہو
یعنی جو کوئی بہت کشادہ پیشانی اور خوشی سی کریگا اوسکو بقدر ثواب حاصل ہوگا
اور ایک باقی کی دوسر یکی لیئی ہوگی اور اوسکو بڑا ثواب اسلیئی ملا کہ اوسنی اپنی خوشی سے
مومن کا دل خوش کیا اور مومن کی دل خوش کرنیکا بڑا درجہ ہی اور اور حدیث مین
آیا ہی کہ نازل ہوتی ہی مغفرۃ سو درجہ نوے تو اوسکی لیئی کہ ابتدا کی ہی اور دس
دوسریکی لیئی اور منقول ہی کہ ایک صحابی حضرت کی پاس آئی اور سلام کیا آنحضرت
وضو کرنی مین مشغول تھی پس جواب انکو دیا جب فارغ ہوئی تو جواب دیا اور مصافحہ
کیا اون صحابی نی کہا یا رسول اللہ مین اس مصافحہ کرنیکو اخلاق عجم سی جانتا تھا فرمایا
جبکہ دو مسلمان ملاقات کرین اور مصافحہ کرین جھڑتی ہین گناہ اونکی جیسی کہ جھڑتی
ہین پتی درختون کے اور مضایقہ نہین ہی اوس شخص کے ہاتھہ چومنیکا کہ بزرگ ہی دین مین
بسبب تقوی و تعظیم دین کے منقول ہی ابن عمر رض سی کہ ہم بوسہ دیتی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی دست مبارک پر اور یہہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک اعرابی نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ
اذن دیجئی مجکو کہ بوسہ دون آپکی سر اور دست مبارک کو پس اذن دیا اوسکو اور یہہ بھی

مصافحہ سنت ہی جب آپس مین ملین دونون مومن کی

Marfat.com

منقول

منقول ہی کہ جب ابو عبیدہ نی حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا مصافحہ کیا اور بوسہ
دیا انکی ہاتھہ کو اور دونونکو رقت ہوئی اور بعضی حدیثون مین بوسہ دینی سی ممانعت ہی آئی
ہی منقول ہی انس رضی اللہ عنہ سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ آیا جھکا کرین ہم وقت سلام
کی فرمایا کہ نہین پہر کہا مینی یا رسول اللہ آیا بوسہ دیا کرین ہم آپسمین فرمایا نہ کہا مینی آیا
مصافحہ کیا کرین ہم فرمایا ہان اور ہوسکتا ہی کہ مراد اس بوسہ سی غیر ہاتھہ پر ہو واللہ اعلم
ف کتاب درر مین ہی کہ مضایقہ نہین مرد عالم اور پرہیزگار کی ہاتھہ چومنی کا
بطریق تبرک کے اور بزازیہ مین ہی کہ چومنا عالم کی سر کا اچھا ہی انہی اور نہین خصت بیچ
چومنی ہاتھہ غیر عالم و عادل کے ہو المختار اور محیط مین ہی کہ واسطی تعظیم اسلام اور اکرام اوسکے
جائز ہی اور واسطی حاصل ہونی دنیا کی مکروہ ہی اور یہہ جو کرتی ہین جاہل کہ چومتی ہین ہاتھہ
اپنا جسوقت کہ ملتی ہین کسی سے پس یہہ مکروہ ہی نہین اجازت ہی اسمین اور اسیطرح جو جاہل ہوتی
کرتی ہین آگی امرا و علما کی پس یہہ حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا ساتھہ اوسکی دونو
گنہگار ہوتی ہین اسلیئی کہ یہہ مشابہ ہوتا ہی بُت پرستی کی اور کافر ہوتا ہی زمین بوس
اگر ہو بطور عبادت و تعظیم کے اور اگر بطور تحیہ کے یعنی بجای سلام کی ہو تو کافر
نہین ہوتا بلکہ گنہگار مرتکب کبیرہ کا ہوتا ہی اور کتاب ملتقط مین ہی کہ تواضع
واسطی غیر خدا کی حرام ہی جیسی تواضع غنی کی واسطی غنا اوسکی کے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی تواضع کی غنی کی اسکی غنا کی لیئی جاتا رہا دو تہائی دین
اوسکا انتہی اور تواضع اہل شرف اور اہل علم دینی کی تواضع واسطی اللہ کی اور واسطی
رضا اسکی کے ہی نہ واسطی غیر اللہ تعالی کے یہہ مسائل درالمختار اور قرۃ الانظار مین سی لکہی ہین

اور زمین بوسی کرنیکو جو منع کیا اس سی معلوم ہوا کہ یہہ جو جہلا قبرونکی یا بزرگونکی چوکہٹ پر بوسہ
دیتی ہین بہت بُرا ہی اسلیئی کہ علت جو بیان کی اسمین یعنی مشابہت بُت پرستی کی وہ یہان بہی پائی جاتی ہی بلکہ زیادہ

ہی اوسّے اور ایسا ہی بوسہ دینا قبر پر منع ہی چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے مدارج النبوۃ
مین لکھا ہی کہ بوسہ دینا قبر کو اور سجدہ کرنا اوسکو اور کلّہ رکھنا اوسپر حرام و ممنوع ہی
اور بیچ بوسہ دینے قبر والدین کے روایتین فقہ کی نقل کرتے ہین لیکن صحیح یہہ ہی کہ نہین
جائز ہی تمام ہوا کلام حضرت شیخ کا اور سجدہ کرنیکو جو حرام و ممنوع کہا تفصیل اسکی
مائۃ المسائل مین خوب لکھی ہی کہ سجدہ کرنا غیر خدا کو خواہ قبر ہو یا غیر قبر حرام کبیرہ ہی
اور اگر واسطے عبادۃ کے غیر خدا کو سجدہ کرے موجب کفر و شرک کا ہی اور اگر غیر خدا کو
خواہ قبر ہو یا غیر قبر سجدہ کرے بدون حضور نیت کے وہ بہی موجب کفر ہی چنانچہ یہہ
بات فقہ کی کتابونسے معلوم ہوتی ہی انتہی ٭ اور اکرام یعنے خاطرداری کرنی اور
گلے لگنا اور بوسہ لینا وقت آنیکے سفر سے وارد ہوا ہی اور گلے لگنا مکروہ ہی وقت
خوف فتنہ کے اور اوٹہنا تعظیم کے لیئے ہی مکروہ ہی اگر ہو بطریق عظمت دنیا کے نہ بطریق
عظمت دین کے یعنے بلحاظ امارت اور ثروت کے نہین درست ہی اور بلحاظ بزرگی علم
وغیرہ کے درست ہی اور مسجد مین اوٹہنا تعظیم کے لیئے بہت مکروہ ہی کہ مسجد جگہہ
عبادت حق کی ہی پس شریک نہ کرے دوسریکو یعنے وہان اللہ ہی کی عبادۃ و تعظیم ہوتی
ہی اور کی وہان تعظیم کرنی نچاہیئے اور صحابہ آنحضرت کے تعظیم کے لیئے نہ اوٹہا
کرتے تہے اسلیئے کہ حضرت کو خوش نہ آتا تہا اوٹہنا اور فرماتے تہے کہ یہہ عجمیونکے تکلفات
مین سے ہی اور جو کچہہ کہ مسنون ہی یہہ ہی فراخی کردینی جگہہ مین اور ظاہر کرنا خلق کا
اور تازہ روئی اور دعا کرنی لیکن چونکہ اس زمانہ مین تکلفات لوگونمین زیادہ ہوگئے
ہین اور نفسانیت انکی طبیعتونمین جبلی ہوئی ہی اوٹہنا بقصد اکرام اسلام کے واسطے
دفع ایذا کے مضائقہ نہین اور اگر یارونمین یہہ رسم نہو تو بہتر ہی کہ وہان تکلف نہین
ہوتا ف کتاب مغنی الطالب مین لکہا ہی کہ قیام یعنے اوٹہنا واسطے تعظیم بادشاہ

Marfat.com

عادل اور والدین اور دیندار اور پرہیزگار اور بزرگونکے مستحب ہی اور فاسق
اور فاجر کے لیئے مکروہ وممنوع ہی ط اور علما کی رکاب پکڑنی بہی داخل توقیر وتعظیم
کے ہی اور اقوال صحابہ کے اسکے حق مین وارد ہوئے ہین آیا ہی کہ ابن عباس اور
زید بن ثابت رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین بیٹہے ہتے جب زید بن ثابت سوار ہوئے
تو ابن عباس نے رکاب زید کی پکڑی زید نے کہا چہوڑ دو رکاب کو ای چچا کے بیٹے
رسولخدا کے ابن عباس نے کہا اسیطرح حکم کیئے گئے ہین ہم یہہ کہ کرین ہم ساتہہ
علما اپنے کے پس زید نے ہاتہہ ابن عباس کا پکڑا اور چوما اور کہا اسیطرح حکم
کیے گئے ہین ہم کہ کرین ساتہہ اشراف اپنے کے اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ
جان اور مال اور آبرو مسلمانونکی حتے الوسع ظالمونکے ہاتہہ سے نگاہ رکہے اور
مظلومون کی فریاد کو پہنچے اور مددگار اونکا رہے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسکے آگے فریاد
کرے بہائی مسلمان اوسکا اور وہ قادر ہو اوسکی مدد کرنے پر اور پہر مدد نکرے تو رسوا
کریگا اوسکو حق تعالی دنیا اور آخرت مین اور جو کوئی مدد کریگا بہائی مسلمانکی مدد
کریگا اوسکی حق تعالی دنیا اور آخرت مین اور یہہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی
نگاہ رکہے آبرو مسلمانونکی دنیا مین حق تعالی روز قیامت کے فرشتہ اوٹہاویگا
کہ اوسکو آگ دوزخ سے نگاہ رکہے گا اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ جب وہ چہینک
کر الحمد للہ کہے تو جواب دے ساتہہ یرحمک اللہ کے اور حدیث مین ہی کہ جب چہینکے کوئی
تم مین سے تو چاہیئے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور جب وہ یہہ کہے تو کہے وہ شخص کہ اسکے پاس ہو
یرحمک اللہ اور جب وہ یہہ کہے تو چہینکنے والا پہر کہے یغفر اللہ لی ولکم ف کتاب منعی
مین لکہا ہی کہ چہینکنے والیکو مستحب ہے کہ چہینکنے مین آواز بلند نکرے اور بعد چہینکنے کے الحمد للہ آواز بلند سے
کہے اور سننے والیکو واجب ہی کہ اوسکے جواب مین یرحمک اللہ کہے اور چہینکنے والا پہر جواب دینے والیکو کہے یغفر اللہ لنا

ویلکم بالہدی یہدیکم اللہ ویصلح بالکم اور یہہ حمد کرنی اور جواب دینا تین چھینکون تک ہی
اور بعد اسکی چھینکنی والا ہر بار حمد کہی اور سننی والا چاہیی جواب دیی چاہیی ندی اور
یہہ جواب دینا اوس جگہہ ہے کہ چھینکنی والا الحمد للہ آواز بلند سی کہی ورنہ جواب
نہین واجب ہے اور اگر وقت قضاء حاجت کی یعنی پائخانہ مین یا جماع کی وقت
چھینکی تو دلمین حمد کہی آیا ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نی سوال کیا یا رب العزۃ
ہم کبھی ایسی حالمین ہوتی ہین کہ تیرا ذکر اوسحالمین بی ادبی جانتی ہین مانند جنابت
اور پائخانہ کی حکم ہوا اُذکرونی علی کل حال یعنی یاد کرو مجکو ہر حال اور ایسی وقت
دل ہی مین یاد کیا کرو اور حدیث مین آیا ہی کہ جواب دینا تین چھینکون تک ہی اور
زیادہ اسکی زکام ہی اور یہہ بہی منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جواب دیا ایک
چھینکنی والیکا پہر اوسنی ایک چھینک اور لی فرمایا کہ تو زکامی ہی اور منقول ہی کہ جب
آنحضرت چھینکتی تو آواز کو پست کرتی تہی اور موتہہ کو ہاتہہ یا کپڑی سی ڈہانک لیتی آیا ہی کہ
یہود حضرت کی سامنی قصداً چھینکتی تہی باُمید اسکی کہ یرحمکم اللہ کہین لیکن آنحضرت یہدیکم
اللہ کہتی تہی اور حدیث مین آیا ہی کہ چھینک رحمن سی ہی اور جمائی شیطان سی یعنی چھینک
سی دماغ ہلکا ہو جاتا ہی اور عبادت بہ نشاط ادا ہوتی ہی اسلیئی اسکو رحمن کیطرف نسبت کیا
اور جمائی علامت کسل و ثقالت کی ہی اوسی شیطان خوش ہوتا ہی کہ مین اب خوب اسپر
قادر ہونگا اسلیئی اسکو شیطان کی طرف نسبت کیا والا واقع مین پیدا کرنیوالا دونو کا اللہ تعالی
ہی ہی اور فرمایا جب کہی آہ آہ جمائی لینی مین جیسی کہ جمائی لینی مین عادت ہی اسطرح
آواز کرینگی تو ہنستا ہی شیطان اوسکی پیٹ مین سے صدقت یا رسول اللہ ف
مین لکہا ہی کہ جمائی شیطان سے ہی جسکو جمائی آوی تو ہاتہہ اپنا موتہہ پر رکہہ لے اور آواز بلند
نکری بلکہ تا مقدور مطلقاً آواز نکری اور حقوق مسلمان سے یہہ ہے کہ شریک ہووی پرہیز کری اور ساتہہ

چاہیے

Marfat.com

خلق اور مدارات کی اپنی تئین انکی شر سی نگاہ رکہی اور اونکی برائی موںہہ پر نہ لاوی کہہ
موجب فتنہ وفساد کا ہی اور یہہ نفاق نہین ہی بلکہ یہہ دفع کرنا شر کا ہی نفاق وہ ہی کہ
اہل خیر کیطرف سے دلمین برائی رکہی اور زبان سی نرمی کری ابو درداء نی کہا کہ ہم [illegible]
کرتی ہین ایک قوم کی موںہہ پر اور دل ہماری لعنت کرتی ہین اونپر اور ابن عباس
رضی اللہ عنہما بیچ تفسیر اس آیۃ کی لائی ہین ﴿وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ﴾ یعنی مسلمان
(دفع کرتی ہین ساتہہ بہلائی کے برائی کو)
دور کرتی ہین فحش اور ایذا کو ساتہہ سلام ومدارات کی ام المؤمنین حضرت عایشہ
فرماتی ہین کہ ایک شخص نے اذن چاہا آنی کا آنحضرت کی پاس پس فرمایا آپنے آنی
دو کہ وہ مرد بد ہی اور جب وہ آیا تو آپنے اوسی اتنا نرم کلام کیا کہ جانا مینی کہ اسکو
دوست رکہتی ہین پس جب وہ چلا گیا تو حضرت عایشہ نے پوچہا کہ یا رسول اللہ
یہہ کیا حال تہا کہ اول آپنے اوسکو مکروہ رکہا اور جب وہ آیا تو اسطرح آپ پیش آئی
فرمایا ای عایشہ بدترین لوگونکا خدا تعالی کے نزدیک وہ شخص ہے کہ چہوڑ دین اوسکو
لوگ بسبب فحش گوئی اوسکے نعوذ باللہ منہا اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ فقیرون اور
مسکینون سے اختلاط کری اور یتیمون پر شفقت واحسان اور ہمنشینی اور مصاحبت
خاص اغنیا ہی کی اختیار نکری کہ دعا آنحضرت کی یہہ تہی اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ
مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ اور حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام جب مسجد
مین آتی اور کسی مسکین کو بیٹہا دیکہتی تو اوسکی ساتہہ بیٹہتی اور کہتی ایک مسکین ہمراہ
مسکین کی بیٹہا اور کہتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو کوئی نام بہت پیارا نہ تہا مگر کہ کہا
جاتا یا مسکین یعنی اس مسکین کہنی کو بہت دوست رکہتے تہے کعب احبار نقل
کرتے ہین کہ جہان قرآن مین يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا واقع ہے
بجاے اسکی توریت مین یا ایہا المساکین واقع ہے اور

حضرت موسی علیہ السلام نے سوال کیا کہ ای رب العزت تجکو کہان طلب کرون
مین فرمایا کہ شکستہ دلون کے پاس اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دور رہو
تم موتے سے عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ موتے کون ہین فرمایا کہ اغنیا اور
بیچ خبر گیری یتیم کے اور شفقت کرنیکے اوسپر ثواب بیشمار آیا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مین اور غمخوار یتیم کا بہشت مین بہم ہونگے اور یہہ بہی حدیث مین
آیا ہی کہ جو کوئی رکہے ہاتہہ اپنا یتیم کے سر پر از راہ رحم کرنیکے ہوگی اوسکے لیئے بقدر
شمار ہر بال کے نیکی اور فرمایا کہ بہترین گہرونکا وہ گہر ہی کہ اوسمین احسان کرین ساتہہ
یتیم کے اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ ہمیشہ خیر خواہ مسلمانونکا ہو اور اونکی
حاجت روائیو مین سعی کرے اور ہمیشہ دربئی اسکے رہے کہ کسی مسلمان کا
دل شاد کرے حدیث مین آیا ہی کہ مومن وہ ہی کہ مسلمانونکو مانند اپنے چاہے اور
یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی کہ ایک ساعت رات یا دن سے کسی مسلمانکی حاجت
مین صرف کرے خواہ وہ حاجت برآوے یا نہ برآوے بہتر ہی اوسکے لیئے دو مہینے کے اعتکاف
سے اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ جو کوئی خوش کرے دل کسی مسلمان کا یا مدد کرے کسی مظلوم
کی تہتر مغفرتین دیگا اوسکے لیئے حقتعالی اور حدیث مین آیا ہی کہ دو خصلتین
ہین کہ اونسے بالاتر کوئی نیکی نہین ہی ایمان لانا ساتہہ اللہ کے اور نفع پہنچانا اللہ کے
بندونکو اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ بہترین اعمال سے ہی شاد کرنا کسی مسلمانکی
خاطر کا اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ مدد کرو اپنے بہائی مسلمانکی ظالم ہو یا مظلوم
عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ مدد کرنا ظالم کا کیونکر ہوگا فرمایا ساتہہ منع کرنیکے
ظلم سے یعنے اوسکی مدد یہی ہی کہ اوسکو ظلم سے باز رکہے اور منقول ہی معروف کرخی
رضی اللہ عنہ سے کہ جو کوئی ہر روز یہہ دعا تین بار پڑہے اوسکو ابدالوں مین لکہتے ہین اللہم

Marfat.com

اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ
سنوار امت محمد کو یا اللہ رحم کر امت محمد پر یا اللہ دور کر غم امت
مُحَمَّدٍ ✤ ف امام غزالی احیاء العلوم مین لائے ہین کہ جو کوئی یہہ دعا ہر روز
محمد سے
تین بار پڑہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ
یا اللہ بخش امت محمد کو یا اللہ رحم کر امت محمد پر یا اللہ
تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ✤ اوسکو ابدال کے درجہ مین لکہتے ہین یہہ حضرت شیخ
در گذر کر امت محمد سے

ف عیادت بیمار کی [illegible]

عبد الحق نے مشکوۃ کے ترجمہ مین لکہا ہی ؏ اور حقوق مسلمانسے یہہ ہی کہ عیادت کو جاوے بیمار کی کہیچ عیادت مریض کے ثواب بیشمار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی عیادت کرے بیمار کی اول روز مین تو دعا ساتہہ رحمت و مغفرۃ کے کرتے ہین اوسکے لیئے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادۃ کرے اوسکی آخر روز مین یا اول شب مین تو دعا مغفرۃ و رحمت کی کرتے رہتے ہین ستر ہزار فرشتے صبح تک اور ہوتا ہی اوسکے لیئے باغ جنت مین اور یہہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی عیادت کرے بیمار کی ہمیشہ بیٹہا جاتا ہی دریاء رحمت مین یہانتک کہ بیٹہتا ہی پس جب بیٹہتا ہی غوطہ مارتا ہی دریاء رحمت مین ف اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اور اچہی طرح وضو کرے اور عیادت کرے اپنے بہائی مسلمان کی واسطے طلب ثواب کے دور کیا جاتا ہی دوزخ سے بقدر ستر برس کے ؏ اور آداب عیادت سے یہہ ہی کہ بہت نہ بیٹہے بیمار کے پاس مگر یہہ کہ راضی ہو بیمار بہت بیٹہنے سے اور اوسکا حال پوچہے اور اظہار رقت کا کرے اور دعا کرے اوسکے لیئے اور اوسکے عیبونکی طرف نظر نکرے یعنے جیسے آنکہہ سوجی ہو یا موہنہ اور ہاتہہ ٹانگکے تو اوسکو دیکہے نہین اسلیئے کہ اوسکو شرمندگی اور ملال بہم پہنچیگا اور حدیث مین ہی کہ پوری عیادت مریض کی یہہ ہی کہ اپنا ہاتہہ بیمار کی پیشانی یا ہاتہہ پر رکہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ

عیادت ایکبار سنت ہی اور زیادہ اسّی نفل ہے اور بعضون نی کہا کہ عیادت بعد
تین دن کے کری ف لیکن یہہ قول قابل اعتماد کی نہین اور سنت نزدیک محدثین
کی عیادہ اول مرض مین ہی نہ بعد گذرنے تین دن کی اور اکثر علما اسیر ہین کہ عیادہ
مقید کسی وقت پر نہین ہی جب چاہی کری ؏ منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
واسطی عیادت امیر المومنین عمر رض کی آئی اور کئی بار فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ
شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؏ اُعِیْذُکَ بِاللّٰہِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ
بخشش کرنیوالی مہربان کے پناہ مین دیتا ہون تجکو اللہ ایک بے نیاز کے وہ جو کہ

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ ف ابن عباس سے
نجنا ہی اور نہ جنا گیا ہی اور نہین ہے اوسکی لیئی ہم برابر کوئی برائی اوس چیز کی سی کہ پاتا ہی تو
ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو مسلمان کہ عیادت کری مسلمان کی اور کہی سات بار

اَسْئَلُ اللّٰہَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ شفا پاویگا وہ بیمار مگر یہہ کہ آئی ہو موت
مانگتا ہون مین اللہ سی کہ پروردگار ہی عرش بزرگ کا یہہ کہ شفا دیوی تجکو
اوسکی کیونکہ یہہ مرض لا علاج ہی یہہ روایت مشکوۃ مین ہی ؏ اور آداب مریض کا یہہ ہی کہ با
ادب نیک کی رہی کہ مرض سے شکایت نکری اور جزع فزع نکرے اور صبر کری ورد دوا کری
اور بعد دوا کی توکل خدا تعالی پر رکہی اور دوا کرنی منافی توکل کے نہین ہی اسلئی کہ
دوا بہی پیدا کی ہوئی خدا تعالی کی ہی اور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
واسطی عیادۃ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے آئی اور فرمایا کہ کہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
یا اللہ تحقیق مین

اَسْئَلُکَ تَعْجِیْلَ عَافِیَتِکَ اَوْ صَبْرًا عَلٰی بَلِیَّتِکَ اَوْ خُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْیَا اِلٰی رَحْمَتِکَ وَ
مانگتا ہون تجہسی یہہ کہ جلدی دی عافیت اپنی یا صبر تیری بلا پر یا نکلنا دنیا سے طرف رحمت تیری کی اور

اِنَّکَ سَتُعْطِیْ اَحَدُ ہُمَّنَّ اور مستحب ہے بیمار کی لیئی کہ کہی اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ
تحقیق تو قریب ہی کہ دیگا ایک چیز ان مین سے
شَرِّ مَا اَجِدُ ف عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی کہ وہ شکوہ لائی رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کی پاس ایک درد کا کہ تہا اونکی بدنمین پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رکہہ

توہاتہہ اپنا اوسجگہہ پر کہ دکہتی ہی تیری بدنسی اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار اعوذ بعزۃ

اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر کہتی ہین عثمان کہ پس کیا مینی اسطرح پس دفع کیا اللہ نی

اللہ کی عزت و قدرت کی پناہ مانگتا ہون برائی اوس چیز کیسے کہ پاتا ہون اور ڈرتا ہون آیندہ کو

اوس درد کو کہ تہا میرے بدنمین اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ

کہا اونہون نی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتی تو دم کرتی اپنی بدن پر قل اعوذ

برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ملتی اوس پہونک سے ساتہہ ہاتہہ اپنی کے یعنی پہونکتی

بعض جسم پر پہر پہیرتی ہاتہہ اپنی اوس دم کی جگہہ سی لیکر تمام اعضا پر جہانتک کہ

پہنچ سکتی پس جبکہ وہ بیماری ہوئی آپکو کہ جسمین وفات پائی تہی مین دم کرتی اور

یہی دونو سورتین کہ حضرت دم کیا کرتی ہتی اسطرح کہ پڑہتی مین اور ملتی آنحضرت کی

دست مبارک اور اونمین پہونکتی اور وہ دونو ہاتہہ بدن مبارک پر پہیرتی اور حضرت کی

اہلبیت مین سے کوئی بیمار ہوتا تو اوسپر بہی حضرت دم کرتی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ

برب الناس یہہ روایتین مشکوۃ مین ہین ۵۳ اور حقوق مسلمان سے یہہ ہی کہ تعزیت کری

بہائی مسلمان کے اور اوسکی جنازہ پر حاضر ہو حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی حاضر ہو مسلمان کی

جنازہ پر اوسکو ایک قیراط کی برابر ثواب ملتا ہی اور اگر وقت دفن تک توقف کری تو

دو قیراط کی برابر ثواب ملتا ہی حدیث مین آیا ہی کہ قیراط مانند کوہ احد کی ہی اور

چاہیی کہ مقصود جنازہ پر حاضر ہونیسی ادا کرنا حق میت کا اور عبرت پکڑنی ساتہہ

موت کی ہو منقول ہی کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ جنازہ کی پیچہی جاتی ہتی

اور روتی ہتی اور کہتی تہے قسم خدا کی نہین جانتا مین کہ ساتہہ کس چیز کے چلونگا یعنی

دیرتک رہونگا ہان اور حدیث مین ہے کہ میت کے ساتہہ تین چیزین جاتی ہین دو تو پہرآتے ہین

اور ایک ہمراہ جاتی ہے یعنی پہر آتی ہین اہل و مال اور وہ جو ساتہ جاتی ہی عمل ہی اور آداب تعزیت کے یہہ ہین کہ غمگین

ہووے اور بات کم کرے اور تبسم نکرے اور مصیبت زدہ کو تسلی دے اور اگر وہ جاہل ہو یا نہایت بے صبری مین ہو صبر دینے مین مبالغہ نکرے کہ بعضے جاہل اسکے مقابلہ مین کفر بکنے لگتے ہین نعوذ باللہ من ذلک اور حقوق مسلمانونسے یہ ہی کہ زیارۃ اونکی قبرونکی کرے اور چاہیئے کہ مقصود زیارت سے دعا اور عبرت ہووے منقول ہی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ جب زیارت کرتے قبرونکی اتنا روتے کہ محاسن شریف اونکی تر ہو جاتی اور کہتے کہ مینے سنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قبر اول منزل ہی منزلون آخرت کیسے اگر اوسنے نجات ہوئی تو کار بعد اسکے آسان ہی اور اگر اوسمین نجات نہوئی تو دشوار ہی ابو درداء رضی اللہ عنہ قبرونمین بیٹھتے تھے پس اونسے پوچھا لوگونے سبب اسکا کہا کہ کیونکر نہ بیٹھونمین ساتھہ ایسی قوم کے کہ یاد دلاتی ہین مجھے آخرت کو اور جب اوٹھتا ہون یہانسے تو امن مین رکھتے ہین مجکو غیبت سے یعنے جب مرنا اپنا یاد آیا تو فرصت غیبت کی کہان اور حاتم اصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو کوئی کہ گذرے قبرون پر اور اپنے حال مین فکر نکرے تو خیانت کی اوسنے اپنے حق مین بہی اور اونکے حق مین بہی یعنے اونکی زیارت سے جو سوچ ہوتا اپنے حال مین اور موت یاد آتی جب نہوئی تو گویا خیانت کی اونکے حق مین بہی اور اپنے حق مین بہی اور حدیث مین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار گذرے ایک جگہہ پر پس کود امر کب اونکا پوچھا کہ یہان مقبرہ کفار کا ہی عرض کیا صحابہ نے کہ ہان یا رسول اللہ ہی فرمایا کہ جو کچہہ مین سنتا ہون کہ کیا عذاب ہوتا ہی اہل قبور کو اگر تم سنو تو ترک کردو کہانے پینے کو اور منقول ہی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایکروز ہم ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ کیطرف باہر نکلے پس بیٹھے آپ ایک قبر پر اور روئے اور ہم بہی روئے پس فرمایا کہ کس چیز نے رولایا تمکو تعجب

کہ ایکے رونے نے رُلایا ہمکو یا رسول اللہ فرمایا کہ یہہ قبر ہی امنہ وہب کی بیٹی کی کہ یہہ نام آنحضرت کی والدہ کا ہی اذن چاہا مینے خدا تعالی سے کہ زیارت کروں مین اوسکی پس اذن دیا مجکو اور بعد اسکے اوسکی مغفرۃ مانگنے کا اذن چاہا مینے پس اذن نہ دیا مجکو پس رولایا مجکو شفقت مادری نے اور یہی کلام ہی متقدمین کا کہ آپکے والدین کی مغفرت نہین ہوئی بسبب کفر کے لیکن بعضے متاخرین نے ملاحظہ کیا ہی آنحضرت کے والدین کے کافر کہنے سے اور کہتے ہین کہ تمام باپ دادا آنسرور کے باایمان گیے ہین اور بعضون نے توقف کیا ہی اس مسئلہ مین اور آداب زیارت قبور کے یہہ ہین کہ اول گہر مین دو رکعت نماز کی ادا کرے اور ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور تین بار سورہ اخلاص پڑہے اور ثواب اسکا میت کو بخشے بعد اسکے راہ مین لا یعنی بات مین مشغول نہووے اور جب مقبرہ مین پہنچے تو جوتہ اتارے کہ حدیث مین آیا ہی اور جب قبر پر پہنچے تو سامنے میت کے موہنہ کے کہڑا ہووے اور سلام کرے جیسے کہ زندون پر کرتا ہی بعد اسکے قبلہ کی طرف موہنہ کرکر کہڑا رہے اور کہڑا ہونا پست جگہ مین اولی ہی کہڑے ہونیسے بلند جگہہ پر اور قرآن پڑہے اور دعا کرے اللہ تعالی سے اور تضرع کرے اور قبر کو بوسہ نہ دے اور نہ ہاتہہ او سپر رکہے کہ یہہ نصاری کی عادات سے ہی اور یہہ دعا پڑہے ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ ++++++++++++ سلام ہی تمپر ای قبر والو

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَلِلْمُتَقَدِّمِیْنَ مِنْکُمْ

کہ مومن اور مسلمان ہو رحم کرے اللہ ہمپر اور تمپر اور تمہارے اگلون

وَالْمُتَاَخِّرِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ

اور پچہلون پر ط اور تحقیق ہم اگر چاہیگا اللہ تو تمسے ملنے والے ہین مانگتے ہین اللہ سے اپنی اور تمہاری بخشش عافیت اور اگر مقبرہ شہدا کا ہو تو یہہ کلمات بہی کہے

Marfat.com

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ۝ بعد اسکے بیٹھی اور کہے
سلام ہو تمپر بسبب اوس چیز کی کہ صبر کیا تمنے پس اچھا ہی دار آخرت

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ بعد اسکی کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
شروع کرتا ہوں مین ساتھ نام اللہ کے اور اوپر ملت رسول اللہ کے ۔ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہین شریک

لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَہُوَ
کوئی اوسکا اوسکی لیئی ہی بادشاہت اور اوسکی لیئے ہی تعریف جلاتا ہی اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہین مرتا اوسکی ہاتھ مین بھلائی ہے

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ بعد اسکی سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑہے بعد اسکی
ہر چیز پر قادر ہے ۱۲

قل ہو اللہ احد سات بار پڑہی یا دس بار کہ حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی اسکی بیک نور
پیدا کرتا ہی میت کی قبر مین اور گناہ زیارت کرنیوالیکی بخشتا ہی اور مردونکی لیئی

دعا کری اور کہی اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتَہُمْ وَاٰمِنْ رَوْعَتَہُمْ وَلَقِّنْ حُجَّتَہُمْ وَبَیِّضْ
یا اللہ انست دی انکی وحشت مین اور امن دی انکی خوف مین اور سکہادلیل انکی اور سفید

وُجُوْہَہُمْ وَنَوِّرْ تُرْبَتَہُمْ وَارْحَمْ غُرْبَتَہُمْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِہِمْ وَکَفِّرْ سَیِّاٰتِہِمْ
مونہہ انکا اور روشن کر تربت انکی اور رحم کر انکی غربت پر اور قبول کر نیکیان انکی اور جہاڑ گناہ انکے

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ
اور رحمت نازل کری اللہ اوپر بہترین خلق اپنی کی کہ محمد ہین اور اوپر اولاد اور اصحاب اونکی سب پر ساتھ رحمت اپنی کے

الرَّاحِمِیْنَ ۝ اور بہترین اوقات زیارتکا دن پیر کا اور جمعرات کا
رحم کرنیوالون کے
اور جمعہ اور ہفتہ ہین اور زیارت کرنے دن جمعہ کے بعد نماز جمعہ کی اولی
اور راتین متبرک بھی اولی ہین زیارت کی لیئے خصوصا شب برات اور
سب وقت ہین زیارت کی لیئے جب چاہی کرے یہہ ہی بیان آداب خو

گذرانیکا ساتھہ تمام خلایق کے اور مرجع تمام اخلاق کا یہہ ہی کہ جیسی اپنی تئین
دوست رکھی سب مسلمانون کو دوست رکھی کہ کمال ایمان کا یہہ ہی اور
چاہیی کہ کسیکو زندہ اور مردہ سی بنظر حقارت نہ دیکھی اگرچہ فاسق ہو شاید
کہ ختم کار اوسکا بہلائی پر ہو اور ختم تیرا فسق پر کہ اعتبار خاتمہ پر ہی بیت
حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است * کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد *
اور دین کو بدلے دنیا کی ہاتھہ سے ندی کہ نہ دین ہو اور نہ دنیا اور دنیا دار کو
معظم مکرم مت رکھہ کہ دنیا خدا تعالی کے آگی کچھہ قدر نہین رکھتی حدیث مین آیا ہی
کہ اگر دنیا کو خدا تعالی کے آگی بقدر پر پشہ کے کچھہ قدر ہوتی تو کسی کافر کو اوسمین
سی جلو پانیکا بہی نہ دیتا اور دنیا دارون کی ساتھہ دشمنی بہی مت کر کہ ظاہر ہونا
اسکا شر مین ڈالیگا اور دفع اسکا مدت دراز مین ہوگا اور اگر فساق کو نظر
رحمت سی دیکھی تو بہتر ہی کہ خدا تعالی کا غضب اوپر کافی ہے اور اوپر محبت زمانہ کی
لوگونکی اعتماد نکر او ساتھہ بات خوش آمد کی کہ تیری مونہہ پر کہین مغرور مت ہو کہ وجود ایسی
شخص کا کہ حاضر و غایب یکسان ہو حکم عنقا کا رکہتا ہی اور جبتک ہوسکی آپ نیک رہ او مت کہہ
کہ دوسرا برائی کرتا ہی مین کیا بہلائی کرون کہ ہر کوئی بسبب عمل اپنی کے گرو ہوگا اور بسبب
احتیاج کے کہ رکہتا ہو طمع مت کر کہ بغیر پہنچنی کی غرضکو خوار ہوئیگا اور بسبب بی احتیاجی کے
بہی تکبر مت کر کہ شاید محتاج ہو جائیگا اور اگر کسی سے کچھہ چاہی تو اور بہرہ نہ پاوی تو دشمن اوسکا
کر رنج و دشمنی کا بدتر ہی رنج نہ پانی سی اور جسکو جانی کہ نصیحت نہین مانیگا اوسکو نصیحت مت کر کہ دشمن ہوویگا
اور بہتر یہہ ہی کہ نصیحت کرنا تیرا علی العموم ہو نہ شخص معین کو تاکہ جو مستعد قبول کی ہی نصیحت کا ہوتا
ہوگا وہ آپ مان لیگا اور غرض اوسی حاصل ہو جائیگی اور کوشش اسمین کر کہ غرض تیری نیکی لوگونکی ہی
کہ عزت اسمین ہی اور یہہ بات سوا قناعت کے میسر نہین ہوتی اور اگر وہ تیری غیبت کرین یہہ برائی

Marfat.com

پہنچاوین تو صبر کر اور کام اپنا خدا جل و علی کو سونپ کہ صبر کو بڑی ہی تاثیر ہی قرآن
مجید مین فرمایا ہی اللہ تعالی نے وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا
جَمِیْلًا ۝ اور برائی کے بدلہ لینے مین مشغول نہو کہ عمر ضایع ہوگی اور شر زیادہ
ہوگی اور نہی زبان سے اپنی تعریف نکر اسلیئے کہ اگر وہ بات لایق تعریف کے واقع مین ہی تو
آپ ظاہر ہو جائیگی اور اگر ظاہر نہو تو بہی غم نہین ہی کہ اچہی بات اچہی ہی ہی ظاہر ہو
یا نہ ظاہر ہو اور جبکہ لوگ تجکو دوست نرکہین تو جان کہ تجہہ مین کچہہ نقصان ہی
اسلیئے کہ حب و بغض دلونکا خدا کے ہاتہہ ہی **ف** یعنے اللہ کے نزدیک اگر تو اچہا
ہوتا تو وہ لوگونکے دلونکو آپ ہی مایل کرتا تیری طرف اور مراد لوگونسے نیک لوگ
ہین بدونکا اسمین کچہہ اعتبار نہین کہ وہ اچہونکو برا جانتے ہین اور بدونکو اچہا
بات حدیثونسے سمجہی جاتی ہی ۔ اور اکثر لوگونکی صحبت سے بہاگ اور کنارہ کر جو کہ قابل صحبت
کے ہین بہت ہی کم ہین قول ہی حضرت امیر المومنین شاہ مردان رضی اللہ عنہ کا
اِخْوَانُ الزَّمَانِ جَوَاسِیْسُ الْعُیُوْبِ ۝ اور جسکا تو امتحان نکرے اوسپر
اعتماد نکر اور تہوڑی سی ملاقات و ہمنشینی پر مغرور نہو جبتک کے معاملہ نکر نہ پڑے
اور حق امتحان کا یہہ ہی کہ سب حالتونمین اوسکو آزما دیتو حالت معزولی مین
بہی اور حکومت مین بہی اور محتاجگی مین بہی اور غنا مین بہی اور غضب مین بہی اور
رضا مین بہی اور حاضر مین بہی اور غایب مین بہی اور عیش مین بہی اور سختی مین
بہی جب سب حالتونمین یکسان ہو تو وہ قابل مصاحبت کے ہی پس اگر ایسا آدمی
پاویتو اگر بڑا ہی تو اوسکو بجای باپ کے جان اور اگر چہوٹا ہی تو بجای بیٹے کے جان اور اگر برابر ہی تو
بہائی ٹہرا اوسکو ورنہ کنارہ کر اوس سے نہ بہائی کسیکا ہو اور نہ باپ نہ بیٹا **فصل**
دوسری بیچ حقوق ہمسایہ کے اور ماں باپ کے اور اولاد کے اور بردیکے

پس حقوق ہمسایہ کے ادا کرنا چاہیے کہ ہمسایہ کا حق ہی اگرچہ مشرک ہو اور بیچ تاکید
رعایت کرنے حقوق ہمسایہ کے حدیثین بہت آئی ہین آیا ہی حدیث مین کہ اَحْسِنْ
مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا یعنے نیکی کر ہمسایہ سے تا مسلمان ہووے تو
ہمسایہ کے ساتھہ نیکی کرنیکو سبب اسلام کا گیا تا جانے تو کہ مسلمانی بیچ رعایت حق ہمسایہ
کے ہی حدیث مین آیا ہی کہ جب جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آتے تو ادا کرنے حق ہمسائگی کی وصیت کرتے اور حدیث مین آیا ہی کہ
بیہتر مارنا ہمسایہ کے کتے کو ایذا اوسکی ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے کہا صحابہ نے کہ فلانا شخص ہمیشہ روزے رکہتا ہی اور شب بیدار رہتا ہی
لیکن ہمسایہ کو ایذا دیتا ہی فرمایا کہ وہ آگ دوزخ مین ہی اور آیا ہی کہ ایک بزرگ نے
لوگونکے آگے نہایت چوہونکی شکایت کی لوگون نے کہا کہ بلی کیون نہین رکہتے تم کہ
چوہے جاتے رہین کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ بلی کی آواز سنکر ہمسایہ کے گہر مین چلے جاوین
پس جو کچہہ کہ مین اپنے لیئے نہ پسند کرون دوسرے کیلیئے کیونکر پسند کرون اور
حق ہمسایہ کا یہہ دفع کرنا ایذا ہی کا نہین ہی اوسسے بلکہ باوجود اسکے چاہیئے کہ
رحمت وشفقت بہی کرے اور اوسکی ایذا پر تحمل کرے کہ آیا ہی کہ فردا قیامت
کو ہمسایہ فقیر ساتہہ غنی کے جہگڑیگا کہ کیون نہ اسکے ساتہہ احسان کیا اور جملہ حقوق
ہمسایہ سے یہہ ہی کہ ابتدا کرے اوسسے ساتہہ سلام کے اور لڑے نہین اوسسے اور
تہوڑسی چیز پر مناقشہ نکرے اوسسے اور اوسکا حال بہت نہ پوچہے خصوصا اوس
کہ ذکر نکر سکے اوسکی اور اگر وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور مصیبت مین تسلی دے
اور غم وشادی مین شریک ہووے اور اوسکی خطا سے درگذر کرے اور اوسکے قصور معاف
کرے اور کوٹہے پر سے اوسکے گہر مین نظر نکرے اور اگر اوسکی دیوار

Marfat.com

برگری رکہی تو مانع نہو اور اگر اوسکے پرنالہ سے پانی آوی تو لڑے نہین اور اوسکے راہ تنگ نکری اور جو چیز کہ اوسکی گہر مین آوی اوسکو دیکہی نہین یعنی اسلئی کہ شاید اوسکو ناگوار ہو اور عیب اوسکا ڈہونڈہنے اور اوسکے گہر کے لوگونکو نہ دیکہی اور اوسکی لونڈی پر نظر بد نرکہے اور اگر ہمسایہ کہین جاوے تو اوسکی گہر کے محافظت سے غافل نرہے اور اوسکی اولاد پر مہربانی کرے اور جو چیز کہ دین و دنیا مین اوسکی کام آوے بتاوے اور اگر محتاج ہووے تو قرض دیوے اور مکان اپنا اتنا بلند نکرے کہ اوسکی گہر کی ہوا رکے مگر اوسکی اذن سے مضایقہ نہین اور اگر میوہ کہاوے تو چاہیئے کہ اوسکے گہر بہی بہیجے اور اگر نہ بہیجنا منظور ہو تو پوشیدہ کہاوی اور اپنے بیٹے کو میوہ لیکر باہر نہ نکلنے دے تا بیٹا ہمسایہ کا نہ دیکہی اور اپنے باپ سے ہٹ نکرے اوسکے لیئے کہ مجکو بہی دے حاصل یہہ کہ تمام حقوق اسلام کے مع حقوق ہمسایگی کے بجالاوے مجاہد رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹہا تہا اور ونکا غلام ایک بکری ذبح کر رہا تہا عبد اللہ نی کہا ای غلام اول اس بکری مین سے یہودی کے گہر بہی بہیج کہ ہمسایہ ہمارا ہے اور یہہ بات مکرر کہے عبد اللہ نے اور منقول ہے کہ ام المؤمنین عایشہ رضی اللہ عنہا نے آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا کہ یا رسول اللہ مین دو ہمسائی رکہتی ہون کہ ایک میری دروازے کے سامنے رہتا ہی اور ایک اوس سے پرے رہتا ہے اور کبہی میری پاس ایک چیز ہوتی ہے کہ دونوںکو نہین پہنچ سکتی پس ان دونو مین سے کونسا مقدم ہے فرمایا وہ کہ گہر اوسکا سامنے دروازہ کے ہی اور منقول ہی کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ کیونکر معلوم ہووے کہ مین نیک ہون یا بد فرمایا کہ اگر تیری ہمسائے تجکو نیک کہین تو نیک ہے تو اور اگر

بد کہین تو بدہی اور حدیث مین آیاہی که جسکو خدا تعالے کے بہلائی پہنچایا
چاہتا ہے تو شہید کرتاہی اوسکو عرض کیا صحابہ نے که شہید کرنا کیونکر ہوتا ہے
یا رسول اللہ فرمایا اسطرح که دوست رکہین اسکو ہمسائے اور حقوق ماں باپ اور
اولاد کے پس جان که صلۂ رحم ایک واجب ہے واجبات دین سے یعنی اگر اقربا اوسکی محتاج
ہون اور اوسکو دسترس ہو تو واجب ہے که خبرگیری اونکی قسم نان و نفقہ سے
کرتاہی اور رحم اوس قرابت کو کہتے ہین که بواسطہ بیٹے کے ہو اگرچہ دور
ہو اور اگر باوجود اسکے قرابت اسطرحکی ہو که حرام ہو اوسی نکاح تو اوسکو
ذی رحم محرم کہتے ہین پس ہوسکتا ہے که ایک شخص ذی رحم بہی ہو اور
محرم بہی مانند باپ اور ماں اور بہائی اور بہن اور مانند انکیکی اور یہہ بہی ہوسکتا ہی
که ایک شخص محرم ہو لیکن ذی رحم نہو مانند دو دختر یک بہن بہائی کے اور یہہ بہی ہوسکتا ہی
که ذی رحم ہو اور محرم نہو مانند بیٹی چچا اور خالہ کے مثلا اور بیچ رعایت حقوق اقربا اور
رحم کے حدیثین بہت وارد ہوئی ہین حدیث قدسی مین آیاہی که حقتعالی فرماتاہی که رحم
مشتق ہی میرے نام سے که رحمن ہی جو کوئی ملاوے رحم سے یعنی سلوک کرے ناتے داروں سے
ملاؤنگا مین ساتہہ اوسکے یعنی رحمت کرونگا اوپر اور جو کوئی کاٹے ناتا کاٹونگا مین اوسے یعنی اپنی رحمت سے
محروم کرونگا اوسکو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا که جو کوئی چاہے که عمر اوسکی دراز ہو
اور رزق وسیع تو چاہیئے که ڈرے خدا سے اور ملاوے ناتا یعنی سلوک کرے ناتے داروں سے
اور ابوذر کہتے ہین که وصیت کی مجکو خلیل میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ سلوک کرنیکے
اقربا سے اگرچہ فقیر ہوجاؤں مین اور وصیت کی یہہ که حق کہے تو اگرچہ تلخ ہو اور یہہ بہی حدیث
مین ہی که صدقہ دینا مسکینون کو ایک صدقہ ہی اور ذی رحم کو دینا دو صدقے ہین یعنی دگنا
ثواب ہوتاہے اور یہہ بہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا که بہترین خیرات حرمت

باپ اور اولاد کے حقوق میں

حدیث قدسی

آنحضرت صلعم نے ارشاد کیا

لفظ قطع رحم کے بیان میں

حقوق ماں باپ

کرنی ہی اون اقربا پر کہ دشمنی رکھتے ہون اسّے اور یہہ داخل حسن خلق کے ہی اور مرتبہ صدیقونکا ہی اور چونکہ ماں باپ اور اولاد قریب تر اقربا کے ہین ضرور ہوا کہ حق قرابت اور رحم انکے باب مین زیادہ سے زیادہ ہو اور حدیث مین ہی کہ نیکی کرنی والدین سے افضل ہی نماز اور روزہ اور حج اور عمرہ اور جہاد سے اور یہہ بھی حدیث مین ہی کہ بو بہشت کی پانسو برس کی راہ سے آتی ہی اور نہین پاویگا اوس بو کو نافرمان ماں باپ کا اور کاٹنے والا ناتے کا اور ایکروز آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کے ساتہہ بیٹھے ہوئے تہے کہ ایک شخص پہونچا اور کہا یا رسول اللہ آیا کچہہ حق ہی ماں باپ کا کہ باقی رہتا ہی بعد مرنے اونکے فرمایا کہ ہاں دعا اور بخشش مانگنی ہی اونکے لیے اور بجالانا اونکے عہد کا اور اکرام کرنا اونکے دوستون کا اور حدیث مین ہی کہ نیکتر نیکونکا وہ ہی کہ باپ کے دوستو نسے نیک ہو اور یہہ بھی حدیث مین ہی کہ جب ملایکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتہہ زمین پر آتے ہین تو اول مکہ مین اوترتے ہین بعد ازان ہر جانب مین متفرق ہوتے ہین پہر مکہ ہی مین جمع ہوتے ہین پس پوچہتے ہین جبرئیل علیہ السلام اونسے کہ جانتے ہو تم کہ کیا معاملہ کیا حق سبحانہ وتعالی نے امت محمد علیہ السلام کے ساتہہ اس شب مین ملایکہ کہتے ہین کہ سبکو بخشا مگر تین جماعت کو ماں باپ کے ایذا دینے والونکو اور شراب خوارونکو اور اونکو کہ کینہ رکہتے ہین مسلمانون سے اور حقوق ماں کے زیادہ ہین باپ کے حقوق سے بیچ مہر اور خبرگیری کرنیکے حدیث مین آیا ہی کہ یہہ اس سبب سے ہی کہ والدہ زیادہ مہربان باپ سے اور دعا مہربان کی رد نہین ہوتی یعنے پس اس سبب سے اوسکا حق زیادہ ہی ایکروز اسما بیٹی امیر المومنین حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پاس آئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ماں آئی ہی لیکن ہی وہ مشرکہ آیا احسان
کرو ہمین اوسّے اور حق صلہ رحم کا بجا لاؤن فرمایا کہ ہان اور جیسے کہ بیچ رعایت کرنے
حقوق والدین کے حدیثین آئی ہین بیچ حقوق اولاد کے بھی آئی ہین ایک شخص
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسی نیکی بہتر ہی یا رسول اللہ فرمایا
نیکی کرنی ماں باپ سے کہا اوسنے کہ ماں باپ نہین رکھتا ہین فرمایا نیکی کرنی
ساتھہ اولاد کے اسلیئے کہ جیسے کہ تیری ماں باپ کا حق ہی تجھپر اسیطرح تیری
اولاد کا بھی تجھپر حق ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ رحمت کرے حقتعالی اوس
باپ پر کہ مدد کرے اپنے بیٹے کی نیکی پر یعنے باعث ہنو اُسکو نافرمانی پر اگر بد ہو
اور حدیث مین ہی کہ جب بیٹا چھہ برس کا ہو تو ادب دے اوسکو اور جب نو
برس کا ہو تو بچھونا اوسکا جدا کر اور جب تیراں برس کا ہو تو نماز نہ پڑہنے پر مار اوسکو
اور جب سولان برس کا ہو تو نکاح کر دے اوسکا بعد ازاں اوسکو سپرد خدا کے
کر کہ جو کچھہ حق تہا ادا ہوا آئندہ جو کچھہ اوسکے نصیب مین ہو اور بعضی حدیثون مین
آیا ہی کہ جب سات برس کو پہنچے فرزند تو حکم کر اوسکو نماز کا اور جب دس برس کو پہنچے
تو مار اوسکو اگر نماز نہ پڑہے اور ایکروز اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا کہ بوسہ لیتے ہتے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا کہا کہ میرے دس بیٹے ہین مین نے کبھی
ہرگز نہین بوسہ لیا کسیکا فرمایا مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ یعنے جو کوئی رحم نکرے رحم نہ کیا
جاوے اوسپر یعنے اللہ تعالی اوسپر رحم نہین کرتا اور یہہ بھی حدیث مین ہی کہ
رِیحُ الْوَلَدِ مِنْ رِیحِ الْجَنَّةِ یعنے بو فرزند کی بو جنت کی ہی اور ایکروز آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تہے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ روتے تہے پس اوتر
آئے حضرت منبر سے اور اوٹھا لیا اونکو اور یہہ آیت پڑہی

Marfat.com

اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سوا اسکے نہین کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہین
لوگون کو نماز پڑہا رہے تھے اور مسجد مین تھے کہ حسن رضا آئے اور اوپر گردن مبارک
آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہوئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دراز کیا سجدہ کو یہان تک کہ لوگون نے بسبب درازگی سجدہ کے خیال کیا کہ
کوئی امر حادث ہوا ہی جب تمام کیا نماز کو تو صحابہ نے عرض کیا کہ کیون دراز
کیا آپنی سجدہ کو یا رسول اللہ فرمایا کہ میرے بیٹے نے مجکو سواری اپنی کیا تہا
مکروہ جانا مینے کہ شتابی کرون تا وہ حاجت اپنی ادا کرلے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور مجمل حقوق والدین کے وہ ہین کہ بیچ حقوق یارانہ اور بہائی چارہ کے
مذکور ہوئے بلکہ یہہ رابطہ موکدتر اور قوی تر ہے رابطہ بہائی چارہ سے
اور یہان دو امر زیادہ ہین کہ بیچ رابطۂ بہائی چارہ کے رعایت انکی واجب
نہین ہی ایک تو یہہ کہ اکثر علما اسپر ہین کہ فرمان برداری مان باپ کی واجب ہے
شبہات مین اگرچہ حرام محض مین واجب نہین پس اگر طعام شبہ کا ہو اور مان
باپ تیرے نہ کہانیسے اوسکو ایذا پاتے ہون تو واجب ہے کہ اطاعت کری تو
اسلیئے کہ ترک کرنا شبہ کا ورع کے قبیل سے ہی اور رضا مان باپ کی اصل واجب ہے
پس ترجیح رکہتی ہے رعایت انکی رضا کی رعایت ورع پر اور دوسرے یہہ کہ
جائز نہین ہی سفر کرنا واسطے حج نفل کے مگر اونکے اذن سے اور بموجب قول بعض
واجب نہین ہے جلدی کرنی حج فرض مین یعنے سال اول مین کرنا واجب نہین ہے
بدون انکی اذن کے اور نکلنا واسطے طلب کرنے علم نفل کے بہی جائز نہین ہی مگر
کہ علم فرض ہو قسم علم نماز و روزہ کیسے اور شہر مین کوئی ہووی نہین کہ تعلیم کرے
تو جائز ہی منقول ہے کہ ایک شخص یمن سے ہجرت کرکر آنحضرت صلی اللہ

کے پاس آیا اور قصد جہاد کا کیا آپنے اوسکو فرمایا کہ آیا زندہ مین ماں باپ
تیری نین مین اوسنے کہا کہ ہان فرمایا کہ آیا اذن دیا ہی وہنون نے تجکو جہاد
کرنیکا اوسنے کہا کہ نہین فرمایا کہ پہر جا اور اذن طلب کر اگر اذن دین وہ تو
جہاد کرو ورنہ نجا اور جبتک ہو سکے نیکی کر اونسے کہ یہہ بہتر ہی اون چیزون سے
کہ حکم کیا گیا ہی ہمکو انکا بعد توحید کے اور ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا تا مشورت کرے آنحضرت سے جہاد مین جانیکی فرمایا کہ آیا ہی
تیری ماں اوسنے کہا ہان فرمایا جا اور اوسکے پاس رہ کہ بہشت اوسکے پاؤن مین ہی
اور حدیث مین ہی کہ حق بڑے بہائیکا مانند حق باپ کے ہی ف کتاب
شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ حدیث مین آیا ہی کہ نہین اوترتے ملائکہ یعنی
رحمت کے اوس قوم پر کہ اونمین کاٹنے والا ناتے کا ہی اور لکھا ہی علمانی
کہ سلوک کرنیوالا ناتے دارون سے وہ ہی کہ ناتے دار اوسسے انقطاع کریں جاوین
اور یہہ سلوک کرتا رہی اونسے پس صلہ رحم یعنی سلوک ناتے دارون سے واجب ہے اگرچہ
ساتھہ سلام اور دعا اور ہدیہ کے ہو اور مکروہ رکہی ہے بعضی بزرگون نے
ہمسائگی اقربا کی اسلیئے کہ اسسے حرمت اور ہیبت نہین رہتی پس باعث ہوتا ہے
یہہ انقطاع کا اور ملاقات کرتا رہے قرابتیون سے کبہی کبہی اسلیئے کہ یہہ زیادہ
کرتا ہی لفت و محبت کو بلکہ ملاقات کیا کرے انسے ہر ہفتہ مین یا ہر مہینہ مین
اور ہووین ہر قبیلہ کے لوگ اور ہم جدی یکتن مددگاری مین غیرون پر اور نہ رد کرے
بعضا انکا حاجت بعضے کی اسلیئے کہ یہہ قبیلہ کاٹنی ناتے کیسے ہی اور سمجہین
چچا اور بڑے بہائی کو اور ماموں کو بمنزلہ باپ کے اور سمجہین خالہ اور پہوپہی کو بمنزلہ
ماں کے توقیر اور خدمت اور اطاعت مین اور جاننا چاہیئے کہ نیکی کرنی ماں باپ سے

افضل خیر ہی اون چیزونمین سے کہ نزدیک کرتی ہین اللہ تعالی کے اور اللہ تعالی
نے اونکے احسان کرنیکو اپنی عبادت کے ساتھہ ذکر کیا ہی بسبب بڑی ہونے شان
اوسکیکے یعنے اس آیۃ مین وَقَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ
اور حکم کیا تیرے رب نے یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اوسیکی اور حکم کیا ساتھ ماں باپ کے
اِحْسَانًا ط اور حدیث مین آیا ہی کہ نیکی کرو اپنے باپون سے نیکی کرین
احسان کرنیکا
تمسے تمہارے بیٹے اور حق ماں کا بہت بڑا ہی باپ کے حق سے پس نیکی کرنی
ماں سے بہت واجب ہی اور حدیث مین آیا ہی اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ
جنت نیچے قدمون ماؤن کے ہی
پس ماں باپ کے حقوق مین سے یہہ ہی کہ تملق کرے اونسے اور خدمت کرے اونکی
جبتک کہ زندہ ہین وہ یہانتک کہ راضی ہوون تجہسے اور نہ ڈالے اونکو رنج مین اگرچہ
تہوڑا سا ہو اور نہ بلند کرے آواز اپنی اونکی آواز پر کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا
تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ اور اونسے پکار کر کلام نکر اور احتیاج کر اونکی مباح چیزونمین اسلیے کہ
اور مت کہو اونکے لیے اُف
رضاء رب جل جلالہ کی اونکی رضا مین ہی اور غصہ اللہ تعالی کا اونکے غصہ مین
ہی اور نہ نسبت کر اپنے کو طرف غیر ماں باپ کے اونکو حقیر جانکر یعنے جیسے
بعضے اراذل اپنے کو سید یا بزرگزادہ بنا دیتے ہین ہی کسیکی اولاد مین مشہور کردیا
اپنے کو کسیکی اولاد مین پس یہہ بات باعث لعنت کی ہی اور خرچ کر اونپر اپنے
مال مین سے کہ بندہ حساب نہین پوچہا جاوے گا خرچ کرنے سے ماں باپ پر
یعنے اگرچہ کتنا ہی دیوے اور بعضے بزرگ ماں باپ کے ساتھہ کہاتے نہ تہے بخوف
واقع ہو جانے بے ادبی کے اور ماں باپ پر یہہ حق ہی اولاد کا کہ نہ باعث ہون
اولاد کی نافرمانی کے بسبب بدمعاملگی اور ظلم کرنیکے اونپر اور مدد کرین اولاد کی بہلائی
پر اور فرزند کو چاہیئے کہ دیکہے طرف ماں باپ کے ساتھہ محبت اور مہربانی و شفقت کے تا حاصل ہو
اوسکو عوض ہر نظر کے ثواب حج مقبول کا یعنے حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی

بکمال

اپنے مان باپ کی طرف دیکھتا ہی بنظر شفقت و محبت سے تو
اوسکو ثواب حج مقبول کا بدلے ہر نظر کے ملتا ہی اور نہ چھوڑے مان باپ کو
بسبب جہاد یا حج یا طلب علم یا طلب مال کے اسلیئے کہ خدمت انکی افضل ہی ان سب
چیزون سے یہانتک کہ روایت کیا گیا ہی کہ ابوہریرہ رض نے نہین حج کیا یہانتک
کہ مری مان اونکی اور رہتے ابوہریرہ کہ صبح کو جاتے مان کے دروازے پر اور کہتے
سلام ہو تجہپر ای مان میری اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی جزا دے تجکو اللہ
مجہسے نیک جیسے کہ پرورش کیا تونے مجکو چہوٹی عمر مین پس جواب دیتین اونکو مان
اونکی کہ تجکو بہی جزا دے اللہ مجہسے نیک جیسے کہ سلوک کیا تونے مجہسے بڑے ہو کر
پہر نکلتے ابوہریرہ اور پہر آتے اور کہتے مانند اسکے اور ادا حقوق مان باپکے یہہ ہین
کہ بجا لاوے انکے حکم کو اور تواضع کرے انکے لیئے اور آپ خدمت کیا کرے انکی اور بہیجہ
موقوف نرکہے اور عار نکرے انکی خدمت سے اگرچہ وہ مشرک ہون اور مصاحبت کرے
انکا دنیا مین اچہی طرح جیسے کہ حکم کیا اللہ تعالی نے وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا (اور مصاحبت ہو انکا دنیا مین)
مَعْرُوفًا (اچہی طرح) اور رعایت کرے مان باپکے حقوق کی بعد مرنے انکیکے پس
کفنا دے اور دفنا دے اونکو اور نہ بد دعا کرے اونپر جبکہ ہون وہ کافر بلکہ دعا
کرے اونکی ہدایت کی جب تک کہ وہ زندہ ہین پہر سونپدے امر اونکا طرف اللہ تعالی
کے جیسے کہ آیا ہی بیچ قصہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ کے اور نہ چلے
آگے مان باپکے اور نہ بالانشینی کرے انپر مجلس مین اور نہ پکارے انکو نام لیکر بلکہ
کہے ای مان میری اور ای باپ میرے جیسے کہ قرآن مین آیا ہی یَا اَبَتِ افْعَلْ
مَا تُؤْمَرُ (ای باپ میرے کر وہ چیز کہ حکم کیا جاوی تجکو) اور مانند اسکیکے اور نہ برا کہے کسیکے مان باپکو اسلیئے کہ وہ بہی برا کہیگا اسکے
مان باپ کو اور نہ سبقت کرے اور نہ کسی چیز ملنے اور نہ دیکھے تیز نظر

سے اونکو اور اونکے حقوق مین سے بعد اونکے مرنیکے یہہ ہین کہ نماز پڑہے اونپر
جبکہ ہون وہ مومن اور استغفار کرے انکے لیئے اور پورا کرے اونکے عہد کو
اور وصیتون کو اور اکرام کرے اونکے دوستونکا اور سلوک کرے اونکے
ناتیدارون سے اور دوستون سے حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی دوست رکہے یہہ کہ
سلوک کرے اپنے باپ سے اوسکی قبر مین پس چاہیئے کہ سلوک کرے اپنے
ماں باپ کے بہائیون سے بعد اونکے اور جسکے مرین ماں باپ اور وہ زندہ ہو
تو چاہیئے کہ بخشش مانگے اونکی لیئے اور تصدق کری اونکی لیئے یہانتک کہ
کہ لکہا جاوے بار یعنے نیکی کرنیوالا ماں باپ سے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی
زیارت کرے اپنے ماں باپ کی قبر کی ہر ہفتہ مین لکہا جاویگا بار اور نیت
کرے ساتہہ تصدق کرنے مال اپنے کے ماں باپ کی طرف سے پس نہین ناقص
ہوگا اسکے اجر مین سے کچہہ اور ہوگا انکے لیئے مانند ثواب اسکیکے اور تہے بعضے
بزرگ کہ پہینکتے تہے پتہر راہ مین سے دائین طرف تو نیت کرتے اپنے باپ
کی طرف سے اور دوسرا پتہر بائین طرف پہینکتے تو اپنی ماں کی طرف سے نیت
کرتے یعنے حدیث شریف مین آیا ہی کہ دور کرنا ایذا کا راہ مین سے ایک شاخ
ایمانکی ہے پس یہہ فعل اپنے ماں باپکی طرف سے کرتے تا وہ ثواب پاوین اور بعضی بزرگ
غصہ کو روکتے تہے اور ارادہ کرتے ماں باپکی بر یعنے جہان کا یعنے یہہ نیت کرتے
اسکا ثواب اونکو پہنچے اور ہم اونکے احسان کرنیوالون مین لکہے جاوین پس یہین دلیل ہی
کہ تمام نیکیان بندیکی ماں باپ کے سلوک سے ہین یعنے جو نیکی آپکی نیت سے کریگا وہ داخل
ہی انکے ساتہہ احسان کرنے مین بسبب حاصل ہونے ثواب کے انکے لیئے اور دو رکعت نماز پڑہے
ماں باپ کے ثواب پہنچانیکے لیئے اول روز مین پہلے غذا کہانیکے کہ پہنچیگا اونکو ثواب اوسکا

قاصر جانے اپنے کو بیچ ایفاء حق ادنکے کے اسلیے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہین بدلہ
اوتار سکتا مان باپکا مگر یہہ کہ آزاد کروادے اونکو کسیکی بندی سے تمام ہوا مضمون
شرعۃ الاسلام کا بس چاہیئے ہر مسلمانکو کہ غور کرے ان مضامین مین اور مان باپکی
اطاعت کری اور اونکی حقوق ادا کرے اور اونکی نافرمانی سے بچے کہ مان باپکے ایذا بہت
بری چیز ہی کتاب درۃ المجالس مین چند حکایت مان باپکے ایذا دینے کے وبال مین نقل
کین ہین وہ یہان لکہی جاتی ہین **حکایت** ایک جوان تہا کہ اوسکو شوق
حج کا ہوا اوسکی مان اوسکو اجازت ندیتی تہی وہ بغیر کہی مان کے چلا حج کے
لیئے ایک روز چورون نے اوس جوانکو پکڑا اور مال اور زاد راحلہ اوسکا سب لے لیا اور
دونون ہاتہہ اور پاؤن اوسکے کاٹ کر چہوڑ گئے موذن بیت اللہ کو خواب مین
حکم ہوا کہ اوٹہہ اور فلانے جنگل مین جا اور فلانے جوانکی خبر لے کہ ہمکو اوسپر رحم آتا ہی
وہ موذن بیدار ہوا اور اودہر روانہ ہوا جب وہان پہنچا تو کہا کہ ای جوان تیرا کیا
حال ہی اوسنے کہا کہ مینی بغیر اجازت مان باپکے قدم راہ کعبہ مین رکہا تہا حال میرا یہہ
ہوا کہ جو دیکہا تمنے تا کہ بندگان خدا عبرت پکڑین کہ حج کے جانے مین بغیر اجازت مان
باپکے ایسا معاملہ پیش آتا ہی چہ جائیکہ مان باپکو ناحق رنج دے اور برا کہے اسکا انجام کا
کیسا ہوگا اوس موذن نے جوان کو کہا کہ توبہ کر اوس جوان نے توبہ کی اور موذن سے درخواست
کی کہ مجکو میری مان کے گہر پہنچادے تا اوسکا دل مین ہاتہہ مین لاؤن اور جیسا کہ ہاتہہ پاؤن
سے جدا ہوا ہون دم آخر ایمان سے ایسا جدا نہوؤنمین موذن نے اوسکو اوٹہایا اور اوسکے
مانکے دروازہ کے آگے لیجا کر بٹہا دیا اور آپ پہر آیا اوسکے مان اندر بیٹہی تہی جوان نے ماکی
آواز سنی کہ کہتی ہی الہی مین نہین جانتی کہ سفر مین میرے فرزند کے ساتہہ کیا معاملہ
درپیش آیا کہ بغیر میری اجازت کے باہر نکلا تہا اب اوسکو مجہہ تک پہنچا کہ میرا دل اوسکے لیئے

بیقراری جوان نے ہاتھ لگتے ہوئے سے دروازہ کھٹکھٹایا اوسکے مان نے کہا کہ کون
بیوہ اور غمزدہ کے دروازہ کو کھٹ کھٹاتا ہی پھر خیال کیا کہ مبادا کوئی خبر میرے
مسافر کی کہتا ہو اوٹھہ کر باہر آئی اور دیکھا کہ ایک غریب بیٹھا ہی اوسکی مان نے
کہا اے غریب آ اور اگر تجکو حاجت ہو تو روٹی دون غریب نے کہا کہ روٹی کیونکر لون
مین کہ ہاتھ نہین رکھتا عورت نے کہا ای غریب آگے آ غریب نے کہا کیونکر آؤ مین
پاؤن تو رکھتا ہی نہین اوسکے اس کہنے سے اوسکو مہر آئی اور کہا ای جوان غریب
تیری آواز تو میرے بیٹے کیسی ہی وہ عورت دوڑ کر چراغ لے آئی اور اوسکا موہنہ
دیکھنے لگی آگے پیچھے سے اوسکی آنکھہ ٹھنڈی ہوتی تھی اور کہتی تھی کہ مین بھی
تیرے مانند ایک بیٹا رکھتی تھی لیکن نہین جانتی مین کہ سفر مین کیا حال ہوا
اوسکا بیٹا صبر نکر سکا اور رونا اور فریاد وزاری شروع کی کہ ای مان وہ بیٹا تیرا
مین ہی ہون جب عورت نے یہہ بات سُنی تو نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر پڑی بعد
ایکساعت کے پھر ہوش مین آئی اور موہنہ اپنا آسمان کی طرف کر کر کہا الٰہی تونے اُسکو
ادب تو دیا ہی لیکن اسکو ہلاک نکر اور سعادت ایمان سے محروم نکر غرضکہ خوشی مان
باپ کی عجب چیز ہی اور نافرمانی اونکی بہت بری چیز ہ حکایت دوسری
ایکروز سید عالم محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم گورستان جنت البقیعہ کیطرف
تشریف لائے ایک گور مین سے نالہ وزاری بیچ سمع مبارک مہتر بہتر عالم کے پہنچی کہ کوئی
کہتا ہی اَلنَّارُ فَوْقِیْ وَالنَّارُ مِنْ تَحْتِیْ وَالنَّارُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَالنَّارُ عَنْ شِمَالِیْ
آگ میرے اوپر ہی اور آگ میرے نیچے ہی اور آگ میرے داہنے ہی اور آگ میرے بائین ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصحابہ کو کہ منادی کرین کہ جس جسکے مُردے
اس گورستان مین ہون باہر نکلین یعنے گہرونسے پس خلائق نکلی اور اپنے اپنے عزیزون کی
گورون پر کہڑے ہوئے بعد ازان سبکے پیچھے ایک عورت بڑھیا عصا ہاتھ مین لکڑے ہوئے

آئی اور گور پر کھڑی ہوئی مہتر بہتر عالم نے پوچھا کہ اس خاک مین تیرا کون ہی اوسنے
کہا کہ میرا بیٹا ہی ولیکن اوسسے مین بیزار ہون رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ کیون
نہ خوش ہوگی تو اوسنے کہا کہ ہرگز مین خوش ہنین ہونیکی کہ مجکو رنج دیا ہی اسنے
رسول علیہ السلام نے ہاتھہ دعا کے لیئے اوٹھایا اور کہا الہی حجاب درمیان مین سے
اوٹھالے تا یہہ عذاب دیکھے فی الحال حجاب دور ہوا اور اوسکی مانے گور فرزند کو
بھرا ہوا آگ دہکتی ہوئی سے دیکھا اور اوسکا بیٹا آگ مین جل رہا ہی احوال بیٹے
کا ایسا دیکھکر اپنے کو درپے اوسکے ڈالا اور کہتی تہی بار خدایا مین خوش ہوئی تو
بہی خوش ہو اور میرے فرزند سے عذاب اُٹھالے بمجرد خوش ہونیکے عذاب اوس پر
نرہا یہہ معاملہ اسلیئے ہوا کہ تا لوگ جانین کہ ایذا دینی مان کی نہایت بُری ہی اور دعا
مان باپ کی فرزند کے حق مین مقبول ہی حکایت تیسری آیا ہی کہ مالک بن دینار
رحمۃ اللہ علیہ خواب مین دکھائے گئے کہ جا تو اوس جوان پر کہ حجرۂ حرم مین ہی اور
کہہ کہ خدا تعالی کی رحمت مین سے تیرے لیئے حصہ ہنین ہی مالک بن دینار خواب سے بیدار
ہوئے اور حرم کیطرف چلے جب وہان پہنچے تو دیکھا کہ ایک جوان ایک حجرۂ تاریک مین
زار زار رو رہا ہی نظر جوان کی مالک پر پڑی جوان نے کہا کہ ای مالک بن دینار تو کیا
پیغام لایا ہی مالک نے کہا کہ تو کیا جانتا ہی کہ مین پیغام لایا ہون جوان نے کہا ای مالک
کتنی ہی برس ہین کہ یہہ بات مجکو کہتے ہین کہ تجکو رحمت خدا تعالی سے حصہ ہنین ہی
مالک نے کہا کہ کیا گناہ کیا ہی تو نے جوان نے کہا کہ مین مست تہا حالت مستی مین باپکو مکا
مارا تہا میتے ایک دانت اونکا ٹوٹ گیا پانچ برس گذرے ہین کہ مین روتا ہون ماتم اوس گناہ
مین کہ دیکھا چاہیئے فردای قیامت کو مجھپر کیا عذاب کرتے ہین مالک نے کہا ای جوان
تیرا باپ کہان ہی کہا فلانے قبیلہ مین ہی اور کہتے ہین کہ اس سال حج کو آیا ہی

Marfat.com

مالک اوسکے نشان پر گیا دیکھا کہ اوسکا باپ کعبے کے پیچھے ہی اور دانت اپنی پسلی
پر لیے ہوئی سر برہنہ کہہ رہا ہی الٰہی میرے دانت پر دیکھہ مالک کہتے ہین کہ مجھکو
رونا آگیا کہا مینے ای پیر مرد اگر فرزند نے تجھکو مکا مارا عجب نہین کہ اوسکے ہاتھ
سے روتا تو لیکن کچھہ اپنے بیٹے کے حال سے آگاہ نہین ہی تو کہ پانچ برس سے اس
شرمندگی سے گریہ وزاری کر رہا ہی اور تمام قصہ فرزند کا بیان کیا نفس کی شفقت
پدری جوش مین آئی اور رحم اوسپر کیا اور دعا کی مالک خوش ہوئی اور جوانکی پاس
آکر اوسکے باپ کی دعا کرنیکی خبر دی وہ جوان زیادہ رونے لگا اور کہا ای مالک
تجھسے ایک التماس کرتا ہون کہا کہ کیا کہتا ہی کہا اگر آج مجھسے میرا باپ خوش نہوا تو
فردای قیامت کو فرشتے طوق و زنجیر میری گردنمین ڈال کر دوزخکی طرف
لیجاوینگے تم آج مجھپر یہی کرو کہ ایک رسّی لاؤ اور میری گردنمین ڈالو اور کھینچتے ہوئے
میرے باپکے پاس لیجاؤ اور کہو کہ گنہگار کو لائے ہین ہم جو انکو اسیطرح کیا اور اوسکے
باپکے پاس لیگئے باپ اپنے بیٹے کا ایسا حال دیکھکر دوڑ کر آیا اور رسّی دور کی اور
گلے سے لگالیا اور کہا ای جان پدر مین تجھسے خوش ہون اللہ تعالی تجھسے خوش ہووے
وای اوپر کہ ماں باپ اوسسے ناراض ہون اور رہے وہ فرزند کہ ماں باپ اوس سے
راضی ہون یا الٰہی ہمکو توفیق دے ماں باپونکے راضی کرنیکی تاکہ تو ہمسے راضی ہو بمنہ
وکمال کرمہ تمام ہوئین حکایتین درالمجالس کے اب شروع ہوتا ہی اصل مطلب کتاب کا
اور حق ملوک کا بیان یہہ ہی جان کہ ملک دو قسم پر ہی ایک ملک نکاح ہی کہ اوسکو ملک منفعہ
کہتے ہین اور دوسرے ملک رقبہ کہ اوسکو ملک یمین کہتے ہین اور بیان حقوق ملک نکاح
کا اور بیان مہر کا اوپر ہوچکا اور ملک یمین یعنے بردون کے بہی حقوق ہین کہ واجب
ہی رعایت اونکی تا سبب فراغ معیشت اور صلاح آخرت کے ہون یعنے اونکے

Marfat.com

راضی کریگا تو دنیا کے امور وہ خوب سرانجام کرینگے اور آخرت کے امور بسبب
فراغ خاطر کے خوب کرسکیگا اور وصیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تھی کہ ڈرو
اللہ سے بیچ حق مملوکون اپنے کے کھلاؤ اونکو اوس کھانے مین سے کہ آپ کھاؤ اور
پہناؤ اونکو اوس لباس مین سے کہ آپ پہنو اور تکلیف ندو اونکو اوس چیز کی کہ
نکر سکین اور جو بردہ خوش آوے رہنے دو اور جو کہ خوش نہ آوے بیچ ڈالو اوسکو
اور شکر کرو خدا تعالی کا کہ اونکو مملوک تمہارا کیا اگر چاہتا تو تمکو مملوک اونکا کرتا منقول
ہی کہ عبد اللہ ابن عمر آنحضرت کی پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہر روز کتنی بار
عفو کیا کرون اپنے مملوکون کے قصور یا رسول اللہ پس خاموش رہے آنحضرت بعد
اسکے فرمایا کہ ہر روز ستر بار معاف کیا کر اور آیا ہی کہ ابودرداء صحابی کی
لونڈی نے ابودرداء سے کہا کہ مین تجکو مدت ایک برس تک زہر دیتی رہی لیکن تجمین تاثیر
نکی زہر نے پوچھا ابودرداء نے کہ کیون زہر دیتی تھی تو کہا چاہتی تھی مین کہ تجسے خلاصی
پاؤن کہا جا کہ تجکو آزاد کیا مینے اللہ کے لیے اور منقول ہی کہ قیس بن عاصم کی
لونڈی کے ہاتھہ سے اونکے بیٹے کے سر پر کچھہ گر پڑا اور وہ مرگیا پس ڈری وہ لونڈی
پس کہا قیس نے کہ نہین جانیکا ڈر اس لونڈی کا مگر آزادی سے پس آزاد کیا اوسکو اور
یہہ بات نہایت حلم و رضا بقضا کی ہی اور یہہ بھی آیا ہی کہ میمون بن مہران کے
پاس ایک مہمان آیا وہ حاضر کرنے طعام کے لئے لونڈی کو جلدی کرتے تھے
پس جلدی کی لونڈی نے اور اوسکے ہاتھہ مین طباق تھا اوسکا پانو جو
پہسلا تمام شوربا میمون کے سر پر گرا میمون نے لونڈی کیطرف دیکھا لونڈی نے کہا
ای تعلیم کرنیوالے خیر کے اور ادب دینے والے لوگون کے عمل کر اسپر کہ خدا تعالی نے فرمایا
ہی کہا وہ کیا ہی کہا لونڈی نے کہ فرمایا ہی والکاظمین الغیظ کہا

اور روکنے والے غصے

Marfat.com

میمون نے کہ رو کا مینے غصہ کو کہا لونڈی نے وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ یہی فرمایا ہی
کہا معاف کیا مینے قصور تیرا لونڈی نے کہا کہ زیادہ کر اسپر کہ حق تعالی فرماتا ہی وَاللّٰہُ
یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ پس آزاد کیا اوسکو میمون نے اور اس حکایت کو اخلاق المحسنین
مین حضرت امام حسین رض سے نقل کیا ہی اور آیا ہی کہ ایک شخص اصحاب رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے غلام کو مار رہے تھے اور غلام کہتا تھا کہ واسطے خدا کے
بخش جب آنحضرت نے آواز اوسکی سنی تو اوسکے پاس گئے جب اون صحابی نے حضرت
کو دیکھا تو ہاتھ اوسکے مارنیسے کھینچا پس فرمایا آپنے کہ وہ تجھسے خدا کیواسطے بخشوا تا تھا
تو نے عفو نکیا جبکہ مجھکو دیکھا تو ہاتھ کھینچا کہا اوسنے کہ آزاد کیا مینے اسکو یا رسول اللہ
فرمایا اگر یہہ تو نکرتا تو جلاتی موہنہ تیرا آگ دوزخ کی نعوذ باللہ منہ اور
حدیث مین آیا ہی کہ تین شخص اول بہشت مین داخل ہونگے شہید اور مملوک
کہ خدا تعالی کی عبادت مین مشغول ہو اور خیر خواہ اپنے مالک کا ہو اور عیالدار کہ
پارسا ہو اور تین شخص اول دوزخ مین جاوینگے امیر کہ ظلم کرے لوگون پر اور مالدار کہ
ندیوے حق خدا کا یعنے زکوٰۃ وغیرہ اور فقیر کہ تکبر کرے ساتھہ فقر کے اور مجمل حقوق
مملوک کے یہہ ہین کہ اسکے کہلانے پہنانے مین قصور نکرے اور ایذا ندے اوسکو
زیادہ اوسکی طاقت سے اوسکو تکلیف ندے اور نظر تکبر اور حقارت سے
اوسکو ندیکہے اور اوسکی خطائین معاف کرے اور حالت غضب مین تحمل کرے اور
اگر اوسنے بیچ حق مالک کے یا حق خدا کے کچھہ قصور ہو تو نظر کرے اپنی تقصیر مین بیچ
حقوق خدا کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ
مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ حقتعالے سبہونکو توفیق نیکی کی
دے بحرمت محمد اور آل اور اصحاب اونکے + ف

بیان مفصل

مناسب اس مقام کے ایک دو حکایتین کتاب نافع المسلمین کی لکہی جاتی ہین واسطے
نفع بہائی مسلمانون کے **حکایت** ایک زمانہ مین ایک خواجہ نے لونڈی کو کہا کہ بچہونا
درست کر لونڈی نے کہا ای خواجہ تیرا بہی کوئی خواجہ ہی یا نہین کہا اوسنے ہان
ہی کہا لونڈی نے وہ بہی سوتا ہی یا نہین کہا خواجہ نے نہین لونڈی نے اوسکو کہا کہ
ای خواجہ تجکو شرم نہین آتی ہی کہ خواجہ تیرا جاگے اور تو سووے خواجہ نے یہہ سنکر
ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑا جب اس حالت سے ہوش مین آیا تو کہا ای لونڈی
اس بات پر تجکو مینے اپنے مال مین سے آزاد کیا اور کہتے ہین کہ پہر وہ بزرگ کبہی
نہ سوئے اور اولیاء اللہ سے ہوئے **حکایت** حضرت رابعہ بصری سے کہ اولیائے
کاملین سے تہین کسی شخص نے پوچہا کہ سرشتہ اس طلب مولی کا کہانسے تجہے ہاتہہ
لگا کہا کہ مین سات برس کی تہی کہ اس ہنگام مین قحط بصرہ مین پڑا اور میرے
مان باپ کی وفات ہو گئی اور میری بہنین متفرق ہو گئین اور مجکو رابعہ اسی سبب سے
کہتے ہین کہ تین بہنین میری اور تہین اور چوتہی اونکی مین تہی پس مین ایک ظالم
ہاتہہ مین پڑی اوسنے مجکو چہہ درہم کو بیچا اور خواجہ مجکو کار سخت فرمایا کرتا تہا
ایک روز مین کوٹہے سے گر پڑی اور ہاتہہ میرا ٹوٹ گیا مینے موہنہ خاک پر رکہا اور کہا
بارخدایا مین یتیم غریب قیدی ہوئی ایک شخص کی رحمت فرما اور رضا تیری
چاہتی ہون اگر تو راضی ہی تو کیا ڈر ایک آواز مینے سنی کہ ای ضعیف غم مت کہا
کہ کل کو تجہے ایک جاہ ہوگا کہ مقربان آسمان تجکو اچہا جانینگے جبکہ مین اپنے مالک کے
گہر مین آئی تو مینے روزہ شروع کیا اور راتکو گوشہ مین جاکر عبادت مین مشغول ہوتی آدہی راتکو
مین حق سے مناجات کر رہی تہی اور کہہ رہی تہی کہ الہی تو جانتا ہی کہ خواہش میرے دل کی بیچ
موافقت فرمان تیرے کی ہی اور روشنی آنکہہ میری کی بیچ تیری خدمت مین ہی اور میری ہمت پر مطلع ہی تو

Marfat.com

اگر کام میری ہاتھہ ہوتا تو ایک ساعت تیری عبادت سی نہ آسودہ ہوتی ولیکن
تونے مجکو ایک مخلوق کے ہاتھہ مین اسیر کردیا ہی پس مین یہہ دعا کررہی تہی کہ خواجہ
نے میرے سرپر ایک قندیل نور کی بغیر زنجیر کے لٹکی ہوئی دیکھی کہ تمام گہر اوسنے
روشن تہا روز دوسرے مجکو خواجہ نے بلایا اور نوازا اور آزاد کیا پس رخصت
چاہی مینے اور وہانسے باہر آئی مین اور ویرانہ مین گئی کہ کوئی وہان نہ تہا اور عبادت
مین مشغول ہوئی چنانچہ رات کو ہزار رکعت نماز کی پڑہتی تہی مین **باب پانچوان**

بیچ بیان عزلت کے * جان کہ مشایخ سلف کو اختلاف ہی بیچ فضیلت
عزلت اور صحبت باہمدگر کے یعنے بعضون نے کہا ہی کہ گوشہ نشینی بہتر ہی اور بعضون نے
کہا کہ خلق مین ملے جلے رہنا بہتر ہی اور ہر جماعت کے لیئے دلیلین ہین اور احادیث
اور اقوال صحابہ کے دونو جانب مین واقع بعضے اگلے بزرگون نے کہا ہی کہ حکمت کے
دس جزر ہی نو جزر خاموشی مین ہین اور دسوان جزو عزلت مین سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ
نے کہا کہ ہذا وقت السکوت وملازمۃ البیوت (وقت خاموشی اور لازم کرنے گہرو نکا ہی) ایک بزرگ گہر مین سے نکل
دروازہ پر آئے اور بیٹہے ناگہان ایک پتہر کہین سے آکر اونکے موہنہ پر لگا و
خون رخسارہ سے پاک کرتے تہے اور اپنے نفس سے کہتے تہے کہ مین تجکو نصیحت
نکرتا تہا ای نفس کہ گہر سے نہ نکل بعد اسکے خلوت مین گئے اور جب تک زندہ تہے ہر
گہر سے باہر نہ نکلے اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید نے کہ بڑے صحابہ تہے
ہین گوشہ پکڑا عقیق مین کہ ایک جگہہ ہی نزدیک مدینہ کے اور ہرگز مدینہ مین نہ آئے
نہ واسطے جمعہ کے اور نہ اور کام کے لیئے یہانتک کہ مرے ایک بادشاہ حاتم اصم
آیا اور کہا یا شیخ کچہہ حاجت رکہتا ہی تو کہا ہان یہہ کہ نہ مین تجکو دیکہون اور نہ تو مجہے
ایک شخص نے سہل جنو کو کہا کہ مین چاہتا ہون کہ مصاحب تمہارا رہون کہا بعد مرنے میرے

مصاحب کسکا ہوئیگا تو جسکا جب مصاحب ہوئیگا اوسکا اہی کیون نہین ہوتا اور
ابن عباس رضی اللہ نے فرمایا کہ بہترین مجالس وہ مجلس ہی کہ گہر کے گوشہ مین ہو نہ کوئی تجکو
دیکہے اور نہ تو کسیکو اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے سوال
کیا کہ کون شخص لوگون مین سے بہتر ہے یا رسول اللہ فرمایا وہ شخص کہ جہاد کیا ہو اوسنے
راہ خدا مین کہا صحابہ نے بعد اسکے کون افضل ہی فرمایا وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہو
اوسنے دامن کوہ مین اور عبادت کرے خدا کی اور نگاہ رکہے لوگونکو اپنے شر
سے اور یہہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ خدا دوست رکہتا ہی اوس شخص کو کہ متقی ہو
اور لوگونکے آنکہہ سے مخفی ہو اور دلیلین فضیلت صحبت یعنے باہم گہر ملے رہنے کی
یہہ ہین کہ مخالطت اور مصاحبت سبب ہین الفت دلون اور سلام علیک کرنے کی
مسلمانون سے اور مدد کرنی نیکی امور دین مین فرمایا اللہ تعالی نے وَتَعَاوَنُوا عَلَی (اور آپسمین مدد کرو)
الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (نیکی پر اور تقوی پر) یعنے جب لوگون مین رہیگا تو اوسے عمل نصیب ہوگا اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُؤْمِنُ آلِفٌ وَلَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَا یَأْلِفُ یعنے مومن
وہی کہ الفت کرے مسلمانون سے اور نیکی نہین ہی اوس شخص مین کہ الفت نکرے
پس جب لوگون مین رہیگا تو اس حدیث پر ہی عمل میسر ہوگا اور حدیث مین آیا ہی
کہ ایک شخص نے ایک پہاڑ مین سکونت اختیار کی تا عبادت کرے پیغمبر خدا کے
پاس اوسکو لائے پس منع کیا اوسکو اور فرمایا کہ صبر کرنا لوگونکی ایذا پر بہتر ہی چالیس
برس کی عبادت سے اور یہہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ شیطان مانند بہیڑیے کے ہی اور
لوگ منزلہ بکریون کے اگر کوئی بکری ریوڑ سے جدی ہو بہیڑیا اوسکو لیجاسکا دور رکہو اپنے تئین
گوشہ پکڑنے سے اور ہر ایک عزلت اور صحبت کے لئے فواید مین اور آفات جیسکہ نکاح اور تجرید کے
لئے مین پس نظر اوپر ہونے فواید اور آفات کے کرنی چاہیئے اگر فواید عزلت کے حاصل ہون تو

Marfat.com

عزلت افضل ہی ورنہ صحبت بہتر ہی اور فوائد مختلف ہوتے ہین ساتھہ اختلاف
احوال اشخاص کے اور جب ایسا ہوا تو ضروری ہی بیان کرنا فوائد اور آفات عزلت اور
صحبت کا اور اس باب مین تین فصلین ہین **فصل پہلی بیچ فوائد عزلت کے**
فوائد عزلت کے یہہ ہین کہ وہ سبب فارغ کرنے دل کی ہی واسطے عبادت کے اور حضور
فکر کے اور حاصل کرنے انس کے ساتھہ مناجات حق جل وعلا کے حضور عبادت بے فراغ کے
متصور نہین ہی اور صحبت اور مخالطت اکثر سبب تفرقۂ دل اور تشویش خاطر کی ہی
اور اسی سبب سے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا کار مین کوہ حرا مین
عزلت اختیار کی یہان تک کہ نور نبوت قوت کو پہنچا کہ نہ کثرت مانع انوار وحدت کی
ہی اور نہ وحدت محو کرنیوالی آثار کثرت کی اور حصول اس مرتبہ کا بے نور نبوت کے
میسر نہین ہی اور حصول اسکا ہر کسی سے طمع محال ہی اور شاید بشرف متابعت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر و باطن مین بعضے اولیاء امت اونکیکو بھی حاصل ہو سید
الطائفہ جنید بغدادی کہتے ہین کہ تیس برس ہوئے کہ بات میری ساتھہ خدا کے ہی
اور لوگ خیال کرتے ہین کہ مین ساتھہ اونکے بات کرتا ہون اور مرتبہ نتیجہ استغراق
اور افراط محبت کا ہی اور محال نہین ہی اسلیئے کہ بیچ عشق مجازی کے واقع
ہی کہ عاشق اگرچہ ظاہر مین لوگونسے بات کرتا ہی لیکن جان اوسکی ہمیشہ آگے
جانان کے ہی **بیت** دل پیش تو ام دیدہ بجاے دیگر ستم ✽ تا خلق ندانند کہ ترا
می نگر ستم ✽ اور جب عشق مجازی مین یہہ بات حاصل ہوئی تو عشق حقیقی مین
الٰہی معلوم ہی کہ کیا حال ہوگا اور حکایات سلف کی بیچ اختیار کرنے عزلت کے
بہت ہین اور جملہ فوائد عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین سلامتی ہی لوگون کی غیبت سے
اسلیئے کہ سالم رہنا اوس سے باوجود مخالطت کے مرتبہ صدیقون کا ہی اور حاصل ہونا اسمقام کا ہر کسیکو

بلکہ

سیسر ہین ہی اور عادت لوگونکی ہمیشہ نقل کرنے خبرون اور عیوب خلق کے ہی پس اگر
کوئی موافقت کرے اسکی تو مستحق غضب حق کا ہو اور اگر ساکت رہے تو گناہ مین
شریک ہو اور اگر انکار کرے تو اوسکی بہی غیبت کرینگے بلکہ گالیان دینگے پس
زیادہ ہوگی شر اور آفت اور عزلت مین سلامتی ہی ان باتونسے اور فوائد عزلت
مین سے یہہ بہی ہی کہ صحبت اور مخالطت مین خوف فوت ہونے امر معروف
اور نہی منکر کا ہی اور یہہ واجبات دین سے ہی اسلیئے کہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ امر بالمعروف
سے شر و فتنہ پیدا ہوتا ہی کہ دفع اسکا پہنچانیوالا منہیات کا ہوتا ہی خصوصاً
اس زمانہ مین کہ مددگار دین کے اور تابعدار شرع کے کم ہین اور فوائد عزلت کے یہہ
بہی ہین کہ اسمین سلامتی ہی ریا سے اور ریا درد بیدوا ہی اور اسکے دفع کرنے مین
ابدال و اوتاد عاجز ہین اور دفع کرنا اسکا خاصہ صدیقونکا ہی اور عزلت سبب
اسکی کمی کی ہی بلکہ قریب ہی کہ بالکل جاتا رہی لیکن صحبت اور مخالطت مین دفع
اسکا مشکل ہی اور فوائد عزلت کے یہہ ہین کہ اسمین سلامتی ہی کذب و نفاق
سے اسلیئے کہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ لوگونمین آپسمین عداوت و خصومت ہوتی ہی
پس اگر ساتہہ ہر ایک کے دو شخصونمین سے کہ انکے درمیان مین عداوت ہی
بموافقت پیش نہ آوے تو دشمن دونونکا ہو اور اگر ایک کے ساتہہ موافق ہو
تو دوسرا دشمن ہوتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ بدترین لوگونکا وہ ہی کہ دورو
ہو یعنے اگر دونون سے موافق ہو تو مستحق اس وعید کا ہوتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ
غالب لوگون پر وقت ملاقات کے ظاہر کرنا شوق کا اور مبالغہ کرنا اوبمین
اور پوچہنا احوال کا اور ظاہر کرنا مہربانی کا ہی اور حال آنکہ دلمین کچہہ بہی خبر کا نہی کیا
سے اثر نہین ہی اور یہہ نفاق محض ہی سری سقطی رح نے کہا ہی کہ اگر آدمی

ایک بہائی مسلمان اور مین ہاتھہ ڈاڑھی پر لیجاؤن اوسکے سنوارنے کے لیے بسبب آنے اوسیکے تو ڈرتا ہون کہ مجکو بیچ دفتر منافقون اور ریا کارونکے نہ لکھین اور طاوس رح ہشام خلیفہ کے پاس آئے اور کہا کہ کیسا ہی تو اے ہشام ہشام کو غصہ آیا اور کہا کہ امیر المومنین کیون نہ کہا تونے فرمایا طاوس نے کہ مجکو معلوم نہین ہی کہ سب تیری خلافت پر متفق ہین یا نہین اور جب یہہ معلوم نہو تو امیر المومنین کہنے مین احتمال جہوٹ کا ہی اگر کسیکو یہہ قدرت ہو کہ ایسا جہوٹ اور ریا سے احتراز کر سکے تو اوسکو مصاحبت اور مخالطت لوگونکی جایز ہی اور ایسا کون ہی کہ اسطرح کر سکے اور اگلے بزرگ بیچ پرسش احوال کے ملاحظہ بہت کرتے ہتے کہ تابیفایدہ نہ پوچھا جاوے ابن سیرین نے ایک شخص کو کہا کہ کیسا ہی حال تیرا اوسنے کہا کہ کیا حال ہوگا اوسکا کہ اوسپر پانسو درم قرض ہون اور ہو وہ عیال دار ابن سیرین گہر مین گئے ہزار درم پائے اس شخص کے آگے بہیجدین اور کہا کہ پانسو درم قرض مین دے اور پانسو اپنی عیال مین خرچ کر بعد اسکے ابن سیرین نے قسم کہائی کہ حال کسیکا نہ پوچھے اسلیئے کہ حال پوچہنا دون قصد اوسکی درستی کے ریاء ونفاق ہی اور فواید عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین سلامتی ہی فاسقونکی مصاحبت سے اور غافلونکی ہمنشینی سے اور صحبت کو تاثیر بڑی ہی اور طبیعت چراتی ہی اخلاق کو مصاحب سے با این حیثیت کہ اس شخص کو اوسکی خبر بہی نہین ہوتی اور دیکہنا فسق وفجور کا سبب قساوۃ قلبی اور جاتے رہنے حمیت دین کا ہی یہان تک کہ اگر کوئی شخص منکر ایک فعل کا ہو بعد ازان کہ مدت اوسکو دیکہے انکار ساتہہ اصرار کے متبدل ہو جاویگا اور اسی سبب سے مصاحبت اغنیا کی سبب حقیر جاننے نعمتون خداوندی کے اور سبب عیب کرنے اون لباسون اور کہانون کی ہی کہ اگر انکو فقیر پاوے تو ہزار

ہزار درم

پانسو درم قرض مین دے

پانسو اپنی عیال مین

بعضے انکو حقیر جانتے اور عیب کرتے ہین اور بعضے ہمیشہ نا شکری میں

شکر کرے بلکہ نرا سُننا فاسقوں کی خبروں کا تاثیر کرتا ہی کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ اگر
خبرین اگلے بزرگون کی درمقدمہ عبادات اور بہلائیون کے سُنتا ہی تو کسقدر نظر
کرنے تقصیرات پر اور شوق طاعات پر باعث ہوتی ہین اور دل مین عزم اصلاح اور ربط
خیر کا قوی ہوتا ہی اور وقت سُننے خبرون اہل اسراف اور گناہ گارون اور صاحبان
حظ دنیا کے کیا باعث شہوت او معصیت کا حرکت مین آتا ہی اور جب نرا
سُننا موثر ہو بیچ متصف ہونی دل کے ساتھہ خیر و شر کے تو حال دیکھنے کا کیا
کچھہ ہوگا اور عادت پکڑنے اور اصرار کو بڑی تاثیر ہی بیچ ہلکا جاننے گناہ کے
اگر ایک عالم کو دیکھین کہ حریر پہنتا ہی تو اتنا عیب کرینگے کہ حد سے گذر جاوے
اور اگر غیبت کرے تو کوئی اوسکو عیب نکریگا باوجودیکہ غیبت اشد ہی زنا
سے اور اسی جگہہ سے ہی کہ بسبب شایع ہونے رسمون اور عادتون بد کے بیچ
طوایف خلایق کے عیب اوس برا جاننا منعدم ہوجاتا ہی اور حیا اور حجاب برطرف اوٹہ
اسی سبب سے کہا ہی علمانے کہ اگر عالم سے لغزش اور گناہ دیکھین تو مصلحت اسمین ہی
کہ عوام سے نکہین کہ عقیدہ انکا سُست ہو جائیگا اور اسکو حجت معصیت اور بہانہ
ترک طاعت کا کرینگے اور بہت لوگ ہوتے ہین کہ وقت سُننے حکایتون لڑائی
اور جہگڑے صحابہ رضی اللہ عنہم کے خیال کرتے ہین کہ اونمین طلب ریاست اور حب
دنیا کی تہی اور اسکو حجت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسیطرح ہوتا آیا ہی کوئی نہین ہی
کہ قید دنیا سے خلاصی پاوے معاذ اللہ اور یہہ فریبون اور وسوسون شیطان کے سے
ہی او طبیعت بد ہمیشہ میل بدی کیطرف رکہتی ہی اور فواید عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین
خلاصی ہی فتنون اور جہگڑون سے اور بچانا نفس کا ہی خوض کرنیسے بیچ وقایع اور بلاؤن
کے اور غایہ یہہ ہی کہ شہر اور لوگ اوسکے ایسی خبرون سنے خالی نہین ہین خصوصاً بیچ وقت شہرے جلوتون اور

Marfat.com

شدیدہ کے اور آدمی گوشہ نشین کو ان سب چیزون سے فراغت ہی ابن مسعود رض
کہتے ہین کہ ایکروز آنحضرت نے ایام فتنہ اور فساد کے یاد کیئے کہا مینے یا رسول اللہ وہ
زمانہ کیسا ہوگا فرمایا وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ امن مین نہین ہونیکا مرد ہمنشین اپنے سے
عرض کیا مینے کیا فرماتے ہو مجکو یا رسول اللہ اگر پاؤنمین اوس زمانہ کو فرمایا کہ اپنے
مکانمین رہنا کہا مینے اگر کوئی میرے مکانمین چلا آوے تو کیا کرون فرمایا اندر
گہر کے بہاگنا کہا مینے اگر گہر مین بہی چلا آوے فرمایا کہ مسجد مین جانا اور مشغول بخدا
رہنا یہان تک کہ مرجاوینو اور منقول ہی کہ جب سعد بن وقاص کو ایام معاویہ مین
خروج کے لیئے بلایا کہا کہ مین تلوار نہین پکڑنے کا مگر یہہ کہ دو مجکو ایسی تلوار کہ آنکہہ و
زبان رکہتی ہو تا دیکہے اور کہے کہ کون مسلمان ہے کہ چہوڑ دون اوسکو اور کون کافر
ہی تا مارون اوسکو اور کہا سعد نے کہ مثل ہماری اور تمہاری ایسی ہی کہ ایک جماعت اجالے
مین بیچ میدان روشن کے سیر کرین اور ناگہان غبار آجاوے کہ عالم کو تاریک کردے
اور وہ گم کرین راہ کو پس ہر ایک ایک جانب کو جاوے اور حیران و سرگردان ہو اور
راہ نپاوے مگر وہ شخص کہ توقف کیا اوسنے اور کسی جانب کو نہ گیا یہانتک کہ غبار جاتا
رہا اور راہ روشن ہوئی اور یہہ وہ جماعت ہی کہ فتنہ اور فساد سے یکسو ہوئی اور
گوشہ نشینی اختیار کی اور آیا ہی کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ عراق کیطرف متوجہ
ہوئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سنا اور انکے پیچھے دوڑے اور بعد تین دن کے
اونسے ملے کہا کہان جاتے ہو اے بیٹے رسول اللہ کے فرمایا کہ عراق کیطرف جاتا ہون
کہ وہانکے سب لوگون نے عہد و پیمان کیئے ہین اور خط بہیجے ہین ابن عمر نے کہا یا حسین رض
اونکے عہد و پیمان پر اعتماد نکرنا اور اونکے خطون پر خیال نکرنا مین تمہارے آگے
حدیث بیان کرتا ہون جانو تم کہ جبرئیل ع م تمہارے نانا علیہ السلام پاس آئے اور انکو دو

۲ یعنی مردانہ مین مانند دیوانخانہ وغیرہ سے مدینہ

دنیا اور آخرة کے اختیار دیا اور انہوں نے اختیار کی آخرة دنیا پر اور تم حکم کروگے
پیغمبر کے ہو وہ کرو کہ انہوں نے کیا یعنے آخرت اختیار کی آپ ہی کبھی آپکو متوقع
فتح یابی کا ہونا چاہیئے قضاء خداوندی نے یہہ تقاضا کیا کہ حضرت امام حسین رض
کو بات ابن عمر کی یاد نہ آئی ابن عمر نے انکو گلے سے لگایا اور روئے اور کہا کہ خدا کی
پناہ مین دیتا ہون تمکو قتل سے اور پہرے ابن عمر رض اور سفیان ثوری نے کہا کہ
یہہ وہ زمانہ ہی کہ ترک نکاح سمین حلال ہوا ہی اور جب حال اس زمانہ کا یہہ تہا تو
احوال اپنے زمانہ کا جانا چاہیئے کہ کیا ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ بہترین قرنونکا
قرن میرا ہی بعد ازان وہ لوگ کہ متصل مین ساتہہ اونکے بعد ازان وہ کہ متصل
مین ساتہہ اونکے بعد ازان پہیلیگا جہوٹ اور اگلے بزرگون نے کہا ہی کہ شیاطین
صحابہ کے زمانہ کے لوگونمین آتے تہے اور ساتہہ حسرت کے اونکے آگے سے
جاتے تہے اور کہتے تہے کہ یہہ عجب لوگ ہین کہ دست قدرت ہمارا دامان عصمت انکیسے
کوتاہ ہی اور قدم صدق انکا مانند پہاڑ کے استوار شیطان یعنے ابلیس کہ بڑا انکا ہی
کہتا تہا کہ صبر کرو کہ بعد انکے کیا حال ہوگا جب زمانہ تابعین مین آئے تو بہی ناامید
پہرتے تہے کہ یہہ بہی عجب ہشیار مین پہسلتے ہین اور پہر اسوقت تدارک اسکا کر لیتے
ہین شیطان کہتا تہا تہوڑے دنون ٹہر جاو بعد انکے ایک قوم آویگی کہ مراد تمہاری
اونسے بر آویگی جب زمانہ تابعین اور تبع تابعین کا گذر گیا تو شیطانونکا دست قدرت
بنی آدم پر دراز ہوا اسطرف کہ لیگئے گئے اور اسیطرح جون جون زمانہ گذرتا جاتا
ہی حال بدتر ہوتا جاتا ہی اور اگر کوئی کہے کہ انتشار شیاطین کا اور پہرنا انکا طرف
شیطان کے اور جواب دینا اسکا انکو کیونکر معلوم ہوا آیا مشاہدہ
سے معلوم ہوا یا دلیل سے جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ

اول زمانہ
صحابہ کا اور
دوسرا تابعین کا
اور تیسرا تبع
تابعین کا ہوا

کاملونکے مکاشفات مین سے ہی اسلئے کہ وہ بعض اوقات کچہہ احوال دیکہہ
لیا کرتے ہین کہ تمام خلق اوسسے مہجور و محروم ہین اور احتمال یہہ بہی ہی کہہ قبیل
دلیل پکڑنے اور قیاس کے سے ہو جیسی کہ سمجہنا مقاصد کا اشیا مین ساتھہ زبان
حال کے ہوتا ہی اسلیئے کہ نص سے معلوم ہی کہ سبب بہکانے اور گمراہ کرنے انسان
کا شیطان ہی پس جس زمانہ مین کہ گمراہی زیادہ ہو قیاس کرنا چاہیئے کہ قدرت
شیاطین کی اور تسلط انکا لوگون پر غالب ہی اور یہہ احتمال ضعیفترین
ایمان کا ہی اگرچہ ہی قریب الفہم اور فوائد عزلت سے یہہ بہی ہی کہ امین
خلاصی ہی لوگون کے شر سے اور اونکی ایذا سے اسلیئے کہ اکثر لوگونکا کام
یہی ہوتا ہی کہ ایذا دیتے ہین ساتھہ کرنے غیبت کے اور لگانے تہمت کے
اور بدگمانی اور سخن چینی اور دروغ گوئی اور سوالون بیفائدہ اور طعنون کا ذریعہ
اور تکلیفون شاقہ کے کہ بجا لانا اونکا نہایت مشکل اور دشوار ہی اور اکثر اوقات
ایک بات یا ایک عمل کو دیکہتے ہین اور بغیر پہنچنے کنہ اوسکیکے اور بغیر سمجہے مضمون
اوسکیکے اپنے پاس ذخیرہ کرتے ہین اور وقت فرصت کے اوسکو ظاہر کرتے ہین
اور اسپر بہت سے ضرر دینی اور دنیوی مترتب ہوتے ہین جب تونے صحبت
انکی ترک کی تو محافظت ان سب چیزونکی سے چہوٹا تو اور جو کوئی کہ شریک ہے
لوگون مین اور رہا ہوا ہی انمین دشمنون اور حاسدون اور بدگمانون سے خالی نہین
ہی بلکہ اکثر ساتھہ احوال اور اعتقادات اپنے کے اور ونپر حکم کرتے ہین جیسیکہ
گیا ہی مصرع کافر ہمہ را بکیش خود پندارد + اور بیچ اختیار عزلت کے اس جہت
دو ملاحظہ ہین ایک تو نگاہ رکہنا اپنا لوگونکے شر سے اور دوسرے محفوظ رکہنا لوگونکا
اپنے شر سے اور ملاحظہ دوسرا بہتر ہی اول سے اور اکثر بلا کہ کسیکو پہنچتی ہی شر رو گمان

سے پہنچی ہی عبداللہ بن زبیر کو کہا لوگون نے کہ کیون مدینہ مین نہین آتے ہو تم کہا کہ اوسمین کوئی رہا نہین ہین تو ایسے لوگ ہین کہ اگر کوئی نعمت دیکھین تو حسد کرین اور بلا دیکھین تو خوش ہوون اور کسینے اگلے بزرگو نمین سے کہا ہی کہ لوگ پہلے اسکے سبب بمنزلہ دوا کے تھے اور اب درد ہین اور ایک شخص نے اعراب مین سے ایکدرخت کے پاس رہنا اختیار کیا تہا اوسنے پوچہا کسینے کہ درخت کیا قابلیت مصاحبت کی رکہتا ہی کہا کہ یہہ ایسا ہمنشین ہی کہ اسمین تین خصلتین ہین اگر مجھسے کچھہ سنے تو چغل خوری نہین کرتا اگر اسپر تہوک دون تو تحمل کرتا ہی اور اگر لاکہہ بی ادائیان اسکے کرون تو غصہ نہین ہوتا ہارون رشید نے یہہ بات سنی اور کہا کہ یہہ نصیحت ہی میرے لیئے واسطے ترک کرنے صحبت ہمنشینون کے اور بعضے اگلے بزرگون نے صحبت قبرون کی اختیار کی تہی اور اس زمانہ مین کتاب سے بہتر کوئی ہمنشین نہین جیسی کہ کہا ہی علمانے بیت ہمنشینی بہ از کتاب مخواہ ٭ کہ مصاحب بود گہ وبیگاہ ٭ اچنین ہمدمی لطیف کہ دید ٭ کہ نرنجید و ہم نرنجانید ٭ شیخ حسن بصری رضی اللہ عنہ ارادہ حج کا رکہتے تہے ثابت بنانی نے کہ وہ بہی اولیاء اللہ سے ہین یہہ سنا اور کہا کہ چاہتا ہون تمہین کہ مصاحب تمہارا رہون کہا حسن رض نے کہ چہوڑ دے تا پردہ وستر مین زندگانی کرین ہم کہ سلامتی اسمین ہی اور مطلع ہووین ہم آپسمین ایک دوسرکی بدی پر کہ موجب جاتے رہنے محبت کا اور سبب انقطاع دوستی کا ہو اور ابو دردا رض نے کہا کہ پہلے اسلام ایک درخت تہا کہ تمام پتے ہی پتے رکہتا تہا اور کانٹا نرکہتا تہا اور اب تمام کانٹے ہی کانٹے رکہتا ہی اور پتے تمام برباد گئے اور سفیان بن عیینہ نے کہا کہ سفیان ثوری جب زندہ تہے تو جاگتے مین کہا تہا اور جب مرے تو خواب مین کہا کہ لوگون سے آشنائی کم کر کہ خلاصی انکے شر سے دشوار ہی اور مالک بن دینار کو دیکہا کہ تنہا بیٹہے ہین

Marfat.com

اور ایک کتا اوسکے زانو پر سر رکہے ہوئی ہی ایک شخص کتے کو ہٹانے لگا مالک
کہا کہ چہوڑ دے ای فلانے کہ اسنے کچہہ ضرر وایذا نہین اور یہہ بہتر ہی ہمنشین بد
سے ابو درداء رضہ نے فرمایا کہ باخدارہ اور لوگونکے صحبت سے پرہیز کر کہ یہہ
جس اونٹ کی پیٹہہ پر بیٹہے زخمی کیا اوسکو اور جس گہوڑے پر کہ سوار ہوئے
آخر کو پہنچین کاٹین اوسکی اور ساتھہ جس دل کے کہ صحبت رکہی خراب کیا اوسکو
اور بعضون نے کہا ہی کہ سلامتی دین ودنیا کی کم آشنائی مین ہی اسلیئے کہ جتنے
آشنائی مین ہی اسلیئے کہ جتنے آشنا زیادہ ہونگے ثابت ہونا حقوق کا ذمہ پر زیادہ
ہوگا اور ادا کرنا تمام حقوق کا مشکل ہی اگر کسیکو حق تعالی توفیق رفیق کرے
اور تمام حقوق اوسکے ادا ہون تو صحبت اوسکے حق مین بہتر ہوگی اور یہہ بہت
ہی کم ہی اور فوائد عزلت سے یہہ بہی ہی کہ اسمین قطع کرنا طمع لوگونکا ہی اپنے سے
اور قطع کرنا طمع اپنی کا اونسے اور بیچ قطع کرنے طمع لوگون کے اپنے سے فوائد بہت
ہین اسلیئے کہ راضی کرنا تمام عالم کا محالات سے ہی پس مشغول ہونا آدمی کا اپنے
نفس کی اصلاح مین بہتر ہی پڑنیسے ان تشویشات مین اور آسان ترین حقوق لوگون
کیسے یہہ چیزین ہین حاضر ہونا جنازہ پر اور عیادۃ کرنی مریض کی اور حاضر ہونا
ضیافتون مین اور مانند انکیکے اور ان سب چیزونمین ضائع کرنا اوقات کا ہی اور پڑنا
آفتونمین اور کبہی کوئی مانع پیش آوے کہ باوجود اسکے ادا کرنا ان حقوق کا دشوار ہو
اور اگر کچہہ عذر کرے تو قبول نہو اور کہین کہ فلانے کے گہر مین گیا تو اور فلانی چیز
کی تو نی ہمارے ہی حق مین تقصیر کیون ہی اور یہہ اکثر اوقات باعث نفاق و
عداوت کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسنے کسی بیمار کی عیادت کی تو میل
کرے اوسکی موت کی طرف تا وقت صحبت کے اوسسے منفعل نہو

اور حاصل یہہ کہ اگر تمام اوقات صرف کرے بیچ رعایت حقوق لوگونکے
تو تمام عمر اسمین صرف ہو جائیگی اور صلا اپنے حال مین نہین مشغول ہونیکا اور
اگر بعضون کی تخصیص کرے یعنے خاص رعایت بعضون ہی کے حقوق کی کرے
تو موجب اورونکی وحشت کا ہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بیچ ہمنشینی اور ہمکلامی
لوگونکے تقصیر واقع ہوتی ہی اور وہ سبب رنجش کی ہوتی ہی اور ایسے آدمی
کم ہین کہ مجلس مین جاوین اور کوئی بہی اونسے ناراض نہو خصوصاً بدذات و
حاسد کہ نظر اونکی ہمیشہ عیب و تقصیرات پر ہی ہر چند کہ اونکے ساتہہ کوئی بہتیری
نیکی کرے وہ زیادہ تر دشمن ہوتے ہین امام شافعی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہی
کہ اصل ہر عداوت کی نیکی کرنی ہی ساتہہ بدذاتون کے اور بیچ قطع کرنے
طمع اپنی کے ہی لوگونسے فوائد ہین اسلیئے کہ جو کوئی نظر کرے متاع دنیا اور
زینت اوسکی پر تا حرص کا قوی ہوتا ہی اور ساتہہ قوت حرص کے طمع پیدا
ہوتی ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ طمع ایک جگہ کو نہین پہنچتی کہ نا امیدی پیش
آجاتی ہی اور بسبب اسکے ایذا حد سے زیادہ پہنچتا ہی اور جب عزلت اختیار کی
تو کوئی چیز انمین سے نہین دیکہنے کا اور جال طمع مین نہین پڑیگا اور اسیلیے
قرآن مجید مین نظر کرنیسے متاع دنیا کو اور اوسکی زینت کی چیزونکو منع فرمایا
ہی اس آیۃ مین وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ
اور نہ کہول تو اپنی آنکہین اپنی طرف اوس چیز کے کہ بہرہ کیا ہمنے ہمکو ساتہہ اوسکے جماعتونکو کافرون سے
زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ط اور جیتے
قسم آرایش زندگانی دنیا سے تا مبتلا کرین ہم اونکو اوسمین سرکشی کرین اور رزق رب تیرے کا جنت مین بہتر ہی اور ہمیشہ باقی ہی
مین آیا ہی کہ نظر کرو اوسپر کہ کمتر ہی تمسے اور نظر نکرو اسپر کہ بالا ہی تمسے اسلیئے کہ یہہ سبب زیادتی شکر نعمتونکا

Marfat.com

ف یہہ حکم امور دنیوی مین ہی کہ مثلا اپنے تئین دو وقت روٹی
ہی ملتی ہی تو دیکھے اوسکو کہ جسکو ایک وقت ہی نیسر ہوتی ہی اسلیئے کہ استے
صبر آجاتا ہی اور شکر نعمت نصیب ہوتا ہی اور اپنے سے زیادہ کو نہ دیکھے کہ
اسمین حسد و رنج پیدا ہوتا ہی اور ناشکری کرنے لگتا ہی اور امور دینی مین اپنے
سے اعلی کو دیکھی مثلا یہہ دو سیپارہ کلام اللہ کے پڑہتا ہی تو اوسکو دیکھے کہ جو روزانہ
اسنے پڑہتا ہی اسلیئے کہ اسکو عجب نہین پیدا ہوگا اور اپنے سے کم کو دیکھیگا تو عجب
پیدا ہوگا یہہ مضمون حدیث مین آیا ہی چنانچہ مشکوۃ مین موجود ہی کہ عون بن
عبد اللہ نے کہا کہ ہمنشینی کی مینے اغنیا کی اور ہمیشہ غمگین رہتا تہا مین سبب اسکے
کہ پیالے اونکے دیکہتا مین بہتر اپنے پیالون سے اور گہوڑے اونکے بہتر اپنے
گہوڑون سے اور سطح اور خیرین اور جب فقرا کے ساتہہ بیٹہا تو سب سے
راحت پائی مینے پس جو کوئی اسباب دنیا اور دنیا دارونکو دیکھے تو خالی دو حالت
سے نہین یا تو صبر و تحمل کریگا حالانکہ یہہ امر ہی نہایت مشکل اسلیئے کہ تلخی صبر کی
سب سے زیادہ تلخ ہی اور یا طمع اور رغبت کریگا اور سعی او حیلہ کریگا اوسکے حاصل
کرنے مین اور سبب ہلاکت کا ہوگا دنیا او آخرت مین دنیا مین بسبب طمع اور ذلت
کے اور اکثر اوقات مال اسکا نومیدی ہوگی اور رسوا ہوگا اور خلق کی نظر مین حقیر
معلوم ہوگا اور مرض لا دوا مین مبتلا ہوگا اور آخرت مین بسبب اسکے کہ سعی کرنی
بیچ حاصل کرنے اسباب دنیا کے اختیار کریگا اور ترجیح دیگا اسکو طلب حق پر اور اسکے
تقرب پر اور یہہ سبب نقصان ابدی اور بدنصیبی ہمیشہ کا ہوگا نعوذ باللہ منہ الہی
ہمکو ان کامون سے کہ باعث پشیمانی ہون نگاہ رکہہ اور ہمکو ہمپر نچہوڑ دینے بلکہ تو مددگار ہو
بحرمت محمد و آلہ الاخیار انت ارحم الراحمین اور فواید

Marfat.com

عزلت سے یہہ ہی کہ اسمین خلاصی ہی دیکھنے ثقیلون اور احمقون کیسے اور خلاصی
ہی پہنچنے ضررون اور آفتون کیسے انکی طرف سے کہا ہی بزرگون نے کہ دیکھنا ثقیل
کا چہوٹی نابینائی ہی بعضے بزرگون سے منقول ہی کہ دیکھا ایک ثقیل کو اور بیہوش
ہوکر گر پڑا جالینوس نے کہا کہ ہر چیز کے لیے ایک قلعہ ہی اور قلعہ روح کا دیکھنا ثقیل
کا ہی شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ بیٹہا مین کسی ثقیل کے پاس مگر کہ ثقیل پایا مینے
ایک جگہہ کو بدن اپنے سے کہ اسکی جانب ہی اور یہہ فوائد متعلق مین ساتہہ مقاصد
دنیوی کے کہ ثمرہ انکا بالفعل ہی ولیکن وہ ہی متعلق اور عاید مین ساتہہ دین کے اسلیے
کہ جبکہ آدمی نے ایذا پائی ساتہہ دیکھنے کسی ثقیل کے دور نہین کہ عیب اسکو کرے اور برا جانے
صنعت خدا کو اور اسیطرح جبکہ کسی سے ایذا پائی جسطرحکی کہ ہو خواہ قبیل بدگمانی سے
یا حسد یا غیر اسکے سے البتہ ضعف بشریت مقتضی اسکا ہی کہ اسکے بدلہ لینے مین کوشش
کرتا ہی اور یہہ باعث ہوتا ہی فساد دین کا اور عزلت مین سلامتی ہی ان سب امور سے

فصل دوسری بیچ بیان آفتون عزلت کے جانا چاہیئے کہ بعضے فوائد
دینیہ اور مصالح دنیویہ ایسے ہین کہ موقوف ہی حاصل کرنا اونکا اوپر مخالطت
اور مدد چاہنے کے ساتہہ غیر کے اور فوت ہوتے ہین وہ عزلت مین پس فوت ہونا
اونکا آفات عزلت سے ہوگا پس جو چیزین کہ فوائد مخالطت سے ہین وہ آفات عزلت سے
ہین اور جب فوائد مخالطت کے معلوم ہون تو آفات عزلت کے بہی معلوم ہون
اور فوائد مخالطت کے بہت ہین بعضے مخالطت کے فوائد مین سے یہہ ہی کہ وہ
سبب سکہانے اور سیکہنے علم کی ہی اور سیکہنا علم دین کا اور سکہانا اوسکا افضل عبادات
اور بہت بڑے فایدونمین سے ہی غایت یہہ کہ علوم بہت ہین سب بعضے
اس قبیل کے ہین کہ انکے سیکہنے سے چارہ نہین اور فرض عین

ہین اور تارک انکا بسبب عزلت کے گنہگار ہوتا ہی اور بعضے اس قبیل کے ہین کہ اپنے
چارہ ہی اور سیکہنا انکا فرض کفایہ ہی مانند خوض کرنیکے اقسام علوم مین یعنے تامل
کر کر استنباط مسائل کا کرنا اور اگر بعد سیکہنے فرایض کے عزلت اختیار کرے اور
مشغول عبادت مین ہو تو روا ہی اگر قدرت اور استعداد خوض کرنیکا علوم مین
نہ رکھتا ہو لیکن جو کوئی کہ قادر ہی اور تبحر اور نکالنے مسائل کے علوم شرعی اور عقلی
سے عزلت اوسکے حق مین پہلے سیکہنے کے نہایت نقصان وٹوٹا ہی اور جو
کوئی پہلے علم کے سیکہنے کے عزلت اختیار کرے تو اکثر کام اسکا ضایع کرنا اوقات
کا ہوگا ساتہہ سونے یا فکر کرنیکے خیالات باطلہ مین جیسے کہ کہا ہی بزرگون نے
بیت خیالات نادان خلوت نشین * بہم بر کند عاقبت کفر و دین * اور نہایت
شغل عزلت کا یہہ ہی کہ مستغرق رکھے اوقات کو اوراد و عبادات بدنیہ مین اور اسکا
حال بھی یہہ ہی کہ چونکہ آگاہ نہین ہی علم خطرات نفس اور وسوسون شیطان کیسے باعث
غرور اور سبب فتور کی ہوتی ہی اور ایکدم مین ایسا کام کر بیٹہتا ہی کہ سبب فساد
اور ضایع کرنے ساری عمر کی عبادتون کا ہوتا ہی اور امن مین نہین ہوتا
بُرے اعتقادون سے ذات و صفات حق مین پس علم اصل دین کا ہی
اور مدار کار کا اور بیچ عزلت عوام و جہال کے کچہہ نفع نہین بلکہ سراسر ضرر ہی
مانند مریض کے کہ جاہل ہو علم طب سے اور وہ طبیب سے گوشہ پکڑے ضرور ہی
کہ گوشہ پکڑنا اسکا سبب زیادتی مرض و بلا کا ہوگا اور علم کے سکہانے مین
بہی بڑا ثواب ہی جبکہ نیت سیکہنے والے اور سکہانیوالے کی درست ہو اور
اگر قصد اسکے سے جاہ و افتخار کا اور ہونے بہت سے تابعداروں اور مصاحبون کا ہو تو بڑی
آفت و ہلاکت ہی اور اولیٰ عالم کو اس زمانہ مین عزلت ہی اسلیے کہ صدق نیت طالبعلمون مین بہت ہی کم ہی بس

یعنی اسکا انجام کار کفر و دین کو پہنچا دیتا ہے ۱۲ منہ

کم ہی پس تعلیم کرنا عالم کا انکو مانند بیچنے ہتیار کے ہوگا ہاتہہ دشمنون دین کے اور اگر
کوئی طالب صادق پیدا ہو تو عزلت اختیار کرنی اور بخل کرنا اوسکی تعلیم مین بڑا
گناہ ہوگا لیکن پائے جانا اسطرح کے سیکہنے والیکا نہایت نادر ہی اور بعضے
اگلے بزرگون نے فرمایا ہی کہ البتہ علم آخر کو اپنی طرف کہینچ لیتا ہی اگرچہ
قصد اوسکے سیکہنے مین دنیا کا ہو لیکن اس بات پر مغرور نہو شاید کہ عین
تحصیل مین موت آپہنچے اور مراد ان بزرگون کی اس علم سے علم دین اور علم
تفسیر اور معرفت اور علم تاریخ انبیا اور صحابہ کا ہی کہ بہری ہوئے ہین بہہ عدہ
وعید سے اسلیئے کہ انمین امید رجوع اور تاثیر کی ہی اور علم جدل اور منطق اور
غور کرنا بیچ تفصیلات علم دعوون اور جہگڑون کے اور مانند انکیکے ہرگز ایسے
نہین کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ اکثر مولوی نہایت بڑہاپی کو پہنچ گئے ہین اور حرص
دنیا اور طلب جاہ ہنوز باقی ہی بلکہ زیادہ ہوتی جاتی ہی اور اصلا اخلاق بد سے
خلاصی نہین پائی لیکن علم دین و معرفت کہ علوم آخرت کے ہین ہر چند کہ عمل
مین کچہہ تقصیر ہو البتہ باعث اقرار کرنے تقصیرات کے اور ملامت کرنے
نفس کے اور محاسبہ اور عتاب کرنے کے نفس پر ہین اور عالم با تقصیر بہتر ہی جاہل
مغرور سے آگے توفیق دینے والا اللہ تعالی ہی بزرگون نے کہا ہی کہ جس عالم کو
حرص تعلیم و تدریس کی زیادہ ہو تو خالی مظنۂ آفت نفس اور حاصل کرنے جاہ سے
اور ارادہ مقبول ہونیسے لوگونکے نزدیک نہین ہی اور خلاصی اس آفت سے
نہایت مشکل ہی مگر جسکو اللہ چاہے **ف** یہہ جو کہا کہ جس عالم کو الخ یعنے
گمان اسمین ان باتونکا ہو سکتا ہی نہ یہہ کہ یقین ہو انکا بلکہ ہر شخص کو نیت علیحدہ
ہوتی ہی پس کوئی یہہ نہ سمجہے کہ جسکو حرص زیادہ درس و تدریس کی ہو تو خواہ

نخواہ اونہین باتونکے لیئے کرتا ہو بلکہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ہی اور اکثر بزرگ
اسمین بہت حریص رہے ہین اور حدیث شریف مین اسکی حرص کی تعریف
آئی ہی رَزَقْنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ اور غرض حضرت شیخ کی یہہ ہی کہ نیت کو خالص
کرے ان اغراض سے اور یہہ مراد نہین ہی کہ حرص زیادہ اسکی نکرے واللہ اعلم
بالصواب ۔ اور مطالعہ کرنا مشایخ کی کتابونکا اور سلف کی تواریخ کا اور
مصاحبت فقرا کی مفید ہی اسمین یعنے نیت کے خالص کرنے مین اور جب تک
ہوسکے سعی کرے بیچ خلاف کرنے خواہش نفس کے کہ طریق اسکے خوار کرنیکا یہی
ہی اور مدار کار عنایت اور توفیق حق پر ہی اور جملہ فواید مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ
سبب نفع اور انتفاع کی ہی نفع تو یہہ ہی کہ خلق کو اپنے مال و بدن سے نفع پہچاوے
اور اونکی حاجتین روا کرے کہ اسمین ایسا ثواب ملتا ہی کہ شمار مین نہین آسکتا اور
جسکو میسر ہو کہ باوجود صحبت کے قایم رہے حدود شرع پر اور رعایت حقوق اسلام کی
کرسکے تو صحبت اوسکے حق مین بہتر عزلت سے ہی اگر مشغولی اوسکے عزلت مین
منحصر ہو بیچ عبادات نافلہ اور اعمال بدنیہ کے اور اگر کوئی ہو ایسا کہ عالم دل کیطرف
اوسنے راہ پائی ہو اور طریق ذکر و فکر کا اور سیر کا ذات حق اور صفات اوسکی
مین اسکے ہاتہہ لگا تو اسکے حق مین عزلت افضل ہی اور انتفاع یعنے نفع لینا
ساتہہ کسب اور معاملہ کے ہی اور جو کوئی محتاج ہی اسباب معاش کا اور حاصل
کرنے قوت کا تو اسکو ضرور پڑتا ہی ترک کرنا عزلت کا پس اگر ممکن ہو اسکو
کسب کرنا ساتہہ رعایت حدود شرع کے حلت و حرمت مین اور ساتہہ رعایت
حقوق صحبت کے تو کسب کرنا اوسکے حقمین بہتر ہی اور اگر ممکن نہو کسب کرنا بغیر ارتکاب
ممنوعات کے تو عزلت اسکے لئے واجب ہی اگر قناعت و توکل ہوسکے والا بحکم

ضرورت کے کسب کرے اور زیادہ حاجت سے نکرے اور اگر کوئی شخص ایسا
ہو کہ اپنے کسب سے فقرا پر تصدق کرتا ہی تو کسب کرنا اوسکے حق مین بہتر عزلت
سے ہوگا اگر شغل اسکا منحصر ہو اعمال ظاہرہ مین اسلیئے کہ عبادت متعدی
افضل ہی لازمی سے لیکن اگر صاحب دلون اور صاحب علوم دین و معرفت سے ہو
تو عزلت افضل ہی اسلیئے کہ مشغول ہونا ساتھہ علم آخرت کے اور متوجہ ہونا معرفت حق
کی طرف اور چلنا اس راہ پر افضل عبادات ہین پس ترک کرنا انکا بسبب اختلاط و صحبت
کے ہر چند کہ متضمن فائدہ اور ثواب کو ہو جائز نہین اور جملہ فوائد مخالطت سے
یہہ ہی کہ وہ سبب تادیب اور تادب کے ہی اور مراد تادب سے مجاہدہ
ادب کرنا ادب سیکھنا
نفس کا ہی ساتھہ صبر کرنیکے ایذاء خلق پر اور ساتھہ تحمل کرنیکے اونکے اخلاق بد
پر اسلیئے کہ اسمین کسر نفسی اور مارنا شہوات نفس کا ہی اور مصاحبت اس جہت سے افضل
ہی عزلت سے اس شخص کے حق مین کہ آراستہ نہین ہین اخلاق اسکے اور مطیع نہین ہین
ساتھہ حدود شرع کے شہوات اسکی مانند نکاح کے اوسکے حق مین اور یہہ فائدہ مطلوب
ہی بیچ اوائل ارادت کے اور بعد حاصل ہونے ریاضت نفس کے اولے عزلت اور
مشغول ہونا ساتھہ حق کے ہی اسلیئے کہ مقصود ریاضت سے عین ریاضت نہین ہی بلکہ
مقصود حاصل کرنا قابلیت نفس کا ہی واسطے چلنے راہ آخرت کے جیسے کہ مقصود گھوڑی
کی ریاضت سے اور لنگر ڈالنے سے اوسکے پاؤن مین سوار ہونا اوسپر ہی اور قابل ہونا
اوسکا چلنے منزلون کے لیئے اور اگر کسیکو بے تکلف بحسب اصل فطرت کے حسن اخلاق
اور صفائی خصلت کی حاصل ہو تو اوسکو احتیاج صحبت کی نہین ہی
واسطے حاصل کرنے اس فائدہ کے اور تادیب سے مراد دو اتقا اور منع کرنا خلق کا ہی
گناہون کے کرنیسے اور ارشاد و ہدایت کرنا اونکا ساتھہ حسن اخلاق اور حدود شرع کے

Marfat.com

اور یہہ صفت بیچ حق معلم علم ظاہر کے اور مرشد طریقہ سلوک کے ہی ای پر حال معلم علم ظاہر کا اول معلوم ہو چکا اور جیسے کہ خیالات دنیا کے اور حب جاہ معلم کے حق مین محتمل ہین ایسے ہی خرابیان وسواس کی اور آفتین ریا کی مرشد کے حق مین بہی ممکن ہین اسلیئے کہ بہت جلا تو ایسے ہین کہ اختراع خانقاہ کا اور اجتماع مریدون کا واسطے مقبول ہونیکے نزدیک خلق کے کرتے ہین اور یہہ سبب نقصان دنیا اور آخرت کا ہی پس اگر طالبونمین صدق طلب اور اپنے مین صدق نیت پاوے تو مشغول ہونا ارشاد و ہدایت مین بہتر ہی ورنہ عزلت ہی خوب ہی تا ضالّ و مُضلّ (گمراہ گمراہ کرنیوالا) نہو حاصل یہہ کہ صدق نیت ہر چیز مین معتبر ہی واللہ الموفق اور جملہ فواید مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب انس دینے غیر کے اور انس حاصل کرنیکی اپنے لئے ہی ولیکن چاہیئے کہ نہو اسمین مقصود حظ نفس اور حاصل کرنا متاع دنیا کا کہ وہ منافع واسطے اصلاح دین و آخرت کے نہون اور کبہی ہوتا ہی کہ موانست اور مخالطت باعث ارتکاب حرام کی ہوتی ہی اور چاہیئے یون کہ غرض اصلی انس سے راحت پہنچانا دل کا اور خوش کرنا خاطر کا ہو عبادت مین کہ ہمیشہ کرنا ریاضت کا اور تکلیف دینا نفس کا ساتہہ ریاضت ہر وقت کے موجب وحشت و نفرت کا ہی اور عادت ڈالنی اسکی بطریق نرمی و مدارات کے بہت دخل رکہتی ہی بیچ نشاط اور شوق طاعت کے جیسے کہ بیچ فواید نکاح کے مذکور ہوا پس صاحب عزلت کو ضروری ہی ایک یار مقرر کرنا کہ تمام روز مین ایکدو ساعت اُسسے باتین و باتین کیا کرے لیکن ایسی بات نکرنی چاہیئے کہ طاعت تمام روز کی ایکساعت مین برباد جاوے اور چاہیئے کہ اکثر باتین اسکی بیچ امور دین کے اور بیان کرنے احوال دل کے اور شکایت کرنی تقصیرات دلکی بیچ

یعنی اگر منافع دنیا واسطے اصلاح دین و آخرت کے ہوین تو وہ اسمین داخل نہین ... چاہیئے کہ ... حاصل ...

رہنے اور استقامت کے ہون اور اگر مشغول ہو بعضی ایسی مباح چیز مین کہ
سبب انبساط خاطر کے ہون تو بھی روا ہی اور اس بات کو ارباب سلوک کہ طبیب دل کے
ہین خوب جانتے ہین اور سبب مدد کرنیوالا اس طریق کا یہہ ہی کہ اوقات کو تقسیم
کرے عبادتون مختلفہ پر یعنے مثلا ایکوقت قرآن شریف پڑہنیکے لیئے مقرر کرے
اور ایکوقت نوافل کے لیئے اور ایکوقت پڑہانے کے لیئے اور ایکوقت واسطے مطالعہ
کرنے علوم دینیہ کے وغیر ذلک اور ایک چیز پر نفس کو تکلیف ندے کہ ملول
ہوئیگا اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب پہنچنے اور پہنچانے ثواب کے
ہی پہنچنا ثواب کو ہوتا ہی بسبب حاضر ہونیکے جنازون پر اور بسبب جانیکے عیادت
مریض کے لیئے اور جانیکے دعوتون مین اور مانند انکیکے اور عمدہ چیزین ثواب کی
یہہ ہین حاضر ہونا عیدین مین اور جمعہ مین اور تمام نمازونکی جماعتون مین کہ یہہ
چیزین لازم ہین اور انکا ترک کرنا جائز نہین مگر بسبب بعضے عذرونکے کہ فقہ مین
لکہے ہین اور پہنچانا ثواب کا یہہ ہی کہ لوگ اسکی ملاقات کے لیئے آوینگے اور مصیبت و
تعزیت مین معذرت کرینگے اور نعمت و خوشی مین مبارکبادی دینگے اور اسکے
سبب سے ثواب حاصل ہوگا انکو اور اسیطرح اگر یہہ شخص علماء و مشایخ مین سے
ہی اور لوگ اسکی زیارت سے برکت حاصل کرتے ہین تو بھی وہ ثواب پاوینگے
اسکے سبب سے لیکن چاہیئے کہ اوس ثواب کو کہ حاصل ہو اس مخالطت مین تولے
ساتھہ اوس ثواب کے کہ حاصل ہو عزلت مین جس جانب مین کہ ثواب غالب ہو اوسکو
اختیار کرے خواہ عزلت ہو یا مخالطت منقول ہی بعضے اگلے بزرگون سے مانند
مالک وغیرہ رضی اللہ عنہم کے ترک کرنا قبول دعوت کا اور عیادت بیمارونکا اور حاضر
ہونا جنازونکا بلکہ لازم پکڑا تہا انہونے گوشہ گہر کا کہ باہر نکلتے تہے مگر واسطے جمعہ کے اور زیارت

Marfat.com

کرتے قبرونکے اور بعضے بزرگون نے چھوڑ دیا تھا شہر اور جا رہے تھے جنگل و
پہاڑونمین تا ساتھہ ترک کرنے حقوق ہمسایہ کے اور رہانند اسکیلئے مکلف ہوون
اور یہہ طریق بڑی سلامتی کا ہی اور جملہ فواید مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب
تواضع کی ہی اور تواضع افضل مقامات اور احسن صفات سے ہی اور یہہ لوگون
تنہا نشین کو کم حاصل ہی بنی اسرائیلونکے قصونمین آیا ہی کہ ایک حکیم نے تین سو
ساٹھہ کتابین حکمت مین تصنیف کی تہین اور ایسا گمان کرتا تھا کہ مجکو بسبب
اسکے مرتبہ عظیم بارگاہ رب کریم مین حاصل ہوا ہو اوسوقت کے پیغمبر کو وحی
آئی کہ اسنے کہو کہ یہہ تمام لق لق دعوی تیرا درگاہ خداوندی مین کچھہ حقیقت
نہین رکھتا پس عزلت اختیار کی اوس حکیم نے اور زمین کے نیچے ایک حجرہ بنایا اور
کہا کہ مین حق کی صحبت مین پہنچا پہر پیغمبر پر وحی آئی کہ کہہ اگر رضا ہماری چاہتا ہی تو
بازار مین جا اور عوام الناس سے صحبت رکھہ اور تواضع اختیار کر اور اونکے ساتھہ
ہمنشینی اور مخالطت کر کہ اس عزلت مین آفتین بہت ہین حسب الحکمت اوس حکیم
نے اوسپر عمل کیا تو وحی آئی کہ اب میری رضا کو پہنچا تو اور بہت سے لوگ عزلت
گزین ہین کہ باعث عزلت پر اونکو تکبر اور ترفع ہی اور مانع اختلاط سے یہہ ہوتا ہی
کہ محفلون اور مجلسونمین انکی تعظیم و تکریم کا حق لوگ بجا نہین لاتے یا دیکھتے ہین کہ
احتراز مخالطت سے سبب ترفع او معزز ہونیکی ہی خلایق مین اور یہہ نہین جانتے ہین
کہ تواضع اور مخالطت اوس کسیسے کہ واقع مین بزرگ ہی بسبب علم و دین کے کچھہ موجب
نقصان کی نہین اسکے منصب مین امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ طعام
واسطے اہل و عیال اپنے کے بازار سے لاتے تہے اور کہتے **شعر**

لاینقص الکامل من کمالہ ۞ ماجر من نفع الی عیالہ

نہین ناقص کرتی کامل کو کمال اوسکے سے ۞ وہ چیز کہ کہ لی آیا نفع کی طرف عیال اپنی

اور بعضے صحابی مانند ابو ہریرہ

اور ابن مسعود وغیرہما کے پشتارہ لکڑیون کا اور گٹھری گیہون کی اپنی پیٹھون پر
لے آتے تھے اور منقول ہی کہ ابو ہریرہ امیر ایک شہر کے تھے اور لکڑیان اپنے سر پر
رکھہ کر لاتے اور کہتے طَرِّقُوا لِلْاَمِیْرِ کُمْ اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
بازار سے غلہ اپنے گھر مین لاتے اور اگر کوئی اور مانگتا تو نہ دیتے **بیت** تواضع
ز گردن فرازان نکوست * گدا گر تواضع کند خوئی اوست * اور کبھی ہوتا ہی
کہ اختلاط ترک کرتا ہی اسلیئے کہ تا لوگ اسکی برائیون اور عیبون پر اطلاع نہ پاوین
اور ساتھہ اعتقاد زہد و عبادت کے لوگون کو فریب دیسے اور لوگونمین شور و غوغا
ہو اسکا حالانکہ تمام روز و شب مین ایکساعت ساتھہ خدا کے مشغول نہین ہوتا
نعوذ باللہ من ذلک اور جملہ فوائد مخالطت سے یہہ ہی کہ وہ سبب تجربہ کی ہی اسلیئے
کہ عقل غریزی کہ ثابت ہی اصل طبیعت مین کافی نہین بیچ سمجھنے مصالح دین و
دنیا کے اور زیادتی اسکی کمال کی تجربہ اور معاملہ سے ہوتی ہی اور عزلت بغیر تجربون
کے ضائع ہی جیسے کہ اگر ایک لڑکا اول ہی سے عزلت اختیار کرے تو ضرور ہی کہ تمام عمر مین
جاہل رہیگا پس واجب یہہ ہی کہ ایک مدت لوگونمین اوٹھے بیٹھے اور علم ضروری اور احوال
گذران کے اور قسمین نفعون اور ضررون کی معلوم کرے بعد اسکے عزلت اختیار
کرے اور باقی تجربہ بسبب سننے احوال کے حاصل ہوینگے اور تجربونمین بہت ضروری
تجربہ یہہ ہی کہ تجربہ کرے نفس اور صفات باطن اپنی کا کہ یہہ خلوت مین میسر نہین ہی
مگر بعد حاصل ہونے علم کے ساتھہ انکے اور جو کوئی ساتھہ صفتون بری کے مانند
غضب اور حسد اور مانند انکیکے عزلت اختیار کرے سر سید
کہ خلوت مین رہے ہمیشہ محنت و تشویش مین سے حالانکہ
اختیار کرنا عزلت کا واسطے فراغ خاطر

Marfat.com

اور صفائی دل کی ہی اور سلف اکثر آزماتے تھے اپنے نفس کو ساتھ اوس چیز کے کہ
برائیون کو دفع کرے پس جسمین کچھہ آمیزش تکبر کی ہوتی تو بوجھہ سر پر یا مشک کندہی
پر رکھتا اور بازار سے گذرتا اور اپنے تئین اکثر دکھاتا اون لوگونکو کہ جنسے حیا
و حجاب بہت رکھتا تھا اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ کہا تیس برس کی
نماز پہیری مینے بعلت اسکے کہ ہمیشہ پہلی صف مین نماز ادا کرتا تھا مین ایک روز
کسی سبب سے تاخیر ہوئی میرے آنے مین اور قوم نے صفین مرتب کرلین تھین
پہلی صف پر نہ پہنچ سکا مین اخیر کی صف مین کھڑا ہوا مین پس دیکھا مینے کہ نفس
میرا بسبب اس تاخیر کے لوگونکی نظر سے شرماتا ہی پہلی صف مین آیا مین معلوم کیا مینے
کہ نفس بسبب پڑہنے کے محظوظ ہوا اس سبب سے کہ نظر لوگون کی پڑتی اور حملہ
سابقین فی الخیرات سے گنتی مین جاتا مینے کہ یہہ تمام نمازین کہ مدت تیس برس مین
سبقت کرنیوالے بہلائیون مین
پڑہی ہین آمیزش ریا و عجب کی رکھتی تھین پس قضا انکی کی مینے پس مخالطت
کو بڑی تاثیر ہی بیچ دفع کرنے ان امور کے بیچ حق اس شخص کے کہ خبردار ہی احوال
نفس اور مفسدون اوسکے سے اور جہل یعنے نہ جاننا اعمال کے مفسدونکا بدترین اشیا
کا ہی جیسے کہ جاننا انکا بہترین علوم کا ہی بعد ایمان لانیکے ضروریات دین پر
اور بہت عمل بغیر حاصل ہونے اس علم کے تمام آفت و ہلاکت مین ہین اور صحیح ہونا عمل کا
اور صفائی اوسکی موقوف ہی اس علم پر اور اسی سبب سے فضیلت دی ہی
علم کو عمل پر باوجودیکہ علم وسیلہ عمل کا ہی اور وسیلہ کمتر ہوتا ہی مقصود سے
رتبہ مین حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت
عالم کی عابد پر مانند فضیلت میرے کے ہی ایک ادنی شخص پر اصحاب میرے
سے اور آیتین اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے بیچ فضیلت علم کے بیشمار ہین

اور

Marfat.com

اور مراد اون سب سے علوم دین کے ہین اور جو کہ وسیلے انکے ہین اور باقی علوم بحسب
تفاوت کے بعضے مباح ہین اور بعضے حرام اور تفصیل اسکی اُسکی جگہ پر بیان کی ہی پس
فضیلت علم کی رجوع کرتی ہی طرف ایک امر کے تین امور مین سے ایک ۱ تو یہہ کہ صحت
عمل کی موقوف ہی اوسپر اور دوسرے ۲ یہہ کہ فایدہ اسکا عام و متعدی ہی ساتہہ
تمام خلائق کے اور فایدہ عمل کا مخصوص و لازمی ہی ساتہہ کرنیوالے اوسکیکے اور
تیسری ۳ یہہ کہ مقصود علم سے پہیرنا دل کا ہی خلق سے طرف خالق کے اور مستغرق ہونا
اوسکی معرفت و محبت مین اور یہہ علم مقصود اصلی ہی اور وہ علم کہ وسیلہ عمل کا
ہی علم معاملات ہی پس جو کوئی علم وسیلہ کو بجانے بمنزلہ اندہے کے ہی کہ کنوین
کی راہ کو بجانے اور جتنے سیکہا اور عمل نکیا مانند اوس شخص کے ہی
کہ شمع ہاتہہ مین رکہتا ہی لیکن راہ نہین چلتا اور جو کوئی ہمیشہ مشقت عمل مین
رہے مانند اوس شخص کے ہی کہ ہمیشہ راہ چلے اور مقصد کو نہ پہنچے مرتبہ
اول علماء دنیا کے لیئے ہی کہ جنکو علماء سوء یعنی بد کہتے ہین نعوذ باللہ منہ اور مرتبہ
دوسرا اکثر عابدون اور زاہدونکے لیے ہی اور اس مرتبہ مین اگرچہ کمال معرفت
حق کو اسپر نہ کہولین لیکن سبب نجات آخرت اور نعیم جنت کا ہوگا
اگر ساتہہ کسی غرض کے اغراض دنیاوی سے ملوث نہو
حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی ساتہہ عمل آخرت کے دنیا
طلب کرے نہ دنیا پاوے نہ دین اور مرتبہ تیسرا عارفوں
اور واصلون کا ہی اور تحقیق اس مرتبہ کا بغیر حصول دو مرتبہ پہلے
کے دشوار ہی اور دعوی اسکا الحاد ہی تتمہ ہی بیان فوائد عزلت اور آفات
اسکیکا اور جب یہہ معلوم ہوا تو ثابت ہوا کہ ترجیح ایک کی دونومین سے یعنی ترجیح

عزلت کی صحبت پر یا صحبت کی عزلت پر خطا ہی بلکہ یہہ مختلف ہی ساتہہ
اختلاف اشخاص و احوال کے اور مدار اوپر حاصل ہونے فواید و آفات کے ہی اگر
فوائد عزلت مین دیکہے تو اوسکو اختیار کرے اور اگر صحبت مین پاوے تو اوسکو
عمل مین لاوے پس حق یہہ ہی کہ طریقہ اعتدال کا ملحوظ رکہے اور اپنے تئین ایک
جانب مین تنہا نہ چہوڑے کہ اعتدال سب چیزونمین مستحسن ہی اور دونو طرفین
افراط و تفریط کی مذموم **فصل تیسری بیچ آداب عزلت کے**
چاہیئے کہ نیت عزلت سے اول دفع کرنا اخلاق بد اپنے کا ہو بعد ازان طلب
سلامتی کی شر شریرون سے بعد ازان خلاصی آفات تقصیر سے کہ قصور ہوا ادا کرنے
حقوق مسلمانونمین بعد ازان تنہائی واسطے عبادت مولی کے اور مقصود اصلی
یہی ہی اور چاہیئے کہ عزلت مین مواظبت کرے علم و عمل پر اور مشغول رہے ذکر
و فکر مین تا ثمرۂ عزلت سے بہرہ ور ہو اسلیئے کہ عزلت فی نفسہ تعطیل و بیکاری ہی
اور یہہ مردے اور سوتے مین حاصل ہی اور مقصود اوسسے عبادت ہی اور
چاہیئے کہ لوگون کو ملاقات کرنیسے اور حاضر ہونیسے سامنے اپنے منع کرے کہ
یہہ بات فوت کرنیوالی غرض عزلت کی ہی اور چاہیئے کہ لوگون کی خبرین
نہ پوچہے اور واہیات شہر کی اور خبرین عوام کی نہ سُنے کہ یہہ تمام تخم خطرات
اور وسوسونکے ہین اور جیسیکہ تخم زمین سے درخت ہو اگتا ہی اور شاخین نکالتا ہی
اسیطرح سننا خبرون کا اور جگہہ دینا انکا دلمین تخم وسوسون اور خطرون کا ہی
اور تہوڑی سی روزی پر قناعت کرے کہ حریص آدمی کو عزلت میسر نہین ہوتی اونسے
طلب کرنا فراخی رزق کا مضطر کرتا ہی طرف مخالطت خلق کے اور ہمسایون
کی ایذا پر صبر کرے اور اونکے آواز پر کان نرکہے یعنی سُننے نہین کہ شاید

گلہ شکوہ اسکا کرتے ہون یا برا کہتے ہون اور یہہ باعث عداوت ہو اور عزلت کی تعریف پر خوش نہو اور اگر برا کہین عزلت کو تو ترک مخالطت پر غمگین نہو اور راہ آخرت پر مستقیم رہے اور اوقات کو ساتھہ تمام نیکیون کے تقسیم کرے اور چاہیئے کہ اہل موافق یا ہمنشین صالح پیدا کرے کہ ایکساعت اسکے ساتھہ بیٹھہ کر استراحت اور دفع ملال کرے اور مدار کار عزلت کا تمام اوپر انقطاع دنیا اور حزون دنیا کے ہی اور فناء دنیا کو ہمیشہ مد نظر رکھے اور آرزوے دراز نکرے اگر رات کرے تو امید کل کی نرکہے اور دن کرے تو انتظار رات کا نکرے کہ صبر کرنا ایکدو روز کی سختی پر آسان ہی اور اگر بیس یا تیس برس عمر کو قرار دیوے تو صبر مشکل ہوگا اور ہمیشہ منتظر موت کا رہے جیسے کہ مسافر راہ مین ہر چند کہ قیام کرے لیکن ہمیشہ نظر اوسکی سفر ہی پر رہتی ہی اور بقا اور دوام آخرت کو ہمیشہ منظور نظر رکھے اور یقین جانے کہ جو کوئی بیچ راہ طلب خدا کے مریگا ہمیشہ کو زندہ رہیگا کہ یہہ آیۃ قرآن سے ثابت ہی اور اگر توفیق حق رفیق ہو تو سب آسان ہی ورنہ سب مشکل ہی وما توفیقی الا باللہ ٭٭

باب چہارم بیچ آداب سفر کے اس باب مین دو فصلین ہین فصل

پہلی بیچ نیت سفر کے اور فائدون اوسکے اول جان کہ سفر دو ہین ایک تو سفر ظاہر کہ عبارت ہی چہوڑنے وطن کیسے اور پہرنیسے پہاڑ و جنگل مین اور دوسرا سفر باطن کہ عبارت ہی سیر دل کیسے پستی زمین طبع سے طرف ملکوت آسمانون قلب کے بسبب تہذیب اخلاق اور تصفیہ فکر کے اور بیان اس سفر کا راہ چلنے والون عالم دل سے پوچہنا چاہیئے اور سفر ظاہر اگر وسیلہ اس سفر کا ہو تو محمود ہی والا ہیچ ہی

من حرم عن السفر
جو کوئی محروم ہوا سفر

الباطن اشتلی بالسفر الظاہر اور مقصود یہان بیان کرنا اداب سفر ظاہر کا ہی
باطن سے مبتلا کیا گیا سفر ظاہر مین
ایسے طریقہ پر کہ وسیلہ سفر باطن کا ہو جان کہ سفر ایک نوع حرکت کی ہی کہ صادر
ہوتا ہی باختیار اور فعل اختیاری بغیر کسی باعث اور غرض کے نہین ہوتا اور
باعث سفر پر یا طلب کرنا ایک چیز کا ہی یا بھاگنا کسی چیز سے اور طلب کی گئی چیز
یا دنیوی ہی مانند مال و جاہ کے اور یا دینی ہی اور دینی علم ہی یا عمل اور علم یا
تو کوئی علم ہی علوم دینی مین سے یا علم ہی اخلاق و صفات اپنی کا بطریق تجربہ
کے اور یا علم ہی نشانیون قدرت الٰہی کا اور عجائب اوسکی کا زمین مین مانند سفر
ذی القرنین کے اور عمل یا عبادت ہی اور یا زیارت عبادت مانند حج اور
عمرہ اور جہاد کے اور زیارت یا تو مقصود اوسے کوئی مکان ہی مانند مکہ اور
مدینہ اور بیت المقدس اور مانند انکے اور یا زیارت مقصود اولیا و علما کی ہی
خواہ زندہ ہون یا مردہ اور جس سے کہ بھاگتا ہی یا تو وہ ایسا امر ہی کہ ضرر اوسکا
متعلق ساتھہ بدن کے ہی خواہ عام ہو مانند وبا و قحط کے اور یا خاص ہو مانند
خوف کے ایذار حاسدون اور دشمنون کیسے اور یا ایسا امر ہی کہ ضرر اوسکا دین
مین ہی مانند قید جاہ و مال کے کہ سبب اعراض مال کے مولی سے ہی اور یا زر کہنے
والی تنہائی سے واسطے عبادت اوسکی کے اور مانند دعوت کے کہ وہان بدعت
ہو پس حاصل اقسام سفر کے چا ہوئے اول تو سفر واسطے طلب علم کے اور یہہ سفر
یا تو واجب ہی یا نفل بحسب علم مطلوب کے کہ اگر علم واجب ہی تو سفر بہی واجب
ہی اور اگر علم نفل ہی تو سفر بہی نفل ہی اور علم یا تو علم ہی امور دینیہ اور احکام
شرعیہ کا اور یا علم ہی اخلاق اور صفات برے یا اچھے کا یا علم نشانیون
قدرت الٰہی کا کہ زمین مین ہین حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی گھر سے

۸/۸/۷۰

باہر آوے طلب علم کے لیئے تو وہ راہ خدا مین ہی جبتک کہ پہرے اور یہہ
بہی فرمایا ہی کہ جو کوئی چلے راہ واسطے طلب علم کے آسان کریگا حقتعالی
اوسکے لیئے راہ بہشت کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُطْلُبُوا طلب کرو
الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ علم کو اگرچہ رہو چین مین اور اگلے علما رحمہم اللہ مسافتین بعید واسطے
سنے ایک حدیث کے قطع کرتے ہتے جابر بن عبد اللہ ساتہہ دس صحابیون اور گئے
مدینہ سے مصر کو گئی واسطے سُننے ایک حدیث کے عبد اللہ بن انیس کی
زبان سے ہر چند کہ اُنکو اوسنے وہ حدیث بواسطہ کسیکے پہونچی ہتی اور اسیطرح
اکثر علمانے واسطے علم کے سفر اختیار کیئے ہین اور محنتین اوٹہائین ہین رحمت
کرے اللہ اون سب پر اور علم اخلاق اور صفات نفس بہی ضروریات دین
سے ہی اسلیئے کہ چلنا راہ آخرت کا بغیر اچہا کرنے صفتون کے اور درست کرنے
اخلاق کے مشکل ہی کہ آدمی بد اخلاق کو صفائی باطن کی ممکن نہین اور تجربہ
اخلاق کا اور صفات نفس کا اکثر سفر مین میسر ہوتا ہی اسلیئے کہ نفس وطن مین
اُنست پکڑے ہوتا ہی ساتہہ اون چیزونکے کہ موافق طبیعت اسکیکے ہین قسم الفت
وعادت کی چیزون سے پس ظاہر نہین ہوتی ہین خباثتین باطن اسکیکے اور سفر
جو جگہہ محنت اور شدت اور نہ ہونے الفت وعادت کی چیزونکی ہی ظاہر ہوتا خباثتون
اور عیبون اُسکیکا اکثر ہوتا ہی پس تدبیر وعلاج اسکا ممکن ہی اسلیئے کہ جب علت ظاہر
ہو تو علاج اُسکا ممکن ہی لیکن جب علت ظاہر نہین ہوتی تو دفع کرنا اُسکا مشکل ہوتا ہی اور تحقیق
اسکے بیچ فوائد مخالطت کے مذکور ہوئی اور سفر بہی مخالطت ہی ساتہہ زیادتی مشقتون اور ضرر کے
اور علم نشانیون قدرت الہی کا زمین مین ہی سبب حاصل ہونے بصیرت و یقین کا ہی اسلیئے کہ
کوئی چیز موجودات سے نہین ہی کہ دلالت نکرے اوپر کمال صنعت اور قدرت اور علم خالق کے اور اس بات کو

Marfat.com

صاحبان دل کہ کان انکی جان کے کہلے ہین اور اُسنے سمجھنا زبان حال کا کرسکتے ہین خوب جانتے ہین اور بعد حاصل ہونے اس مرتبہ کے رہنا وطن کا اور سفر برابر ہین اور کہولنا اور بند کرنا آنکہہ کا یکسان ہی اور وہ ہمیشہ سفر ہی مین ہین اور کیفیت اس سفر کی راہ چلنے والے آخرت ہی کے جانتے ہین اور دوسرا سفر واسطے عبادت کے ہی کہ حج ہی اور جہاد اور زیارت انبیا اور اولیا اور علما کی قبرون کی بہی اسی قبیل سے ہی اور جسے کہ حالت حیات مین ساتہہ دیکہنے سے برکت حاصل کرین بعد اسکے مرنیکے اسکی زیارت سے برکت ڈہونڈین بحسب تفاوت درجات انکیکے اور زیارت زندونکی بہتر ہی زیارت مردونکی سے کہ یہان حاصل ہونا فائدہ کا زیادہ ہی اور نظر کرنی علما اور صلحا کے موتہہ پر عبادت ہی اور مسلمان بہائیونکی ملاقات کرنے کی فضیلت بیچ آداب یارانکے مذکور ہوچکی ہی اور بیچ زیارت کرنے بیت المقدس کے فضایل بہت ہین اور ثواب بیشمار آیا ہی کہ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰة والسلام نے حضرت رب العزت سے درخواست کی کہ جو کوئی اس مسجد مین یعنے بیت المقدس مین آوے تو منظور لطف الٰہی کا ہو اور گناہونسے پاک ہو جیسے کہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہی اور حقتعالی اوسکی دعا کو قبول کرے اور تیسرا سفر ہی واسطے بہاگنے کے اوس چیز سے کہ تشویش ڈالے دین مین اور یہہ پیغمبرونکی سنت ہی اور جملہ اون چیزونسے کہ واجب ہی بہاگنا اونسے قید حکومت اور مال اور جاہ اور کثرت علائق اور اسباب کی ہی کہ یہہ سب چیزین تشویش پیدا کرنیوالی خاطر کی اور سبب تفرقہ دل کی ہین اور تمام وکمال دین کا بغیر فارغ ہونے دل کے علایق سے مشکل ہی اگرچہ قطع ہونا علایق ضروریہ کا اور حاجات لابدی کا ممکن نہین ہی لیکن

Marfat.com

تخفیف اور کم کرنا انکا ممکن ہی اور مشغول ہونا ساتھہ دین وطاعت کے بقدر
سبکباری کے ہی جو کوئی کہ سبکبار زیادہ ہی راہ دین مین تیز رو زیادہ ہی اور
جبکہ بعد ریاضتون کے اور تہذیب اخلاق کے فراغ دل حاصل اسطرحکا ہو کہ کوئی چیز
مانع ملاحظہ حق اور مشاہدہ اسکے سے نہو تو ہونا اسباب ومتاع کا موجب تشویش دل
کا نہو گا لیکن حاصل ہونا اس مرتبہ کا مخصوص ساتھہ انبیا اور اولیا کے ہی اور انمین اور
عوام مین بہت تفاوت ہی اور مثال تفاوت قوۃ دل کی بیچ اوٹھانے شواغل کے
مانند تفاوت قوت بدن کے ہی بیچ اوٹھانے بوجہ بھاری کے یعنے جیسے ضعیف الجسم
کم بوجہہ اوٹھاتا ہی اور قوی الجسم زیادہ اسیطرح دون ہمت تھوڑے سے شغلون کے
متحمل نہین ہوتے گھبرا جاتے ہین اور عالی ہمت بہت سے شغلون کے متحمل ہوتے
ہین اور گھبراتے نہین اور انکے حضور مع اللہ مین فرق نہین آتا اور جیسے کہ کثرت اور
عادت ڈالنی بیچ زیادہ کرنے قوت ظاہری کے مفید ہی اسیطرح مجاہدہ اور ریاضت
بیچ پیدا کرنے قوۃ باطنی کے دخل تمام رکھتی ہی اور اختیار کرنا سفر کا واسطے
بھاگنے کے آفات وفتنون سے عادات سلف سے ہی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ
نے کہا کہ یہہ ایسا زمانہ ہی کہ ہر روز ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاوے اور
جہانکہ مشہور ہو جاے چاہیئے کہ وہانسے انتقال کرے اور ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ
ایک شہر مین زیادہ چالیس روز سے نہ رہتے تھے اور جو تہا سفر بچنے کے لئے
ہی اوس چیز سے کہ مضر ہی بدن مین مانند وبا اور مانند اسکیکے اور یا مضر ہی مال
مین مانند گرانی غلہ کے اور سفر کرنا واسطے گرانی غلہ کے جائز ہی واسطے خاطر جمعی
اور فارغ ہونیکے عبادت کے لیئے سفیان ثوری رح کو کسینے
دیکھا کہ مشک ہاتھہ مین لٹکی ہوئی اور تھیلی اناج کی پیٹھہ پر لیئے

ہوئے چلے جاتے ہین پوچھا کہ کہان جاتے ہو ای ابا عبد اللہ کہا کہ سنا ہی مینے کہ فلانے
گانو مین غلہ ارزان ہی چاہتا ہو مین کہ وہان رہون کہا کہ آیا ہم ہی اسطرح کرین کہا
ہان جبکہ سُنے تو کہ ایک جگہ غلہ ارزان ہی سکونت اختیار کرو وہان کہ سلامتی اور
خاطر جمعی اسمین اکثر ہی اور تعلق ساتھہ اسباب کے منافی توکل کے نہین ای پر سفر
کرنا واسطے خوف وبا اور مانند اسکیکے جائز نہین حدیث مین آیا ہی کہ یہہ وبا
ایک بیماری ہی کہ بعضی اگلی امتین ساتھہ اسکے عذاب کی گئین تہین بعد ازان
باقی رہی کہ کبہی جاتی ہی اور کبہی آتی ہی پس جو کوئی سُنے اوسکو کسی شہر مین
چاہیئے کہ وہان نہ جاوے اور اگر شہر مین ہووے اور وہان وبا آوے تو
وہانسے نکلے نہین اور صبر کرے اور یہہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ طاعون
یعنے وبا ایک بیماری ہی مانند غدہ اونٹ کے کہ موہنہ مین نکلتا ہی جو
مسلمان کہ اوسنے مرے شہید ہی اور جو کوئی ٹہرا رہے شہر مین حالت وبا
مین مانند اوس شخص کے ہی کہ راہِ خدا مین جہاد کرے اور جو کوئی بہاگے
وبا سے مانند اوس کسیکے ہی کہ جہاد سے بہاگا اور حاصل یہہ کہ بہاگنا
وبا سے اور جانا وبا کی جگہہ ممنوع ہی یہہ ہی بیان سفر کے فایدونکا اور اسی جگہہ
سے نیت سفر کی ظاہر ہوئی کہ اگر نیک کام کی نیت ہی سفر مین تو ثواب پاویگا
والا ہیچ ہی اور یہہ ہی ظاہر ہوا کہ سفر یا اچہا ہی یا برا یا مُباح سفر اچہا یہہ ہی کہ
کہ واسطے اعمال آخرت کے ہو یعنے مثل تحصیل علم وغیرہ کے اور اگر واسطے حاصل
کرنے حاجات دنیویہ کے ہو کہ زندگانی مین ضروری ہین اور موجب خاطر
جمعی اور حضور دل کی ہین وہ بہی داخل ہی اعمال آخرت مین اور طلب کرنا
زیادتی کا اسمین قبیل دنیا سے ہی اور مدار نیت پر ہی پس

وصل

Marfat.com

حاصل کرنا مال کا واسطے قوت عبادت کے اور خبر گیری فقرا کے اعمال اخروی سے ہی یعنے اگرچہ زیادہ حاجت سے ہو اور نکلنا حج کے لیئے واسطے سنانے اور دکھانے لوگون کے واسطے دنیا کے ہی اور اعتبار نیت کا واجبات اور مباحات مین ہی اور حرام مین نیت اعتبار نہین رکھتی اور مرتکب ہونا حرام کا جایز نہین یعنے مثلاً حج وغیرہ کے لیئے نکلا ہی یا تجارت کے لیئے نکلا ہی اور نیت اسمین اچھی ہی معتبر ہوگی اور اگر قصابی وغیرہ کے لیئے نکلے اور کہے کہ نیت میری یہہ ہی کہ یہہ مال فقرا کو کہلاونگا یہہ نیت کچھہ کام نہ آویگی ایسا کام ہرگز نہ کرنا چاہیئے اور ہمیشہ سیر و سیاحت مین رہنا تشویش مین ڈالنے والا دل کا ہی مگر ہیچ حق قویون کے اور اکثر سیاح بیکار اور گدا پیشہ ہوتے ہین اور اسکے فایدون سے نہایت فایدہ یہہ ہی کہ دلگیری دفع ہوتی ہی اور چاہیئے کہ سفر ارادہ نیک رکھنے والیکا واسطے طلب علم اور دیکھنے بزرگون کے ہو تاکہ آنکھہ دل کی کہلے اور طریق عمل و فکر کا ہاتھہ لگے اور بعد اسکے اقامت یعنے وطن مین یا ایک شہر مین سکونت اختیار کرنی بہتر ہی فصل دوسری بیچ آداب مسافرون کے وقت نکلنے سے پہرنے تک جب ارادہ سفر کا ہو تو چاہیئے کہ اول حقوق لوگون کے اور قرض قرضخواہون کے ادا کرے اور اگر امانتین لوگونکی رکھتا ہو تو اونکے سپرد کرے اور نفقہ اہل حقوق کا یعنے بیوی بچون وغیرہ کا بہر دے اور خرچ راہ حلال طیب بہم پہنچاوے اور خرچ راہ اسقدر ساتھہ لے کہ رفیقون پر بہی فراخ ہو اور چاہیئے کہ سفر مین خوش خلق رہے اور اخلاق نیک ظاہر کرے کہ نہایت تجربہ آدمی کے خلق کا سفر ہی مین ہوتا ہی اور جو کہ سفر مین ثابت قدم صحبت مین اور قابل صحبت کے ہی وطن مین بہی ہوسکیگا

Marfat.com

بہت آدمی ایسے ہوتی ہین کہ وطن مین راضی وخوش ہوتے ہین ولیکن سفر مین سخت ترش رو کہ سفر جگہہ مصیبتون اور حادثون کی ہی اور تحمل اسمین نہایت دشوار ہوتا ہی اور اسی سبب سے کہا ہی علمانے کہ تین آدمیونسے سخت کلام کرنا نہ چاہیئے روزہ دار سے اور بیمار سے اور مسافر سے اور تمام حسن خلق مسافر کا اسمین ہی کہ ساتہہ کرایہ کرنیوالیکے احسان کرے اور رفیقونکا مددگار رہے جسچیز سے کہ ممکن ہو خواہ سواری سے ہو خواہ کہانیسے خواہ اور چیز سے اور کبہی ساتہہ خوش طبعی کے بہی خاطر انکی خوش کرتا رہے لیکن بے مداخلت فحش وگناہ کے کہ خوش طبعی بہی سبب رفع وحشت خاطر کی اور موجب دفع غم کی ہی اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ اول رفیق پیدا کرے تنہا نہ نکلے سفر کے لیئے کہ سفر تنہا مشکل ہی اور اسی سبب سے کہا ہی علمانے اَلرَّفِیقُ ثُمَّ الطَّرِیقُ لیکن چاہیئے کہ رفیق ایسا ایسا شخص ہو کہ مدد کرے اسکی دین مین اگر دین کی بات کوئی بہول جاوے تو یاد دلادے اوسکو اور اگر یاد ہو مدد کرے اوسکی کہ آدمی اوپر دین دوست اپنے کے ہی یعنے اگر رفیق دین دار ہوگا تو یہہ بہی اوسکی صحبت مین دین دار ہوگا اور پہچان دوست کی یہی ہی کہ مدد کرے دین پر اور حدیث مین منع آیا ہی تنہا سفر رہنے سے اور کمتر جماعت سفر کے تین آدمی ہین لیکن اگر چار ہون تو بہتر ہی حدیث مین آیا ہی کہ خَیْرُ الْاَصْحَابِ اَرْبَعَۃٌ اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ اگر تین آدمی ہونگے تو دو آدمی اگر کسی کام کو جاوینگے یعنے کہانا دانا لینے کو تو ایک آدمی تنہا رہیگا اور دلگیر ہوگا کہ سفر جگہہ وحشت ومحنت کی ہی اور اگر ایک جاویگا کام کو تو وہ دلگیر ہوگا کہ واسطے قضاء حاجات اور معاملہ شہر بیگانہ مین غریب کو مشکل ہی پس چار کا ہونا بہتر ہی کہ دو کام کو جاوینگے تو دو آپسمین باتین واتین کرتے رہینگے اور زیادہ چار سے

Marfat.com

چاہیین کہ یہہ زیادہ ہین حاجت لیے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو کہ زیادہ حاجت سے ہوتا ہی رفاقت مین اہتمام اوسکے حال کا بہت کم ہوتا ہی اور چاہیئے کہ جماعت مین ایک شخص کو امیر کرین کہ یہہ رفع کرتا ہی معنی اثنینیۃ یعنے دو ہونیکو کہ اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ وَالْاٰفَاتُ فِی الْاِثْنَیْنِ یعنے جب ایک امیر ہوا تو گویا وہ اکیلا ہی کہ کوئی اوسکے راے مین برابر شریک نہین اور یہہ بہی ہی کہ عقلین لوگون کی بیچ اختیار کرنے منزلون کے اور معین کرنے راہون کے اور امور سفر کے مختلف ہوتی ہین پس اگر حاکم ایک نہ ہوگا تو باعث نزاع کا ہوگا اور نتظام امور مین فساد اور خلل پڑیگا اور ہونا ایک حاکم کا رفع کرتا ہی نزاع و فساد کو اور چاہیئے کہ امیر ایسے کو کرین کہ بہت خوش خلق اور بہت مہربان ہو اور عاقل و تجربہ کار ہو اور شیوہ احسان و ایثار کا رکہتا ہو اور نظر اسکی منحصر اوپر مصلحت رفقا کے ہو عبد اللہ مروزی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ ہوا ابو علی کے سفر مین ابو علی نے کہا کہ ای عبد اللہ تو امیر ہوگا یا مین کہا مینے تم ہو کہا ابو علی نے کہ اطاعت حکم کی اور فرمان برداری امر میری لازم گنتا تو مینے کہا کہ کیون نہین کرونگا پس ہمیشہ اٹہانا اسباب کا اور تمام خدمتین ابو علی کرتے تھے اور مجکو کسی خدمت مین مشغول نہ ہونے دیتے تھے ایک شب مینہ برسنے لگا تمام شب میرے سر پر چادر لیئے کہڑے رہے کہا مینے اللہ اللہ کچہہ تو خدمت مجہے بہی کرنے دو کہا کہ مینے نہ کہا تہا کہ اطاعت میری لازم گنتا اور مجکو امیر اپنا جاننا پس پشیمان ہوا مین کہ کاشکے انکو امیر نہ جانتا مین اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ رخصت کرے شہر کے رفیقون کو اور گہر کے لوگون کو اور دوستون کو اور وقت رخصت کے آپسمین ایک دوسرے کے لیے دعا

کرین اور مقیم مسافر کو کہے فِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَکَنَفِهٖ وَزَوَّدَكَ
التَّقْوٰی وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ اور
مسافر مقیم کو کہے اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَاتِكُمْ
وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكُمْ اور چاہیے کہ اہل ومال کو اور ہر چیز کو کہ
متعلق اسکی ہی سپرد خدا تعالی کے کرے اور دعا کرے علی العموم کرے خاص
کر کر بعضونکے لیئے نکرے آیا ہی کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ لوگونکو مال بانٹ
رہے تھے کہ ناگہان ایک شخص آیا کہ اوسکے ساتھہ ایک بیٹا تھا نہایت مشابہہ
ساتھہ اوسکے امیر المومنین عمر نے پوچھا کہ یہہ کون ہی دیکھے کیا قرابت رکھتا ہی
کہ مینے کسیکو کسیکے ساتھہ ایسا مشابہہ نہین دیکھا ہے اوسنے کہا کہ ای امیر المومنین
یہہ بیٹا میرا ہی مجکو ارادہ ایک سفر کا درپیش آیا تھا اور اس لڑکیکی ماں حمل سے تہی اوسنے
کہا کہ تو جاتا ہی اور مجکو اس حالمین چھوڑتا ہی مینے کہا کہ جو کچھہ کہ تیرے پیٹ مین
ہی اسکو خدا تعالی کے سپرد کرتا ہونمین پس یہہ کہکر چلا گیا مین جب سفر سے پہر کر
آیا مین تو اسکی ماں مرگئی تہی ایکروز بیٹھا تھا مین اور لوگون سے باتین کر رہا تھا کہ
ناگہان اوسکی گور پر ایک آگ یعنی روشنی دیکھی مینے لوگونسے مینے کہا کہ یہہ کیا ہی
لوگون نے کہا کہ یہہ گور ہی تیری بیوی کی ہر شب ایسی ہی روشنی دیکھتے ہین ہم
کہا مینے کہ واللہ وہ صایم الدہر اور قایم اللیل تہی یعنے یہہ روشنی اسکے سبب سے
ہی پہر اوسکی گور پر گیئے ہم دیکھا کہ وہ روشنی ایک چراغ کی ہی کہ اوسکی گور پر روشن
ہی اور یہہ بیٹا ہاتھہ پانو مار رہا ہی ایک ہاتف غیبی نے آواز دی کہ یہہ امانت تیری ہی
کہ سپرد خدا کے کی تہی تو نے اگر اسکی ماں کو سپرد کرتا تو تو اوسکو بہی پاتا کہ جو کوئی خدا کو
امانت سپرد کرتا ہی سلامت پاتا ہی اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی

Marfat.com

کہ پہلے سفر کے دو رکعت نماز استخارہ کی پڑہے کہ جو کوئی کسی کام مین استخارہ
کرتا ہی انجام اوس کام کا بخیر ہوتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ سعادت ابن
آدم کیسے ہی استخارہ اوسکا پہلے شروع کرنے سے کسی کام مین اور یہہ بہی
حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت اپنے اصحاب کو تعلیم کرتے تہے استخارہ جیسے کہ
تعلیم کرتے تہے سورہ قرآن کی یعنے بہت اہتمام کرتے تہے اسکے سکہانے مین
اور اگلے بزرگ ہر کام مین استخارہ لازم گنتے تہے اور کیفیت استخارہ کی یہہ
ہی کہ دو رکعت پڑہے اسطرح کہ اول رکعت مین سورہ فاتحہ یعنے الحمد اور
قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور قل ہو اللہ احد اور جب
فارغ ہو یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ

یا اللہ تحقیق مین طلب خیر کی کرتا ہون تجہسے ساتہہ استعانت علم تیرے کے اور طلب قدرت کی کرتا ہون یعنی اور پانے

بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ

بواسطہ قدرت تیرے کے اور مانگتا ہون مین تجہسے مطلب یا لی فضل تیرے سے کہ بڑا ہی پس تحقیق تو قدرت رکہتا ہی اور نہین قدرت رکہتا مین اور

وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ہٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ

اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننے والا ہی پوشیدہ باتونکا یا اللہ جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام بہتر ہی

لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاقْدُرْہُ

میرے لیئے دین میرے مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس حکم کر اور مہیا کر

لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ہٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ

میرے لیئے اور آسان کر اوسکو میرے لیئے پہر برکت دے میرے لیئے اسمین اور جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام برا ہی میرے لیئے

دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ

دین میرے مین اور انجام کار میرے مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس پہیر اسکو مجہسے اور پہیر مجکو

عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ **ف** حدیث

اوسسے اور حکم کر اور مہیا کر میری لیئے بہلائی جہان کہین ہووے پہر راضی کر مجکو ساتہہ اوسکے

شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی قصد کرے کسی کام کا وہ دو رکعت پڑہے سوا
فرض کے اور پہر یہہ دعاء مذکورہ پڑہے اور مراد کام سے وہ کام ہی کہ مباح ہو اور
تردد رکہتا ہو اوسکے کرنے نکرنے مین مثل سفر کرنے اور بنانے عمارت
اور کرنے نکاح اور مانند اونکے نہ مانند کہانے اور پینے مقرری کے کہ اسمین
استخارہ نہین چاہیئے اور اسیطرح استخارہ نہ کیا جاوے کرنے واجب
اور مستحب مین اور چہوڑنے حرام و مکروہ کے مین پس استخارہ پڑہنے سے
جو بات اسکے حق مین مناسب ہوتی ہی اوسپر دل قرار پکڑ جاتا ہی یہہ حضرت
شیخ نے مشکوۃ کی شرح مین لکہا ہی اور وقت سفر کے چار رکعت اور پڑہے
حدیث مین آیا ہی کہ خلیفہ نہین چہوڑتا ہی بندہ اپنے اہل مین کوئی خلیفہ کہ
دوست زیادہ ہو خدا تعالی کے نزدیک چار رکعت سے کہ ادا کرے اپنے
گہر مین اوسوقت کہ باندہے کپڑے سفر کے پڑہے اوسمین یعنے ہر رکعت مین
سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پہر بعد نماز کے کہے اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ

یا اللہ تحقیق مین

اَتَقَرَّبُ بِھِنَّ اِلَیْکَ فَاخْلُفْنِیْ اَہْلِیْ وَمَالِیْ ہ

نزدیکی حاصل کرتا ہون بسبب انکے رکعتونکے طرف تیرے پس کارساز ہو تو میرا پیچہے میرے اہل مین اور میرے مال مین

پس جو کوئی یہہ پڑہتا ہی حقتعالی نگاہ رکہتا ہی اوسکے اہل و مال کو اور حفاظت کرتا ہی گرد اوسکے
بیٹہکے اوسوقت تک پہر کر آوے تمام ہوا مضمون حدیث کا اور جب گہر کے دروازے پر آوے
یعنی باہر نکلنے کے لیئے تو کہے بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ

نکلتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کے بہروسا کیا مین نے اللہ پر نہین ہے پہرنا

Marfat.com

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ

اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے یا الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کہ گمراہ ہوؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا پھسلوں یا

اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْہَلَ اَوْ یُجْہَلَ عَلَیَّ اور جب قدم راہ پر رکھے کہے

یا ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں یا جہالت کروں یا جہالت کیجاوے مجھ پر

اَللّٰہُمَّ بِکَ انْتَشَرْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ بِکَ اعْتَصَمْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّہْتُ

یا اللہ ساتھ نام تیرے کے چلا میں اور تجھی پر بھروسا کیا میں اور ساتھ تیرے چنگل مارا میں نے اور طرف تیرے متوجہ ہوا میں

اَللّٰہُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَاکْفِنِیْ مَا اَہَمَّنِیْ وَمَا لَا اَہْتَمُّ بِہٖ اَللّٰہُمَّ زَوِّدْنِی

یا اللہ تجھی پر اعتماد ہی مجھکو اور تجھی سے امید ہی مجھکو پس کفایت کر مجھکو اوس چیز سے کہ فکر میں ڈالا ہی مجھکو اور اوس چیز

التَّقْوٰی وَوَجِّہْنِیْ لِلْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّہْتُ اور یہہ عا ہر منزل میں پڑھے عیسوت

تقوی اور متوجہ کر مجھکو واسطے خیر کے جدہر کہ متوجہ ہوؤں میں

کہ نکلے اوس منزل سے اور جب گھوڑے پر سوار ہو کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

سوار ہوتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ مدد اللہ کے

تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ

بھروسا کیا میں نے اللہ پر اور نہیں ہی بچنا گناہ سے اور نہ قوۃ عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ بزرگ کے جو کچھ چاہا اللہ نے ہوا اور

یَکُنْ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ہٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

نہ ہوا پاک ہی وہ ذات کہ تابعدار کیا اوسنے ہمارے لیے اسکو اور نہ تھے ہم واسطے اوسکی قدرت پانیوالے اور تحقیق ہم طرف رب اپنے کے

اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الْحَامِلُ عَلَی الظَّہْرِ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ عَلَی الْاُمُوْرِ اور مقصود ان دعاؤن سے

یا اللہ تو ہی سوار کرنیوالا ہی پشت سواری پر اور تجھی سے مدد چاہی جاتی ہی امور پر

یہہ ہی کہ بیچ وقت سفر کے الہی ساتھہ حق تعالے کے گزارے

اور توکل اوس پر کرے اور نیکی چاہے اور مشغول ساتھہ اوسکے رہے اور حملہ اوسکے

Marfat.com

یہہ ہی کہ روز پنجشنبہ کے سفر کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسا
کرتے تھے اور چاہیئے کہ وقت صبح کے سفر کرے حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت نے حق تعالی برکت دے میری امت کو بیچ صبح روز پنجشنبہ کے
یعنے جو کام اسمین کرین برکت پاوین اور ہر کام مین مستحب یہہ ہی کہ شروع صبح
کو کرے کہ یہہ وقت برکت کا ہی اور چاہیئے کہ بعد از طلوع ہونے فجر روز
جمعہ کے سفر نکرے کہ جمعہ کی نماز چھوڑ کر جانا بہتر نہین اور جملہ آداب
سفر سے یہہ ہی کہ جبتک دن گرم نہو اترے نہین کہ سنت اسیطرح ہی
اور اکثر رات کو راہ چلا کرے حدیث شریف مین آیا ہی کہ رات کو چلا کرو
کہ راہ رات مین لپٹی جاتی ہی یعنے مسافت تھوڑی معلوم ہوتی ہی لیکن
یہہ اس صورت مین ہی کہ خوف وخطر نہو اور رفیق بہت ہون اور جب بلندی
پر چڑھے تو تکبیر یعنے اللہ اکبر کہے اور جب نشیب مین آوے تو تسبیح یعنے
سبحان اللہ کہے اور جب قریب پہنچے منزل کے تو کہے اللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ
یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے
خَيْرَ هٰذَا الْمَنْزِلِ وَخَيْرَ اَهْلِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْمَنْزِلِ
بھلائی اس منزل کی اور بھلائی اسکی رہنے والونکی اور پناہ مانگتا ہون مین تجھسے برائی اس منزل کی سے
وَشَرِّ مَا فِيْهِ ط اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ شِرَارِهِمْ اور جب اترے
اور برائی اوسچیز کیسے کہ اسمین ہی یا اللہ پھیر مجھسے برائی انکی بُرون کی
منزل پر تو چاہیئے کہ دو رکعت نماز کی ادا کرے اور کہے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ
پناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلمون اللہ کے
التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اور جب رات
پورے کہ نہین ایسے کلمے کہ نہین تجاوز کرتا انسے بھلا اور نہ برا برائی اوس چیز کیسے کہ پیدا کی
ہو تو کہے يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ
ای زمین — رب میرا اور رب تیرا — اللہ — ہی پناہ مانگتا ہون — مین ساتھ اللہ کے تیری برائی سے

Marfat.com

وشر ما خلق فيك وشر ما يدب عليك واعوذ بالله من

اور برائی اوسچیز کیسے کہ پیدا کی گئی تجہین ہی یعنے سانپ وغیرہ اور برائی اوسچیز کیسے کہ چلتی ہی تجہپر اور پناہ مانگتا

اسد واسود ومن الحية والعقرب ومن شر ساكن

برائی شیر کیسے اور اژدہا کالی کیسے اور ہر طرح کے سانپ کیسے اور بچہو کیسے اور برائی

البلد ومن والد وما ولد وله ما سكن في الليل والنهار وهو

شہر کے رہنے والون کیسے اور برائی جننے والے کیسے اور بیٹے کیسے اور واسطے اسی کی ہی وہ چیز کہ سکونت

السميع العليم ف کہا جبیر نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چاہتا ہی تو

سننے والا جاننے والا کہ ہی

ای جبیر کہ جب نکلے تو سفر مین یہہ کہ ہووے تو بہتر یارون اپنے سے ہیئتہ مین یعنے

صورت وحال مین اور بہت زیادہ انکا از روے توشہ کے یعنے بہت مال

والا اور بہت فراخی اور کمال وجمال والا ہو جاوے تو عرض کیا مینے کہ

ہان چاہتا ہون فدا ہون تجہپر مان باپ میرے فرمایا آنحضرت نے

کہ پس پڑہہ یہہ پانچ سورتین قل یا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب

الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورہ کو ساتھہ بسم اللہ کے

اور ختم کر قراءة اپنی ساتھہ بسم اللہ کے یعنے سب چھہ ہونگی کہا جبیر نے اور

تہا مین غنی بہت مال والا پس تہا مین کہ نکلتا سفر مین پس ہو جاتا مین بہت

تباہ حال یارون سے ہیئتہ مین اور کمتر اونسے توشہ مین یعنے باوجود کثرت

مال کے بدہیئتہ اور مفلس ہو جاتا تہا مین بسبب ضایع ہونے مال کے اور بے برکتی کے

پس ہمیشہ ہو نمین جیسے کہ سیکہین مینے یہہ سورتین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے اور مداومت کی انکے پڑہنے کی بہترین انکے ہیئتہ مین اور زیادہ ترین

انکسے توشہ مین یہان تک کہ پہرتا ہون سفر اپنے سے

نقل کی یہہ ابو یعلی نے اور منزل پر اوتر کر پڑہے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ کہ اسکی بڑی فضیلت آئی ہی معقل بن یسار صحابی سے
روایت ہی کہ جسنے یہہ دعا پڑہی متعین ہوتے ہین اوسپر ستر ہزار فرشتے
کہ دعاء بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیئے اور اگر مرتا ہی تو شہید مرتا ہی یہہ
روایت ملا علی قاری نے حصن حصین کی شرح مین نقل کی ہی اور صحیح مسلم
مین روایت ہی کہ ایک شخص نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر
ہوکر عرض کیا کہ اگلی رات ایک بچہو کے کاٹنے سے کیا ایذا اوٹہائی مینے فرمایا
آگاہ ہو اگر کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر
ما خلق تو ضرر نہ پہونچاتا تجکو اور جو کوئی منزل پر اوتر کر یہہ پڑہے تو نہین
ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز جبتک کہ کوچ کرے یہہ روایت مشکوۃ مین ہی
اور ابن نجار نے اپنی تاریخ مین روایت کی ہی حضرت علی سے کہ وہ نقل کرتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ جو کوئی ارادہ کرے سفر کا پس
پکڑے دونو بازو اپنے گہر کے دروازے کے اور پڑہے گیاران بار قل ہو اللہ احد
ہوتا ہی اللہ تعالی نگہبان اوسکا یہانتک کہ پہرے یہہ روایت تفسیر در المنثور
مین ہی اور اور بہت دعائین تفصیل سے کتاب حصن حصین وغیرہ مین منقول ہین
جو چاہے سو پڑہے اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ روز و شب مین محافظت
اور احتیاط سے رہے دن مین تہنا نہ چلے اور قافلہ سے الگ نہو شاید کہ کوئی گہات
مین سوتا ہمراہی سے رہ جاوے اور رات مین جاگتا رہے اور بیخبر نہ سووے
آیا ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اول شب سفر مین سوتے تو بازو اپنا
نیچے کے رکہ کے بچہاتے اور جب آخر شب مین سوتے تو بازو کہڑا کرکے

سر ہتیلی پر رکھہ کر سوتے تھے کہ اسمین بہت غفلت نہین ہوتی سونے مین اور جلدی جاگ اوٹھتا ہی اور مستحب یہہ ہی کہ رات کو نوبت بہ نوبت جاگتے رہین اور جب کوئی دشمن یا درندہ راہ مین یا دیکھین قصد ایذا کا کرے تو آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور پناہ ساتھہ خدا کے ڈھونڈے اور توکل اوسپر کرے اور مدد اوسسے چاہئے اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ اگر سوار ہو تو سواری پر رحم کرے اوسکی طاقت سے زیادہ بوجھہ نہ رکھے اور مونہہ پر نہ مارے کہ ہر جاندار کے موتھہ پر مارنا منع ہی اور سواری پر سووے نہین تا گران ہو یعنے نیند کی حالت مین بوجھہ بہت ہو جاتا ہی بد نکالیسے سووے نہین اور اگر تہوڑی سی دیر اوتر لیا کرے سواری پرسے تو اسمین بہت مہربانی اور رحم ہی اوسپر اور بعضے اگلے بزرگ وقت کرایہ کے شرط کر لیتے تہے کہ سواری پر سے اوترینگے نہین اور اوسکے مقابلہ مین کرایہ زیادہ دیتے تہے اور بعد ازان اوترتے تہے کہ اسمین احسان ہی جانور پر ہی اور کرایہ کو دینے والے پر ہی یعنے شرط کی تھی کہ اوترینگے نہین اور اسکے عوض مین کرایہ ہی زیادہ دیا اور باوجود اسکے جو اوترے رحم کر کر جانور پر تو احسان جانور پر ہی ہوا اور اوسکے مالک پر ہی اور جو کوئی جانور پر زیادتی کریگا روز قیامت کے اوسسے پوچھا جاویگا اور چاہیے کہ سنگاری سے کرایہ مین قصہ جھگڑا نکرے کہ آسانی اور چشم پوشی کرنی معاملات مین فضائل اعمال سے ہی اور چاہیے کہ زیادہ اوس چیز سے کہ شرط کی ہی نہ لادے جانور پر اگرچہ تھوڑے شی قلیل ہین تو سعت کیا ہتی یعنے اجازت دی ہی ولیکن جو تقیہ اہل ورع کا

Marfat.com

یہہ نہین ہی اسیلئے کہ احتیاط اسمین ہی اسیلئے کہ جرات کرلی تہوڑی سی زیادتی
پر رفتہ رفتہ بہت سی زیادتی کیطرف کہینچ لیجاتی ہی اور جو کوئی محل شبہ سے
نہ پرہیز کرے حرام مین پڑجاتا ہی اور جملہ آداب سفر سے یہہ ہی کہ چیزونکی حاجت
بہت پڑتی ہی مانند مسواک اور کنگہی اور مانند انکے ہمراہ رکہے حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مسافرت مین سرمہ دانی اور آئینہ اور مسواک اور کنگہی اور مقراض اور
قارورہ ہمراہ لیتے تہے اور سرمہ لگانا نزدیک سونیکے سنت ہی فرمایا ہی آنحضرت
نے کہ لازم پکڑو تم سرمہ لگانیکو نزدیک سونیکے اسیلئے کہ وہ زیادہ کرتا ہی بینائی
کو اور اُگاتا ہی بالونکو یعنے پلکون کو اور ہر آنکہہ مین تین تین سلائیان لگاوے
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ داہنی آنکہہ مین تین سلائیان اور بائین مین
دو لگاوے اور صوفیہ نے چھاگل اور رسی کو زیادہ کیا ہی یعنے یہہ بہی رکہتے
ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ جس فقیر کے ساتہہ چھاگل اور رسی نہین ہی دلیل
ہی اوسکے نقصان دین پر اور رکہنا اسکا واسطے احتیاط طہارت پانیکے
اور دہونے کپڑیکے ہی یعنے چھاگل اسیلئے ہی کہ پانی محفوظ و پاک رہے
اوسمین اور رسی واسطے خشک کرنے دہوئے ہوئے کپڑونکے
اور واسطے پانی کہینچنے کے ہی اور متقدمین یعنے صحابہ اور تابعین نے
اکتفا تیمم پر بہی کیا ہی اور کپڑے زمین پر خشک کر لیتے تہے اور یہہ نہایت
تجرید ہی پس چھاگل اور رسی رکہنی بدعت ہی ولیکن بدعت حسنہ ہی اور
بدعت بُری وہ ہی کہ تغیر کرے سنت قدیمہ کو اور جو چیز کہ مدد کرے سنتون
کی وہ مستحسن ہے اور احتیاط طہارت ظاہری مین خوب ہی جب تک
نہو سبب فوت ہونے اوس عمل کی کہ افضل ہی اوسے اور اگر سبب فوت ہونے ایک

Marfat.com

ایسے امر کی ہو کہ افضل ہی اوسّے تو خوب نہین ہی وہ احتیاط اسلیئے کہا ہی علما نے
کہ عالم کو بچنا چاہیئے کہ آپ کپڑے دہووے اگر قدرت دہلانے کی رکہتا ہو اسلیئے
کہ اس مدت مین مشغول علم مین نہین ہوسکیگا کہ افضل اعمال ہی اور بعضے کہ واسطے
وضو کے راہ دور دراز جاتے ہین تا جاری پانی پر پہنچین حقیقت مین عبث کرتے
ہین کیون اس زمانہ مین مشغول ذکر و فکر مین نہون کہ عمل دل کا ہی اور یہہ مخالف
عمل صحابہ اور متقدمین کے ہی کہ اونکو صاف کرنا دلکا ضرور تہا ستہرا کرنے
بدن کیسے یہان تک کہ صحابہ بعض اوقات بعد از کہانیکے ہاتہہ نہ دہوتے تہے
اور پانو کے تلوے سے ہاتہہ کو صاف کر لیتے تہے بسبب اسکے کہ کمال مستغرق
ہوتی تہے اوقات اونکی عمل قلبی مین اور فرصت ہوتی تہی اسکی کہ مقید ہون
ہاتہہ دہونیکے اور جملہ آداب سفر سے کہ متعلق ساتہہ حالت پہرنیکے طرف وطن کے
ہی یہہ ہی کہ جب قریب اپنے منزل کے پہنچے تو پہلے آنیکے کسیکو گہر مین بہیجے اور
یکایک چلا آوے کہ حدیث مین اوسّے منع کیا ہی آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم جب
تشریف لاتے سفر سے تو اول مسجد مین آتے اور دو رکعت ادا کرتے بعد ازان
گہر مین آتے اور چاہیئے کہ واسطے گہر والون کے اور اقربا اور دوستون کے تحفہ
لاوے بحسب مقدور کے کہ یہہ سبب فرحت دل اور باعث ازدیاد محبت کا ہی
اور جملہ آداب سفر سے کہ متعلق ساتہہ باطن کے ہی یہہ ہی کہ نیت سفر مین کار
آخرت کی ہو یا ایسی چیز کی کہ مددگار ہو کار آخرت مین اور اگر سفر سبب زیادتی دین کا
نہو تو نکرے اور جب رغبت اپنے دلکی متغیر پاوے تو توقف کرے یا پہر آوے
اور چاہیئے کہ ہر شہر کے داخل ہونیسے قصد دیکہنے بزرگون اوسکیکا ہو اور کوشش اونسے
کرے کہ ہر ایک سے طلب فائدہ کی چیز کا اگرچہ ایک ہی بات ہو اور قصد فائدہ کی چیز طلب کرنیسے نفع اوٹہانا ہو

اوسکا اور قصہ خوانی اور جو کچھہ کہ سفر مین دیکھے عجایب و غرایب اوسکو بھی
بیان نکرے اور یہہ نہایت ریاضت ہی اور اگر بیان بھی کرے تو بقدر
حاجت کے کرے اور کسی تقریب سے کہے اور کسی شہر مین زیادہ سات یا دس
دن سے قیام نکرے مگر یہہ کہ جس شیخ کی زیارت کو گیا ہو وہ حکم کرے زیادہ
رہنے کا اور اگر کسی ثواب دار سے ملے تو زیادہ تین روز سے اوسکے مکان
نٹھہرے کہ یہہ حد ہی ضیافت کی مگر کہ اوسکو جدائی تیری ناگوار ہو اور
مُصِر ہو زیادہ رہنے کے لیئے اور اگر قصد کسی شیخ کی زیارت کا کرے
تو زیادہ ایک روز و شب سے نرہے یعنے اسلیئے کہ بزرگونکو تکلیف دینی
اچھی نہین اور سفر مین عیش و عشرت مین مشغول نہو کہ اوس سے برکت سفر
کی جاتی رہتی ہی اور جس شہر مین جاوے اول وہانکے بزرگونکو دیکھے ساتھہ ترتیب
فضیلت کے یعنے اول بہت بڑے بزرگ سے ملے پھر اوس سے کم درجہ والے سے پھر
اوس سے کم سے اور اگر بزرگ گھر مین ہو تو اوسکے دروازیکو نہ کھٹکھٹاوے اور
تکلیف نکلنے کی اوسکو ندے بلکہ منتظر بیٹھا رہے تا وہ آپ نکلے اور جب وہ
نکلے تو ادب سے اوسکے آگے بیٹھے اور بغیر پوچھے بات نکرے اور اگر پوچھے تو بقدر
سوال کے جواب دے اور اوس سے مسئلہ بغیر اوسکی رضا کے نہ پوچھے اور جس شہر و
گانوٴمین آوے وہانکے صلحا کی قبرونکی زیارت کرے اور اگر یہہ نہ جانے تو وہانکے
رہنے والونسے پوچھہ لے اور بیدون ضرورت کے اپنی حاجت کسی سے ظاہر نکرے
اگرچہ جانتا ہو کہ وہ قبول کریگا اور راہ مین ہمیشہ ذکر و فکر مین مشغول رہے اور
بہتر یہہ ہی کہ ذکر دلمین کرے لوگونکو سناوے نہین اور اگر کوئی اوس سے کچھہ بات پوچھے
تو ذکر کو ترک کرے اور جواب دے بعد آزان پھر ذکر کرنے لگے کہ اسکو بہت دخل ہی

اپنے حال کے پوشیدہ کرنے مین برخلاف نفس کے اور اگر اسکو خدمت صلحا اور فقرا کی ہاتہہ لگے تو سفر نکرے کہ مقصود سفر سے یہی ہی پس اسصورت مین سفر کرنا کفران نعمت ہی کہ اس نعمت کی قدر نکی اور سفر بیفائدہ اختیار کیا اور جب سفر مین کچھہ تقصیر و نقصان معاینہ کرے اسچیز مین کہ شہر مین رکہتا تہا جانے کہ یہہ سفر علتی ہی پس پہر آوے اور چاہیئے کہ ارادہ کرنیوالا سفر کا اول خواہش نفسانیکو اپنے مین سے دور کرے تا سفر مین خوار نہو ورنہ جو تابع خواہش نفس کا ہی ہمیشہ خوار ہی اور جملہ آداب سفر سے بلکہ واجبات اسکیسے یہہ ہی کہ پہلے سفر کی رخصتین شرع کی کہ احتیاج ہوتی ہی انکی سفر مین اور پہچاننا قبلہ کا اور اوقات نماز کا اور مانند انکے اس قسم کے علم سے کہ متعلق ہی ساتہہ سفر کے سیکہلے تا سفر اسکا باعث گمراہی کا نہو واللہ الموفق

باب ساتوان بیچ امر معروف اور نہی منکر کے

اور اس باب مین سات فصلین ہین

فصل پہلی بیچ فضیلت امر معروف اور نہی منکر کے

جان کہ امر معروف اور نہی منکر فرائض مین سے ہین بموجب آیتون اور حدیثون اور اقوال صحابہ کے ولیکن فرض کفایہ ہین نہ فرض عین اگر ایک شخص مسلمان تو ہین سے بجا لاوے تو ساقط ہو جاتا ہی اور ونسے جیسی کہ حکم فرض کفایہ کا ہی قرآن مجید مین فرماتا ہی اللہ تعالے كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

تہے تم بہترین امت نکالے گئے واسطے لوگون کے حکم کرتے ہو تم اچہی باتونکا اور منع کرتے ہو بُری باتون سے ١٥

اچہا ہونا اس امت کا بیان کیا ساتہہ امر معروف اور نہی منکر کے اور یہہ بہی فرمایا ہی

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ

مدد کرو اوپر نیکی اور تقوی کے اور نہ مدد کرو اوپر گناہ کے

وَالعدوان اور قرائین مانند انکے آیتین دلالت کرنیوالی امر معروف اور نہی منکر کی بہت سی آئی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ کلام بنی آدم کے سب باعث ضرر کے ہین مگر امر معروف اور نہی منکر اور ذکر حق تعالی کا اور حدیث مین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت نے ساتھہ ایک جماعت صحابہ کے خطاب کیا اور فرمایا کہ کیا حال ہوگا تمہارا اوسوقت مین کہ سرکشی کرینگی عورتین تمہاری اور فسق کرینگے جوان تمہارے اور ترک کروگے تم اپنے جہاد کو عرض کیا صحابہ نے کہ آیا یہہ ہوتا ہی یا رسول اللہ فرمایا ہان سوگند اوس خدا کی کہ ذات محمد کی بیچ قبضہ قدرت اوسکیکے ہی قریب ہی کہ ایسی چیزین واقع ہونگی کہ سخت تر اور بدتر اسّے ہین کہا صحابہ نے سخت تر اسّے کیا ہوگا یا رسول اللہ فرمایا کیا ہوگی حال تمہارا اوسوقت کہ معروف کو منکر دیکھوگے اور منکر کو معروف کہا صحابہ نے کہ یہہ بہی ہوتا ہی یا رسول اللہ فرمایا ہان اسّے ہی زیادہ سخت ایک چیز واقع ہوگی کہا صحابہ نے کہ وہ کیا ہی یا رسول اللہ فرمایا جسوقت کہ امر کروگے تم ساتہہ منکر کے اور منع کروگے معروف سے اخیر حدیث تک فرمایا یعنے یہہ حدیث بڑی ہی ساری حدیث بیان فرمائی اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ اوترتی ہی لعنت اوس شخص پر کہ حاضر ہو ایسی جگہہ کہ ظلم کرتے ہین لوگ اور وہ دفع نکرے اوس ظلم کو اور موافق اس حدیث کے گوشہ نشینی واجب ہوتی ہی اور عاجز ہونا منع کرنیسے عذر نہین ہوتا ہی اسلیئے کہ اگر عاجز ہی تو چاہیئے کہ اوسپر حاضر نہو اور ایسی جگہہ سے اختیار کیا ہی اگلے بزرگون نے عزلت کو جیسے کہ بیچ دایدون عزلت کے گذرا اور ممنوع حاضر ہونا قصداً ہی اور اگر حاجت ضروری ہو یا اتفاقاً اوسکے سامنے گذرے تو معذور ہی اور معنے عجز اور قدرت

Marfat.com

کے ظاہر ہونگے یعنے ضرورۃً یا اتفاقاً کیا اور یہہ منع نہین کرسکتا تو عاجز ہی اور اگر قصداً کیا
تو یہہ عاجز نہین ہی بلکہ گویا قدرت رکہتا ہی اور اس صورتمین ماخوذ ہوگا نہ پہلی
صورتمین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ
نے پوچہا کہ یا رسول اللہ آیا ہلاک ہوتا ہی وہ گانو کہ جسمین صلحا ہوتے ہین فرمایا
ہان کہا صحابہ نے کہ کس سبب سے فرمایا بسبب سہل جاننے اور سکوت کرنے اونکے گناہون
سے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی نے وحی بہیجی ایک فرشتہ کو اپنے فرشتون
مین سے کہ فلانے شہر کو اوسکے رہنے والون پر مار یعنے اولٹ دی کہا اوس
فرشتہ نے کہ ای رب میری اوسمین ایک بندہ ہی تیرے بندونمین سے کہ ہرگز تیرا
گناہ نہین کیا ہی حکم آیا کہ اوسپر بہی مار کہ ہرگز موہنہ اوسکا متغیر نہین ہوا ہی بسبب
گناہ خلق کے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ حقتعالی عذاب کریگا ایک گانو
والونکو کہ اوسمین اٹہارہ ہزار آدمی ہونگے کہ عمل اونکا مانند عمل انبیا کے ہوگا
بسبب ترک کرنے اونکے امر معروف اور نہی منکر کو اور حدیث مین آیا ہی کہ
وہ لوگ کہ حکم کرتے ہین اچہی باتونکا اور منع کرتے ہین بری باتون سے اور
محبت رکہتے ہین للہ اور بغض رکہتے ہین للہ وہ بہشت کے بالاخانونمین ہونگے
کہ وہ اوپر ہین شہداء کے بالاخانون سے اور ہر بالاخانہ کے تین تین لاکہہ
دروازے ہونگے یاقوت و زمرد کے اور ہر ایک کا انمین سے تین تین سو حورون
سے نکاح کیا جاویگا جبکہ اونکیطرف نظر کریگا وہ کہینگی کہ یاد رکہتا ہی تو کہ فلانے وقت
مین حکم اچہی بات کا اور منع بری بات سے کیا تہا تونے اور ہم خرا دسکی ہین اور
یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ افضل شہدا وہ شخص ہی کہ حاکم ظالم کو حکم کرے اچہی
بات کا پس مارا جاوے اوسمین منزل اوسکی بہشت مین درمیان حضرت

Marfat.com

حمزہ اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالی عنہما کے ہو گی ف حضرت حمزہ چچا
ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت جعفر بہائی حضرت علی رضی اللہ عنہما
کے یہہ دونو صاحب شہید ہوئے ہین اور بڑی بزرگی رکہتے ہین پس انکی ساتہہ
ہوگا یہہ شخص بہی ۱۲ اور اقوال صحابہ کے بہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کی فضیلت مین بیشمار ہین حذیفہ بن الیمان رضہ سے پوچہا لوگون نے کہ درمیان
زندون کے مردہ کون ہی فرمایا وہ شخص ہی کہ انکار نکرے گناہ کا ساتہہ ہاتہہ
اور زبان اور دل کے یعنے چاہیئے یون کہ گناہ کی چیز کو ہاتہہ سے مٹا دے ورنہ
ہو سکے تو زبان سے منع کرے اور یہہ بہی نہو تو دل سے تو برا جانے اور جسنے
کچہہ بہی نکیا انمین سے وہ بمنزلہ مردہ کے ہی اور یہہ بہی حذیفہ نے فرمایا کہ نزدیک
ہی کہ لوگون پر ایک زمانہ اویگا کہ مردار گدہے کا انکے آگے محبوب تر ہوگا اوس
مسلمان سے کہ امر و نہی کرے اونکو اور حضرت امیر المومنین عمر رضہ سے منقول ہی
کہ نہ انکار کرنا گناہ کا ساتہہ ہاتہہ کے سبب اندہا ہونے دل کا ہی اور آیا ہی کہ کعب احبار
نے ابو مسلم خولانی سے پوچہا کہ قدر اور مرتبہ تیرا تیری قوم مین کیسا ہی کہا اچہا ہی
کہا توریت غیر اسکے کہتی ہی کہا ابو مسلم نے کہ کیا کہتی ہی کہا کعب نے کہ
توریت یہہ کہتی ہی کہ جو کوئی امر کرے ساتہہ معروف کے اور منع کرے منکر سے مرتبہ
اوسکا اوسکی قوم مین خوار و بیقدر ہوتا ہی اونکے آگے کہا ابو مسلم نے کہ سچ کہتی ہی
توریت اور جہوٹ کہتا ہی ابو مسلم ف حاصل کعب کے قول کا یہہ ہی کہ توریت
سے یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرنیسے لوگ بغض رکہتے ہین
اور خوار و ذلیل جانتے ہین پس تم جو کہتے ہو کہ لوگ مجکو اچہا جانتے ہین تو معلوم ہوا
تم امر معروف اور نہی منکر نہ کرتے ہوگے پس ابو مسلم نے اقرار کیا اپنے قصور کا کہ توریت

Marfat.com

سچ کہتی ہی مین قاصر ہون اسمین اور واقع مین یہ کب اچھا نہین اگرچہ لوگ بھی اچھا
جانین گا اور حاصل یہہ کہ امر معروف اور نہی منکر واجب ہی باوجود قدرت رکھنے
کے اسپر اور ادنی درجہ اسکا یہہ ہی کہ انکار کرے دل سے اور اگر ایک شخص قوم مین سے اسکو
اختیار کرے تو سب سے ساقط ہو جاتا ہی فصل دوسری بیچ شرایط محتسب کے
یعنے امر معروف اور نہی منکر کرنیوالے کے جملہ شرایط محتسب کے سے یہہ ہی کہ وہ مکلف
ہو یعنے عاقل اور بالغ ہو پس احتساب دیوانہ پر اور لڑکے پر واجب نہین دیوانہ تو ظاہر ہی کہ
وہ صلاحیت اسکی نہین رکھتا ہا لڑکا وہ بھی چونکہ مکلف احکام شرعیہ کا نہین ہی اسپر
بھی واجب نہین لیکن جایز ہی اسلیئے کہ فعل کے ممکن ہونیکے لیئے نری عقل و تمیز کافی ہی
پس لڑکے مراہق کو کہ نزدیک بالغ ہونیکے پہنچا ہو پہنچتا ہی کہ انکار منکر کا کرے اور
شراب کو اوندھا دے اور باجون کو اور کھیل کی چیزونکو توڑ ڈالے اور کسیکو نہین
پہنچتا ہی کہ اوسکو منع کرے اسلیئے کہ وہ اہل ثواب عبادت کا ہی اگرچہ اہل ولایت
نہین ہی اور احتساب ایک قسم ہی عبادتون مین سے اور اسلیئے غلامون کے لیئے اور
عوام رعیت کے لیئے ثابت ہی اگرچہ انمین معنے ولایت کے نہین ہین لیکن شرا
ایمان کافی ہی بیچ ثبوت مثل اس ولایت کے مانند قتل کرنے مشرک کے اور باطل
کرنے اسباب اوسکے چہین لینے ہتیارون اوسکے اسلیئے کہ لڑکا اور بالغ برابر ہین
اسمین اور منع کرنا فسق سے بیچ حکم منع کرنیکے کفر سے ہی اور جملہ شرایط محتسب کے
سے ایمان ہی اسلیئے کہ احتساب نصرت اور مدد کرنی دین پر ہی اور جو کہ دشمن
دین کا ہو اہل نصرت اور مدد کرنی دین کا کیونکر ہوگا پس کافر اہل احتساب سے
نہین ہوگا لیکن فاسق کو پہنچتا ہی کہ امر معروف اور
نہی منکر کرے اسلیئے کہ یہہ فی نفسہ ایک

Marfat.com

عبادت ہی خواہ آپ بموجب اوسکے عمل کرے یا نکرے اور عمل کرنا اوسپر ایک
عبادت دوسری ہی حدیث مین آیا ہی کہ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہم امر نکرین ساتھہ معروف کے یہانتک کہ عمل نکرین ہم
اوسپر اور منع نکرین ہم منکر سے جبتک کہ پرہیز نکرین ہم اوسے فرمایا کہ امر کرو ساتھہ
معروف کے اگرچہ سب اچھی باتین نکرو اور منع کرو یعنے بری باتون سے اگرچہ سب سے
پرہیز نکرو ولیکن احتساب کتنی طرح پر ہی کبھی ساتھہ وعظ ونصیحت کے ہی اور
کبھی ساتھہ قہر و مارنے کے جیسے کہ آگے معلوم ہوگا اور فاسق کو نہین پہنچتا ہی کہ
وعظ ونصیحت کرے اوسجگہہ مین کہ فسق اوسکا معلوم ہو نہ اس سبب سے کہ حرام
ہی بلکہ اس سبب سے کہ یہہ نفع نہین رکھتا اور فائدہ اوسپر مترتب نہوگا ولیکن
قہر و زجر مانند اوندہا دینے شراب کے اور توڑ ڈالنے کھیل کی چیزونکے اور مانند اوسکے
واجب ہی اور بعضون نے شرط کی ہی عدالت یعنے نیکوکاری احتساب مین اور دلیل
پکڑتے ہین ساتھہ دلیلون نقلی اور عقلی کے نقل تو یہہ آیۃ اللہ تعالی کی ہی أَتَأْمُرُونَ
النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ اور دلیل اونکی یہہ آیہ ہی لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ
لوگونکو ساتھہ نیکی کے اور بہولتے ہو اپنی نفسونکو — کیون کہتے ہو تم وہ چیز کہ نہین کرتے تم
اور حدیث مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات گذرا
مین ایک قوم پر کہ ہونٹے اونکے آگ کی مقراضون سے کاٹتی ہین فرشتے کہا مینے کہ کون لوگ
ہو تم ای جماعت مردونکی کہا کہ ہم وہ جماعت ہین کہ لوگونکو امر معروف اور نہی منکر
کرتے تہے اور آپ نکرتے تہے اور یہہ بہی حدیث مین ہی کہ حق تعالی نے وحی بہیجی حضرت
عیسے علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو کہ ای بیٹے مریم کے اول اپنے تئین نصیحت
کر جب آپ نصیحت قبول کرنیوالا ہووے تو بعد اوسکے

دوسرا

لوگونکو کرو گر نہ شرم رکہہ مجہسے اور جواب ان دلیلونکا یہہ ہی کہ یہ انکار ہی بسبب
ترک کرنے عمل کے نہ بسبب حکم کرنے اسکیکے پس حاصل یہہ ہی کہ جیسے کہ
لوگونکو حکم کرو آپ ہی کرو نہ یہہ کہ اگر آپ نکرو تو اورونکو بہی نکہو اسلیئے کہ شک
نہین ہی کہ امر کرنا غیر کو دلالت کرتا ہی اوپر قوۃ علم کے اور مواخذہ عالم پر سخت تر
ہی اسلیئے کہ ملامت آنکہون والے پر کہ کنوئین مین گر پڑے زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت
اندہے کے اگر اوسکے اختیار مین ہو رہی حدیث عیسی علی نبینا و علیہ السلام کی پس نہین
اسمین منع ہی نصیحت کرنے غیر کیسے بغیر نصیحت قبول کرنے اپنے کے پس معلوم
ہوا کہ یہہ خوب نہین ہی اور یہہ بہی ہی کہ اوسمین کہا کہ شرم رکہہ اور اسسے لازم
نہین آتا کہ حرام ہو بلکہ مناسب و خوب نہین ہی اور اسمین شک نہین کہ
ترک کرنا عمل کا اور حکم کرنا ساتہہ اوسکے ہر چند کہ عبادت ہی لیکن چونکہ متضمن ترک
کرنے ایک عبادت دوسری کا ہی خالی قباحت سے نہین بموجب عرف کے اور عقلی
دلیلون مین سے ایک تو یہہ دلیل ہی کہ ہدایت غیر کی شاخ ہی آپ ہدایت قبول کرنیکی
اور اسطرح سیدہا اور درست کرنا غیر کا شاخ ہی استقامت اور صلاحیت نفس
اپنی کی اور جو کہ آپ صالح نہین ہی وہ دوسرے کو کیونکر صالح کریگا اور سیدہا
ہونا سایہ کا باوجود کجی لکڑی کے محال ہی یعنے ٹیڑہی لکڑی کا سایہ سیدہا کیونکر
ہوگا اور یہہ دلیل وہمون قوت خیالیہ سے ہی نہ دلیلون عقلیہ سے اور قیاس
معقول کا ساتہہ محسوس کے ہی اور جملہ دلیلون عقلیہ سے یہہ ہی کہ اگر امر کرنا غیر کا
ساتہہ ترک کرنے عمل کے جائز رکہین ہم بملاحظہ اسکے کہ وہ فی نفسہ ایک عبادت ہی
اور عمل عبادت دوسری پس جائز ہو جیسے کہ اگر کوئی کہے کہ مین وضو کرتا ہون
اور سحر کہاتا ہون ہر چند کہ نماز نہ پڑہون اور روزہ نرکہون اسلیئے کہ وضو کرنا اور سحر

کہانا ہی بنفسہ ایک عبادت ہی اور نماز و روزہ عبادت دوسری حال انکہ یہہ بات نامشروع
و نامقبول ہی اور یہہ دلیل بہی فاسد ہی اسلیئے کہ وضو اور سحری کہانی بغیر قصد
نماز روزہ کے عبادت نہین ہی اور غرض وضو سے نماز ہی اور سحر کہانیسے
روزہ پس بغیر اسکے مقبول نہین ای پر امر کرنا غیر کو مقصود اوسنے عمل نفس
اپنی کا نہین ہی تا بغیر اسکے درست نہو اور جملہ دلیلون سے یہہ ہی کہ اگر ایکمرد
ایک عورت سے زنا از راہ جبر کے کرے اور عورت اپنے اعضاء کو کہلا رکہے
اور مرد اوس حال مین اوسپر احتساب کرے اور کہے کہ اپنے اعضا کو ڈہانک
لے کہ کہولنا ستر کا نامحرم کے آگے حرام ہی شک نہین ہی کہ یہہ احتساب مضحکہ
ہوگا اور جواب اس دلیل کا یہہ ہی کہ برائی اس احتساب کی اس جہت سے نہین
ہی کہ وہ منع کرتا ہی فعل حرام سے بلکہ یہہ امر بذاتہ مستحسن ہے اسلیئے کہ ڈہانکنا ستر کا
واجب ہی اور واجب بسبب ارتکاب حرام دوسرے کے حرام نہین ہوتا لیکن برائی اور
قباحت اسکی اس جہت سے ہی کہ مرد نے اس حالت مین ترک ضروری چیز کا کیا اور
مشغول ہوا اوس چیز مین کہ ضروری نہین ہی اور یہہ موجب نفرت طبیعت اور
انکار عقل کا ہی مانند نفرت طبیعت کے اوس کسی سے کہ ہمیشہ زنا کرے لیکن کہانا
غصب کیسے پرہیز کرے اور گواہی جہوٹی دے اور غیبت سے باز رہے پس نہین
کہتی ہین ہم کہ پرہیز کرنا اسکا طعام غصب کیسے اور باز رہنا اسکا غیبت سے
نامشروع ہی بلکہ کہتے ہین ہم کہ عذاب و مواخذہ اوس کسی پر کہ طعام حرام ہی
کہاوے اور زنا بہی کرے زیادہ ہوتا ہی اوس کسی سے کہ ایک چیز کرے اون دو چیزون
مین سے ایسے ہی ثواب اوس کسیکا کہ دوسرے کو حکم کرتا ہی اور آپ بہی عمل کرتا ہی زیادہ ہی
اوس کسیکے ثواب سے کہ ایک ہی چیز کرے فقط اور جملہ دلیلون عقلی سے یہہ ہی کہ اس تقدیر پر

احتساب کافر کا ہی مسلمان پر جایز ہو اسلیئے کہ کہنا کافر مسلمانکو کہ زنا مت کر
فی نفسہ حق ہی اور کرنا اوسکا کفر کو منافی اسکے نہین ہی حالانکہ کہاہی علمانے کہ
احتساب کافر کا مسلمان پر جایز نہین اور جواب اس دلیل کا یہہ ہی کہ منع کرنا احتساب
کافر کا مسلمان پر اس جہت سے نہین ہی کہ کلام اسکا فی حد ذاتہ حق نہین ہی بلکہ
اس سبب سے ہی کہ احتساب متضمن ایک طرحکی حکومت اور تحکم کو ہی اور کافر کو
مسلمان پر حکومت ہی نہین ولن یجعل اللّٰہ للکٰفرین علی المؤمنین
سبیلا ۔ اور نہین مقرر کی اللہ نے واسطے کافرون کے مومنون پر
راہ ۔ لیکن فاسق جو کہ مسلمان ہی مستحق حکومت کا ہی فی الجملہ بس نہین
کہتے ہم کہ کافر ماخوذ اور عذاب دیا جاویگا آخرت مین بسبب کہنے اپنے کے
مسلمانکو کہ زنا مت کر اس حیثیت سے کہ وہ نہی ہی زنا سے اور جملہ شرایط احتساب سے
یہہ ہی کہ قادر ہو محتسب احتساب پر اور احتساب عاجز کا دل سے ہی کہ دل سے برا جانے
اسلیئے کہ جو خدا کو دوست رکھیگا اوسکی نافرمانی کو بالضرور برا جانیگا اور اوسکے
نیچے اور مرتبہ نہین ہی یعنی ادنی درجہ اسمین یہہ ہی کہ دل سے تو برا جانے اور یہہ بھی
نہو تو بڑا نقصان ہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی جہاد کرے بددینون
سے ساتھہ ہاتھہ اپنے کے پس وہ مومن ہی اور جو کوئی جہاد کرے اونسے ساتھہ زبان
اپنی کے پس وہ مومن ہی اور جو کوئی جہاد کرے اونسے ساتھہ دل اپنے کے پس وہ
مومن ہی اور نہین ہی سوا اسکے ایمان سے دانہ رائی کا یعنے رائی کے دانہ برابر
بھی وہ ایمان نہین رکھتا انتہی یہہ ٹکڑا ہی حدیث کا کہ وہ مشکوۃ مین بھی اور
اوسکے حاشیہ پر سید جمال الدین نے لکھا ہی کہ یہہ اسلیئے ہی کہ جسنے دل سے بھی برا
نہ جانا تو وہ راضی ہوا خلاف شرع پر بس ہوگا یہہ کفر اور منع

کرنا گناہ کا بسبب غیرت محتسب کے ہی یعنے جسکو غیرت اور حمیت دین کی ہوگی وہ گناہ
منع کریگا اور فاسق بے حیا کو کیا پروا ہی اسکی اور جو بیچارہ کہ قدرت نرکہے
منع کی اوسکو سوا صبر کے کچھہ چارہ نہین کیا کرے سے روز و شب با خلق خدا
عربدہ نتوان کرد + جاننا چاہیئے کہ مراد عجز سے ہی عجز ظاہری نہین ہی بلکہ خوف
پہنچنے فتنہ کا بلکہ نہ نفع دینا امر و نہی کا ہی یہی معنی عجز کے ہین پس یہان کتنی ہی
احتمال ہونگے اول یہہ کہ جانلے کہ بات میری نفع کریگی اور خوف کسی آفت کا ہی
نہین ہی پس اسصورت مین تو احتساب واجب ہی اسلیئے کہ یہان پوری قدرت
حاصل ہی دوسرے یہہ کہ جانلے کہ نفع نہین کریگی بات میری اور خوف
ضرر کا بہی ہی اس صورت مین واجب نہین ہی احتساب ہرگز بلکہ حرام ہوتا ہی
بعضی جگہہ و لیکن چاہیئے کہ اوس جگہہ حاضر نہو مگر کہ حاجت ضروری رکہتا ہو
یا زور لیجاوین اور جلاوطن ہونا لازم نہین ہی مگر یہہ کہ جبر کرین گناہ پر اور
مجال بہاگنے کی ممکن ہو اور تیسرے یہہ کہ احتساب نفع نکرے لیکن خوف ضرر کا
بہی نہو پس اس صورت مین بہی واجب نہین ہی اسلیئے کہ غرض احتساب سے دفع کرنا
گناہ کا ہی سو وہ ہونیکا نہین لیکن اگر واسطے اظہار شعار اسلام کے کرے تو
مستحب ہی چوتہے یہہ کہ نفع کرے لیکن ضرر لاحق ہو جیسے کہ شیشہ شراب کا یا
مزامیر کو توڑ ڈالے و لیکن جانتا ہی کہ سر میرا توڑ ڈالینگے پس احتساب اس
صورت مین بہی واجب نہین ہی لیکن حرام بہی نہین ہی بلکہ کمال دین اور
تقوی کا یہہ ہی کہ اسقدر ضرر خدا تعالی کی راہ مین اوٹہاوے اور حدیث
شریف مین کلمۃ الحق کہنے کی آگے بادشاہ ظالم کے فضیلت بہت واقع ہوئی ہی
ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ بعضے حاکمون سے ایک بات سنی

یٹنے جاہا ہمنے کہ انکار کرین اور جانتا تہا ہین کہ مجکو مار ڈالیگا پس مارے جانا مانع نہ تہا اوسکی نصیحت کو ولیکن دیکہا ہمنے کہ نفس میرا اوس کہنی مین عجب پیدا کریگا پس ڈرا مین کہ مبادا بغیر اخلاص کے مارا جاؤن لیکن اگر کوئی ظالم تلوار ہاتہ مین لیئے ہوے بیٹہا ہو اور اوسکے ہاتہ مین پیالہ شراب کا ہو اور محتسب جانے کہ مجرد کہنے سے قتل کر ڈالیگا تو احتساب یہان کوئی وجہ نہین رکہتا بلکہ حرام ہی یا یہہ کہ منع کرنا ایک کا گناہ سے سبب گناہ کرنے دوسرے شخص کا ہوگا تو یہان بہی احتساب نکرے اسلیئے کہ غرض احتساب سے منع کرنا خاص زید وعمرو کا نہین ہی بلکہ باطل کرنا اصل گناہ کا ہی اور جب یہہ حاصل نہو تو احتساب کرنا بیفایدہ ہوگا اور رعایت کرنی مراتب منکرات کی لازم ہی کہ دیکہے کہ جس منکر کو تغیر کرتا ہی مرتبہ اوسکا اس منکر سے کہ بسبب احتساب کے پیدا ہوتی ہی کیسا ہی یعنے جسکو کہ تغیر کرتا ہی اگر مرتبہ اسکا کم ہی اوس سے یا برابر ہی تو احتساب نکرے اور اگر زیادہ ہی وہ بہ نسبت اسکے تو کرے اور گمان اس باب مین حکم یقین مین ہی پس اگر گمان غالب پہنچنے ضرر کا ہو تو حکم یقین مین ہی اور بیچ صورت شک اور توہم کے اختلاف ہی اور معتبر خوف مین سلامتی طبع اور اعتدال خلقت ہی یعنے بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی منکر کے خوف اسکا معتبر ہی کہ معتدل المزاج اور معتدل الخلقت ہو اسلیئے کہ بزدل آدمی تہوڑی سی چیز سے ڈر جاتا ہی اور متہور امور شاقہ پر جرات کر بیٹہتا ہی پس معتبر شجاعت ہوگی کہ مرتبہ توسط کا ہی پس مرد شجاع کو خوف ہو تو اوسکا اعتبار ہی اور نہین تو نہین اور یہہ بہی معتبر ہی کشتی کے سوار ہونے مین یعنے بعضے تو نہایت ڈرتے ہین کشتی کے سوار ہونیسے اور بعضے کچہہ ڈر نہین رکہتے اگر ہوا مخالف بہی ہو تو کشتی مین جا بیٹہتے ہین پس اسمین بہی اعتبار متوسطونکا ہی کہ جو ہوا موافق مین نہین ڈرتے پس اگرچہ اسلام جانے سے ہمین

منکرات
جب پیدا ہوتی

Marfat.com

ایسے لوگ ڈرین ڈوب جانے سے اور گمان غالب ہوے اونکو ڈوب جانیکا تو اونکا
اعتبار ہی اور یہہ معذور ہونگے نہ وہ لیکن بعضون نے کہا ہی کہ جسپر غالب ہوے بزدلی تو
بہتر نہین اوسکو سوار ہونا کشتی پر واسطے حج اسلام کے اور مختار اول ہی ہی
اسلیئے کہ دفع ہونا بزدلی کا ساتہہ عادت ڈالنے اور تجربہ کے ممکن ہی واللہ اعلم
جاننا چاہیئے کہ بیچ ضرر اور مکروہ کے کہ متوقع ہی پہنچنا اوسکا احتساب مین
احوال مختلف ہی بعضون کو بات سخت مکروہ معلوم ہوتی ہی اور بعضو نکو
مارنا اور گالی دینا علی ہذا القیاس اور چیزین بنا بر اختلاف وضعون اور عادتون
کے اور تفاوت حال ہر ایک کے بیچ عزت وحرمت کے اور تفصیل بیان
کرنی اسکی مشکل ہی ولیکن نہایت اسکی یعنے قاعدہ کلیہ اسکا یہہ ہی کہ کہا
ہی علمانے کہ مکروہ نقیض مطلوب کی ہی یعنے ایک تو ایسی چیزین ہین کہ خبکی خواہش
رکہتا ہی آدمی اور انکے مقابلہ مین مکروہ ہی کہ اوسکو برا جانتا ہی اور مطالب
خلق کے دنیا مین چار چیزین ہین ایک تو علم اور وہ متعلق ہی ساتہہ روح کے
اور دوسرے صحت اور وہ متعلق ہی ساتہہ بدن کے اور تیسرے ثروت اور
وہ متعلق ساتہہ مال کے ہی اور چوتہے جاہ اور وہ متعلق ہی ساتہہ لوگون کے
دلونکے اور معنی جاہ کے ہین مالک ہونا لوگونکے دلون کا جیسے کہ معنی ثروت
کے مالک ہونا درہمونکا ہی اور جیسے مالک ہونا درہمونکا وسیلہ حاصل ہونے
مطالب کا ہی ایسی ہی مالک ہونا دلونکا واسطہ ہی حاصل ہونے مقاصد کا اور تحقیق جاہ
کے معنون کی اور سبب میل طبیعت کا طرف اسکے ایک تفصیل رکہتا ہی اور حاصل یہہ کہ متاع
دنیا دی خالی ان چار چیزون سے نہین ہی اور طلب کرنا انکا یا تو اپنے لیئے ہی یا واسطے اون
اور دوستونکے اور جب مطلوب یہہ ہوتے تو مکروہ ہونا انکا ہوگا اور نہ ہونا انکا یا تو ساتہہ جا

رہتے ایکے ہو بعد حاصل ہونیکے یا ساتھہ ممکن ہونے حصول اور انتظار اوسکے زمانہ
آیندہ مین اور جائز نہین ہی ترک کرنا احتساب کا اس قسم اخیر مین مگر وقت حاجت
اور ضرورت کے ترک کرنا جائز ہی ف حاصل حضرت شیخ کے کلام کا یہہ کہ
پہلی قسم تو یہہ ہوئی کہ مکروہ یہہ ہی کہ وہ چیزین حاصل ہین اور جانتا ہی کہ اگر احتساب
کرونگا تو وہ چیزین جاتی رہین گی پس اسصورت مین ترک کرنا احتساب کا جائز ہی اور قسم آخر
یہہ ہوئی کہ وہ چیزین ہین نہین لیکن ممکن اور متوقع ہی حاصل ہونا انکا اسصورت مین ترک
کرنا احتساب کا وقت ضرورت کے جائز ہی اور بیان مفصل اسکا یہہ کہ اگر نہ جانتا ہو ضرور
دین کو اور سوا ایک تعلیم کرنیوالیکے شہر مین کوئی اور ہو نہین یا ہو لیکن سب مطیع
اور تابع اوسکے ہون اور ظن غالب سے معلوم اسکو ہو کہ اگر احتساب کرونگا تو راہ حاصل
کرنے علم کی بند ہو جائیگی اگر اسصورت مین احتساب ترک کرے تو جائز ہی اور بغیر ضرورت کے
جائز نہین اور اگر بیمار ہو اور معالجہ مین انتظار صحت کا ہو اور جانتا ہی کہ اسکی اخیر مین ضرر شدید ہوگا
اور کوئی طبیب بہتر اوسے نہی ہی نہین اگر اسصورت مین بری بات سے منع نہ کرے تو جائز ہی اور اگر
ایک شخص ہو عاجز کسب اور سوال سے اور توکل مین یقین قوی ہووے نہین اور سوا ایک شخص کے
کوئی ہی نہین کہ اوسکو کچھہ دیوے اور جانتا ہی کہ اگر احتساب اوسکو کرونگا تو راہ رزق کی
بند ہو جاویگی اور مارے بھوک کے ہلاک ہو جاؤنگا اور یا رزق حرام مین پڑونگا تو اسمین بھی
اگر بری بات سے منع نکرے تو جائز ہی اور اگر لوگ شریر دری اسکی ایذا کے ہون اور
اسکے دفع کرنیکی کوئی راہ ہو نہین سوا اسکے کہ آگے سلطان یا حاکم کے جاہ رکھتا ہو اور
حاکم ایسا ہو کہ شراب پیتا ہی اور حریر پہنتا ہی پس ان سبھی صورتون مین اگر ظن غالب کہ قریب یقین کے ہو
حاصل ہو تو شاید کہ ترک کرنے احتساب کی اجازت ہو لیکن چاہیے کہ اپنے دلکو منقی ٹھہراوے اور دونو
ضررون مین سے ایک ضرر کو دوسرے کے ساتھہ وزن کرے یعنے ایک ضرر تو یہی ان چیزونکے

پہونچنے کا اور ایک صبر ہی ترک کرنے احتساب کا ان دونوں کو تولے جو نسا غالب ہو اوسکی رعایت کرے اور مد نظر اسکو رکہے اور دین کو بہانہ حاصل کرنے دنیا کا نکرے کہ حقتعالی کو نظر نیت پر ہی اگرچہ نظر لوگونکی ظاہر پر ہی اور اگر سکوت کرنا اسکا بسبب دین کے ہو اسکو مدارت کہینگے اور اگر بسبب نفس کے ہو اسکو مداہنت کہینگے واللہ الموفق ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا اور قسم پہلی کہ اسمین فوت ہونا مطلوب کا حاصل ہی اور سکوت احتساب سے اسمین جائز ہی ہیہ بیچ علم کے ہوگا اسلیئے کہ کسیکو قدرت نہین ہی علم کے کہو دینے کی کسی سے بخلاف کہو دینے صحت اور ثروت اور جاہ کے کہ انکو کہو دے سکتین ہین اور یہہ ہی ایک سبب ہی سبہون بزرگی علم کا اسلیئے کہ باقی اور دائم ہی دین و دنیا مین جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا شعر فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنٰی عَنْ قَرِیْبٍ ✣ وَاِنَّ (بلاشبہ مال فنا ہوجائیگا عنقریب — اور تحقیق) الْعِلْمَ مُلْکٌ لَا یَزَالُ ✣ (علم ملک لازال ہی) اور فوت ہونا صحت کا بسبب ضرب دکہہ دینے والی کے ہی اور فوت ہونا ثروت کا بسبب لوٹ لینے گہربار کے اور چہین لینے کپڑون کے ہی اور اس صورت مین واجب نہین ہی احتساب لیکن استحباب سے خالی نہین اور احتساب ان جگہون مین نشانی کمال دین اور نہایت یقین کی ہی اور فوت ہونا جاہ کا بسبب ضرب کے ہی اگرچہ دکہہ دینے والی نہو بلکہ بسبب گالی دینے کے اور پہینکدینے پگڑی اور مانند انکے بہی ہو سکتا ہی اور یہان بہی سکوت کرنیکی اجازت ہی اسلیئے کہ محافظت کرنی مروت و آبرو کی بہی حکم کی گئی ہی شرع مین لیکن نری جاہ اور بلندی مرتبہ کی حفاظت کرنی محض زاید اور نفسانیت ہی مثلا ایک شخص ہو کہ ہرگز بغیر سوار ہونیکے گہوڑے پر اور بغیر پہنے لباس تکلف کے بازار مین نہین نکلا ہی اور احتساب مین خوف پیادہ پا کرنے اور پہنانے لباس غیر معمولی کا ہو تو

Marfat.com

یہہ عذر نہین ہی بیچ ترک کرنے امر معروف اور نہی منکر کے کہ یہہ فضولیان ہین اور
اسیطرح خوف غیبت اور اہانت کرنیکا زبان سے ساتھہ جاہل اور احمق کہنے کے اور نسبت
کرنیکے ساتھہ ریا اور نفاق کے عذر نہین ہی اسلیئے کہ اگر ایسے امور کا اعتبار ہو تو اصل
واجب ہونے احتساب ہی کی جاتی رہی اور خالی ہونا احتساب کا ایسے امور سے
ممکن نہین ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ اور اگر منع
(اور نہین ڈرتے ملامت ملامت کرنیوالونکی کسیکے)
غیبت سے کرے اور جانتا ہی کہ وہ اور لوگونکی غیبت چہوڑنیکے نہین اور اسکی بہی غیبت
کرنیکے تو منع نکرے اسلیئے کہ اسمین زیادہ گناہ ہوگا لیکن اگر جانے کہ اسکی ہی غیبت
کرینگے اور لوگونکی غیبت سے باز آوینگے تو منع کرے کہ اسمین شیوہ ایثار کا ہی یہہ تمام
بیان تہا بیچ خوف کرنیکے اپنے نفس کے مکروہات سے اور جہان کہ خوف ہو پہنچنے مکروہ کا
اپنے اقربا اور دوستونکو اسمین بہی اجازت ہی ترک کرنے احتساب کی بلکہ اولی ہی
اسلیئے کہ حفاظت لوگونکی پہنچنے مکروہ کیسے مقدم ہی اپنے نفس کی حفاظت سے جانا چاہیئے
کہ بعضون نے احتساب مین اذن امام کو بہی شرط گردانا ہی اور ہر کسیکے لیئے عوام
الناس مین سے ثابت نہین رکہا ہی ولیکن صحیح یہہ ہی کہ اذن امام کا شرط نہین
ہی اسمین اسلیئے کہ آیتین اور حدیثین دلالت رکہتی ہین علی العموم پر اور خاص کرنا انکا ساتھہ
شرط اذن امام کے مکابرہ ہی اور یہہ بات اصل کچہہ نہین رکہتی اور اگر کہین کہ
احتساب ایک قسم ہی حکومت کی اور اسلیئے کافر کو نہین پہنچتا کہ احتساب کرے
مسلمانون پر اسکا جواب یہہ کہینگے ہم کہ اسقدر حکومت ثابت ہی ہر ایکے لیئے بسبب
دین و معرفت کے اور احتساب معلوم کروانا دین کا اور سکہانا احکام شرعی کا ہی
اور معلوم کروانا اور سکہانا دین و احکام شرعی کا کیونکر موقوف ہو اذن امام پر اور تحقیق یہہ ہی
کہ احتساب کے لیئے کئی مرتبے ہین اول تعریف یعنے معلوم کروا دینا اور دوسرے وعظ یعنے نصیحت

Marfat.com

کرلی اور تغییر سے سب و تعنیف یعنی برا اور سخت کہنا جیسے کہ کہے ای جاہل
ای احمق اور مانند انکے اور جو ہاتھ سے منع کرنا زبردستی مانند توڑ ڈالنے کہیل کی
چیزونکے اور اوندہا دینے شراب کے اور چھین لینے کپڑے غصب کے اور پانچوین
ڈرانا اور تہدید کرنا ساتھ ضرب و عذاب کے اور جو احتساب کہ موقوف ہی اوپر
اذن امام کے یہہ مرتبہ پانچوان ہی اسلیئے کہ اسمین احتیاج ہی مددگارونکی اور
لڑنے مارنیکی ای پیر تعریف و وعظ تو خود ظاہر ہین کہ موقوف ہونا انکا اوپر
اذن امام کے کچھہ معنی نہین رکہتا اور جاہل کہنا اور احمق کہنا کلام سچا ہی اور سچ
سب جگہ مقبول ہی ای بارخدایا کچھہ نہین بنتی مگر یہہ کہ یہہ مرتبہ پہنچین مرتبہ پانچوین کو
یعنی مثلا اول نصیحت کرتا تہا اور انجام کو نوبت تہدید کی پہنچی تو پہر اسمین بہی
حاجت اذن امام کی ہوگی واللہ اعلم اور حکایتین اگلے بزرگونکی بیچ احتساب امرا اور
بادشاہونکے بہت ہین پس موقوف ہونا اسکا اونکے اذن پر نہوگا **فصل تیسری** بیچ
شرائط اوسچیز کے کہ اوسمین احتساب جاری ہو جملہ شرائط اوسکے سے یہہ ہی کہ وہ چیز منکر
ہو اور مراد منکر سے ہی منع کی گئی شرع مین حاصل یہہ کہ منکر عام تر ہی معصیت سے
اور احتساب مخصوص نہین ہی ساتھ معصیت کے پس جو کوئی دیکہے لڑکے یا دیوانہ کو شراب
پیتے تو اوسپر واجب ہی کہ شراب کو پہینک دے اور اوسکو منع کرے اور اسیطرح
اگر دیکہے کہ دیوانہ چارپایہ سے یا دیونی سے جماع کرتا ہی تو واجب ہی منع کرنا
اوسکا حالانکہ یہہ چیزین معصیت نہین ہین دیوانہ اور لڑکیکے حق مین اور یہہ بہی
ہی کہ احتساب منحصر نہین ہی کبیرہ گناہونمین بلکہ صغیرہ مین بہی جاری ہوتا ہی اور جملہ
شرائط اوسچیز کیسے یہہ ہی کہ وہ چیز موجود ہو فی الحال پس اس گناہ مین کہ گذر گیا احتساب نہین
ہی ہر ایک شخص کے لیئے عوام الناس مین سے بلکہ وہ موقوف ہی حاکم پر اور احتساب نہین ہی اوسچیز مین

کہ احتمال رکہتی ہو واقع ہونیکا شاید کہ وہ واقع نہو اور اسیطرح اگر مجلس دیکہے
آراستہ اور قیاس و قرینہ سے معلوم کرے کہ یہان شراب بہی آویگی اگر وعظ و
نصیحت کرے تو جایز ہی یعنے واجب نہین اور اگر مجلس کے لوگ منکر ہون تو
نصیحت بہی نکرے کہ اسمین بدگمانی ہی اور اگر قرینہ نہایت ظاہر و قوی ہو
بحسب عادت قدیمی کے مانند بیٹہنے کے اوپر دروازہ حمام عورتونکے تو جایز ہی
کہ منع کرے ہر چند کہ احتمال ہی کہ کسی اور غرض کے لیئے بیٹہے ہون لیکن احتمال قوی
یہہ ہی کہ اونکے گہورنے اور لگاوٹ کرنیکے لیئے بیٹہے ہین اور شاید کہ یہہ ساتہہ تفاوت
احوال اشخاص کے معلوم ہو یعنے مثلا ایک شخص زناکار وہان بیٹہا ہی تو قرینہ
قوی برائی کا ہوگا اور اگر کوئی متقی بیٹہا ہوگا تو احتمال قوی اسکا ہوگا کہ کسی
اور کام کیلیئے بیٹہا ہو اور ایسا ہی حکم ہی بوسے اور جوانکا اور ظن غالب اسمین بمنزلہ یقین
کے ہی اور جملہ شرائط اوسکے تغیر کیلیئے یہہ ہی کہ منکر ظاہر ہو محتسب پر اور تجسس حرام ہی اور
حکایتین اگلے بزرگونکی اسمقدمہ مین بیچ حقوق مسلمانون کے لکہی گئین اب کلام اسمین
ہی کہ ظاہر ہونیکی اور پوشیدہ ہونیکی کیا حد ہی لکہا ہی علمانے کہ جو کوئی اپنے گہر کے اندر
گناہ کرے اور دروازہ گہر کا بند کرلے تو روا نہین ہی کہ اوسکے گہر کے اندر آوین مگر
کہ گہر کے باہر نشان گناہ کی ظاہر ہون مانند آواز مزامیر کے اور آواز مستونکے کہ وہ آواز
ایسی ہو کہ لوگ کوچہ کے سب سنین تو اسصورت مین احتساب واجب ہی اور اگر ایک دیوار کے
پیچہے سے بو شراب کی آتی ہو اگر قرینہ سے معلوم کرے کہ ان شرابون کی بو ہی کہ جو خرید
کر کر اچہی طرح رکہی گئی ہین قصد انکے اوندہانیکا نکرے اور اگر جانے کہ یہہ بو شراب کے پینے کے
سبب سے ہی اسمین احتمال ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ جایز ہو احتساب اسمین اور کسی شخص کو دیکہے کہ شیشہ بغل کے
نیچے یا دامن کے نیچے چہپائے لیئے جاتا ہی ہر چند کہ وہ فاسق ہو جایز نہین کہولنا اوسکا یہانتک کہ ظاہر

Marfat.com

نہو ساتھہ علامت کے اور بسبب ترے فسق اوسکے دلیل نہین پکڑنی چاہیئے اوسپر کہ شراب ہی ہی اسلیئے کہ فاسق بھی احتیاج رکہتا ہی سرکہ وغیرہ کی شاید وہی لئی جاتا ہو اور چھپا کر لیجانے سے یہہ قیاس نکرنا چاہیئے کہ شراب ہی ہی اسلیئے کہ چھپانیکے بھی بہت سے باعث ہوتے ہین اور اگر اوسکی بو پھیلی ہوئی ہو تو جایز ہی کھولنا اوسکا اور اسیطرح مزامیر اگر کپڑیکے نیچے ہو اور شکل اوسکی معلوم ہوتی ہو تو اوسکو بھی کھولنا جائز ہی اسلیئے کہ مقصود جانا گیا ہی ساتھہ حس حاسّہ کے کہ ہو اور یہہ جائز نہین ہی کہ طلب کھولنے کی کرے اور کہے کہ کھول کہ تیرے کپڑیکے نیچے کیا ہی کہ یہہ تجسس ہی اور معنے تجسس کے طلب کرنا نشانی معرفت کا ہی اور اگر نشانی خود حاصل ہو بغیر طلب اُسکیکے تو وہ تجسس نہین ہی اور تجسس حرام و ممنوع ہی ساتھہ آیۃ قرآن کے وَلَا تَجَسَّسُوا الخ اور جملہ شرائط اس چیز کیسے یہہ ہی کہ منکر معلوم ہو بغیر اجتہاد کے یعنے اتفاق ہوا اماموںکا اوسکی بُرائی پر اور جسمین اختلاف ہو اوسمین احتساب نہین ہی پس حنفی کو نہین پہنچتا ہی کہ شافعی پر احتساب کرے بیچ کہانے بٹیرہ گوہ اور جرج کے اور مانند انکیکے اون چیزونمین سے کہ اونکے مذہب مین حلال ہین اور نہ شافعی کو پہونچتا ہی کہ حنفی پر اعتراض کرے اون چیزونمین کہ ہمارے مذہب مین جائز ہین مانند پینے نبیذ کے کہ جو نشہ نکرے اور مانند شفعہ ہمسایہ کے اور مانند انکیکے لیکن حنفی یا شافعی اگر خلاف اپنے مذہب کے کرے تو آیا ہر ایک کو پہونچتا ہی کہ دوسرے پر احتساب کرے یا نہین مختار یہہ ہی کہ پہونچتا ہی اسلیئے کہ یہہ اپنے اعتقاد مین خطا پر ہی پس محتسب کو پہنچتا ہی کہ اوسکو مذہب اوسکا لازم کروا دیوے کہ باوجود اعتقاد حرمت کے جرأت کیون کی تو نے اسپر اس تقدیر پر اگر ایک مرد بہرا ہو اور اوسکی بیوی ہو کہ اوسکے باپ نے عقد کیا ہو بیچ لڑکپنے مین

اور اوسکو بسبب بہر اہن کے معلوم ہوا ہو اور وہ اوس عورت سے بقصد زنا کے
جماع کرے یعنے لڑکے نے مین باعتقاد اسکے کہ وہ اجنبیہ ہی تو محتسب کو پہنچتا ہی کہ
اوسکو منع کرے اسلیئے کہ وہ اپنے اعتقاد مین گنہگار ہی جماع کرنے مین اور اگر
بلحاظ اس بات کے کہ محتسب کے اعتقاد مین حق ہی احتساب نکرے تو بہی جائز ہی
اور ایک جماعت علما کی اسیر ہی کہ احتساب مختلف فیہ مین ہرگز نہین اور یہہ مسائل
مفہیہ مین ہی اور اعتقاد کے مسائل مین مانند خطا معتزلہ اور رافضیون اور مانند
انکیلیے ہیچ مسایل اعتقادیہ لینے کے پس احتساب اسمین واجب ہی ہرچند کہ اپنے گمان
مین حق پر ہین لیکن چاہیئے کہ بغیر مدد حاکمون اور بادشاہونکے احتساب و اعتراض
نکرے کہ وہ بہی شبہات اور دلیلین فاسدہ رکہتے ہین ساتہہ اسکے مقابلہ کرینگے اور
نوبت نزاع و فتنہ کی پہنچے گی اور مقصود حاصل نہین ہوگا لیکن اگر حاکم بادشاہ کا
ہوگا تو احتساب اور بغیر مناظرہ کے مقصود ہی کہ حکم بادشاہ کا مقابلہ نہین کرسکین گے

فصل چوتہی بیچ درجون احتساب کے جاننا چاہیئے کہ احتساب کے کئی درجے ہین
اسلیئے کہ مقصود اسسے منع کرنا ہی ظاہر ہونے گناہ سے کہ باعث حق کے غضب کا ہی
پس اگر منع اسکا ساتہہ نرمی و وعظ و نصیحت کے ہو تو احتیاج نہین ہی جنگ و جدل
کی **بیت** چو کاری بر آید بلطف و خوشی ٭ چہ حاجت بہ تندی و گردن کشی ٭ درجہ اول
احتساب کا معرفت ہی یعنے جاننا معصیت کا اسلیئے کہ اگر معلوم نہوگا تو منع
کرنا اسکا کیونکر ہوگا لیکن چاہیئے کہ معلوم کرنا اسکا ساتہہ تجسس کے نہو کہ تجسس حرام
ہی پس نہین چاہیئے کہ لوگونکی گہر کی دیوار پر کان رکہی تا آواز باجیکی سنے اور نہین چاہیئے کہ اوسکے لڑکے
پر ہاتہہ پہنچاوے تا شکل مزامیر کی معلوم کرے اور نہ اوسکے ہمسایہ سے پوچہے اور اگر پہلے ہی بغیر تجسس کے
دو گواہ عادل یعنے نیک گواہی دین کہ فلانا اپنے گہر مین شراب پی رہا ہی تو جائز ہی کہ اوسکے گہر مین

Marfat.com

جاوین اور شیشے شراب کے توڑ ڈالین اور اگر ایک گواہ عادل یا دو غلام گواہی دین تو
اوسمین اختلاف ہی اور مختار یہہ ہی کہ قبول نکرین کہ معتبر نصاب قبول شہادت کی ہی نہ قبول
روایت کی اسلیئے کہ ڈہانکنا مسلمانونکے عیبونکا بہرحال اولیٰ ہی کہتے ہین کہ نقش حضرت
لقمان کی چہاپ کا یہہ تہا سَتْرُ مَا عَايَنْتَ اَحْسَنُ مِنْ اِذَاعَةِ مَا ظَنَنْتَ
یعنے چہپانا اوس عیب کا کہ دیکہے تو بہتر ہی اوسکے افشا کرنیسے جبتک کہ گمان سے کرے تو اور درجہ
دوسرا احتساب کا تعریف ہی یعنے معلوم کروانا منکر کا اوسکو کہ جسپر احتساب کرتا ہی
اسلیئے کہ ہوسکتا ہی کہ گناہ کی جرات کی ہو بسبب جہل کے اور چاہیئے کہ معلوم کروانے
مین شیوہ حلم و خلق کا ملحوظ رکہے کہ مقصود اوسّے بہت حاصل ہوتا ہی اسلیئے سختی اور زجر مین
ایذا ہی اور ایذا دینی مسلمانونکو بیجہت حرام ہی علی الخصوص جبکہ نسبت ہو کسیکو طرف جہل
حمق کے خصوصاً امر دین مین تو ایسی ایذا پاتا ہی کہ زیادہ اوسّے متصور نہین چنانچہ اسیلیئے
جن لوگون پر کہ غصہ غالب ہی مناظرہ نحین یعنے بحث علمی مین خصوصاً وقت ملزم ہونیکے
نہایت غصہ مین آجاتے ہین اور یہہ اسی سبب سے ہی کہ منسوب ہونیسے طرف جہل کے ایذا
پاتے ہین اور شرمندہ ہوتے ہین اور یہہ تمام ایذا پانی اس سبب سے ہی کہ جہل ایسا عیب ہی
کہ دفع کرنا اسکی برائی کا ممکن ہی بسبب اچہی طرح حاصل کرنے علم کے اور سرایت کرتا ہی بہت سے
امور دینی اور دنیوی مین بخلاف عیوب ظاہر کے مانند بدصورتی اور مانند اسکیکے اسلیئے کہ
اختیار مین نہین ہین اور ضرر انمین کمتر ہی اور ایک وجہ وجہون شرافت علم کیسے یہہ ہی کہ جس
کسیکو طرف نقصان علم کے نسبت کرین اگرچہ وہ چیز حقیر ہو مانند علم شطرنج کے مثلاً ایذا
پاتا ہی اور نسبت کرنیسے طرف علم کے خوش ہوتا ہی غرض حاصل یہہ کہ آگاہ کرنا مسلمانونکی خطا پر
کہ دین مین ہو لازم گن اوا اپنے کو اونکی ایذا سے نگاہ رکہہ اور یہہ حکم امور دین مین
ہی اور غیر امور دین مین کسیسے کچہہ مت کہہ اور درگذر کسیکی بات کو کہ اکثر لوگ اس قبیل

کے ہین کہ ہتیرے علم سیکہین اور تیرے ہی دشمن و مدعی ہون اور جو کوئی کہ علم کو غنیمت نہ گنے اور تیرے علم کی بات کہے کہ اسمین بعزتی علم کی ہی آیا ہی حدیث شریف مین کہ طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور عورۃ پر اور ورکینے والا علم کا نزدیک غیر اہل اسکیکے مانند اس شخص کے ہی کہ جواہر اور موتی اور سونا سورون کے گلیمین ڈالے لہتے اور اگر بنظر غور ملاحظہ کرینو تو کم پاویگا ایسے شخص کو کہ قابل نصیحت اور صحبت کے ہو اور آدمی قابل کمی مین مانند پتلی آنکہ کے ہین بہ نسبت تمام اعضا کے خداوندا ہمکو ہمارے نفس کے شر سے اور لوگونکے شر سے محفوظ رکہہ اور لوگونکو ہی ہمارے شر سے دور رکہہ انک انت الغفور الرحیم اور درجہ تیسرا احتساب کا نہی یعنے منع کرنا ہی ساتہہ وعظ و نصیحت کے اور ڈرانیکے عذاب خدا سے اور یہہ طریق جاری ہی بیچ حق جاہل اور متجاہل کے یعنے جو کہ گناہ کو جانے اور پہر اوسپر جرأت کرے مانند ظالم اور شرابی اور غیبت گو اور زانی کے کہ سب قباحت ان امور کی جانتے ہین اور پہر اونپر اصرار کرتے ہین اور طریق انکے نصیحت کرنے اور ڈرانیکا یہہ ہی کہ احادیث اور اقوال صحابہ کے کہ ان چیزون کے حق مین وارد ہوئے ہین ذکر کرین اور حکایتین اگلے بزرگون کی اور عادتین متقیو نکی بیان کرین تا کہ تاثیر کرین انمین لیکن اس طریق مین ہی چاہیئے کہ شیوہ مہربانی و نرمی کا ملحوظ رہے اور گناہ لوگون کے مانند گناہون اپنے کے جانے کہ مسلمان سب ایک ہی ہین لیکن جاننا چاہیئے کہ یہان وعظ و ڈرانا ایک آفت عظیم ہی کہ عالم وقت تعریف یعنے معلوم کردینے گناہ کے اور وعظ کرنیکے اپنے نفس کو عزیز جانتا ہی لسبب علم کے اور اپنے غیر کو ذلیل بسبب جہل کے بلکہ قصد اسکا اسمین یہ اظاہر کرنا اپنے علم کا اور ذلیل کرنا غیر کا ہوتا ہی اور یہہ جگہہ لغزش کی ہی اسلئے کہ لغزش نیکیون

اور عباد تو تکین اپنی ہی کہ ویسی کتا ہو تکین نہین داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے
کہ اولیا اللہ مین سے ہین لوگون نے کہا کہ کیا کہتے ہو اوس شخص کو کہ امرا
اور بادشاہون کے پاس جاوے اور اونکو امر معروف اور نہی منکر کرے
فرمایا کہ ڈرتا ہو تکین کہ اوسپر کوڑے بازی ہو کہا لوگون نے کہ یہہ قوی
کرتی ہی اسکو امر و نہی پر یعنی جسکا ارادہ امر معروف اور نہی منکر کا ہوتا ہی
وہ اوس سے ڈرتا نہین بلکہ اور مضبوط ہوتا ہی اوسمین بنظر حصول ثواب
کے کہا داؤد نے کہ ڈرتا ہون تلوار سے یعنے اگر کوڑے بازیکو بہی
خیال مین نہ لایا تو مارا جاویگا تلوار سے کہا لوگون نے کہ یہہ بہی قوی
کرتی ہی اوسکو کہا کہ لیس دکہہ پوشیدہ سے کہ عجب ہی امن مین نہین
ہو گا اور ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک امیر کو کچہہ برا
کام کرتے دیکہا مینے چاہا مینے کہ اسکو منع کرون اور گمان قتل کر ڈالنے
کا تہا لیکن مانع میرے حق مین خوف قتل کا نہ تہا بلکہ ڈرا مین کہ مبادا نفس
میرا محظوظ ہو اور یہہ فعل اخلاص سے خالی ہو **ف** کوئی ان تقریرون
اور حکایتون سے یہہ نہ سمجہہ لے کہ وعظ و نصیحت کرنی نہ چاہیئے بلکہ مراد
حضرت شیخ رحمہ اللہ کی یہہ ہی کہ اسمین نیت خالص پیدا کرے اسلیئے کہ اسکی
بڑی فضیلت آئی ہی چنانچہ حضرت شیخ نے بہی اوپر کیا کچہہ اسکی تاکید و فضیلت
بیان کی ہی اور اور آیات و احادیث صریح دلالت کرتی ہین اسکی خوبی اور
کثرت ثواب پر **ط** اور درجہ سیوم جو ہہا برا کہنا اور سخت و سست کہنا اور ترشروئی
کرنی ہی اور یہہ اس صورت مین ہی کہ منع کرنیسے ساتہہ مہربانی و نرمی کے عاجز ہو اور
وعظ و نصیحت فائدہ مند نہو اور دیکہے کہ اصرار کرتا ہون پر اور مستہزا ساتہہ نصیحت کے

کرتے ہین اور یہہ طریق حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علی نبینا و علیہ الصلوۃ کے
قصہ سے سمجہا جاتا ہی کہ اونہون نے اول وعظ و نصیحت کی جب نہ سنتے تا نر کئی تو
فرمایا اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
اف تمہارے لیے اور اوس چیز کے لیئے کہ عبادۃ کرتے ہو تم سوا اللہ کے یعنے بت کیا پس نہین سمجہتے تم
اور مرا اور برا کہنے سے فحش بکنا نہین ہی یعنے زنا اور مقدمات زنا کے طرف نسبت
نکرے بلکہ چاہیئے کہ کچہہ اسطرح برا کہے کہ خالی سچ سے نہو مثلا کہے اے فاسق اور
اے جاہل اور اے احمق خدا سے ڈر اور اپنے تئین اپنے ہاتہہ سے ہلاک مت کر
اور مثل اسکے کچہہ سچ کہی اور اسمین سچ یون ہوا کہ جو کوئی فاسق ہی احمق بہلے
ہی اگر احمق نہوتا تو گناہ نہ کرتا اسلیئے کہ اسمین ترک کرنا شکر نعمت آفریدگار کا
ہی کہ سب نعمتین ظاہر و باطن کی اسیکی طرف سے ہین اور گناہ سبب ہے
عذاب آخرت کا کہ نہایت سخت عذاب ہی کہ اسسے زیادہ کوئی عذاب نہین معاذ
باللہ منہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عاقل
وہ شخص ہی کہ مخالفت کرے اپنی نفس کی اور عمل کرے کہ بعد موت کے کام آوے
اور احمق وہ شخص ہی کہ تابع ہو خواہش نفس کا اور چاہیئے کہ قدر ضرورت سے زیادہ برا
نہ کہے بلکہ اگر جانے کہ برا کہنے سے باز نہین آنیکا تو غصہ اور کراہیت سے زیادہ کچہہ اور
نہ کرے اور درجہ پانچوان بگاڑنا منکر کا ہاتہہ سے ہی مانند توڑ ڈالنے فراہیر وغیرہ کے
اور لونڈہا دینے شراب کے اور اوتار لینے ریشمی کپڑے کے بدن سے اور نکالدینے گہر
غصب کیئے ہوئے سے اور نکالدینے جنبی کے مسجد سے اور یہہ طریق بیچ تغیر گناہ زبان
و دل کے مقصود ہوگا اور جو گناہ کہ متعلق زبان و دل کے ہون اونکا بگاڑنا ہاتہہ سے
ممکن نہین اور اگر نکالنا اوسکا بغیر فعل ہاتہہ کے فقط زبانی ہی کہنے سے ممکن ہو تو احتیاج

ہاتھہ کے فعل کی نہین اور چاہیئے کہ اس طریق مین ہی بغیر ضرورت کے کچھہ نکرے اور
حد اعتدال سے تجاوز نکرے پس ڈاڑہی پکڑ کر دروازے پر نہ لے آوے اور پانو پکڑ کر
باہر نہ کہینچ لاوے اگر ہاتھہ پکڑنا ممکن ہو اور ریشمی کپڑے پہاڑ نہ لیوے بلکہ بند اور
تکمے کہول کر اوتار دے اور کہیل کی چیزین یعنے مزامیر وغیرہ جلانہ دے کہ توڑنا اسکا
کافی ہی اور اگر پھینکدینا شراب کا بغیر توڑنے اوسکے باسن کے ممکن ہو تو احتیاج
باسن کے توڑنیکی نہین ہی اور اگر بغیر توڑنے باسن کے پھینکنا شراب کا ممکن نہو اور اوسکے
توڑ ڈالنے مین قیمت اوسکی نہین بھرنی آویگی اور اگر موہنہ شیشہ کا تنگ ہو اس
سبب سے شراب دیر مین گریگی اور وہم ہی غلبہ فاسقون کا تو مقید اوسکے الٹنیکا
نہو بلکہ شیشہ کو توڑ ڈالے اور اگر خوف غلبہ کا نہو ولیکن اسمین ضایع کرنا وقت کا ہو
تو توڑ ڈالے کہ ضایع کرنا وقت کا اسمین سبب ملاحظہ فاسقون شراب کے جائز
نہین واللہ اعلم اور چوتھا درجہ تہدید اور ڈرانا ہی اسطرح کہ کہے چہوڑ دے چہوڑ دے
ورنہ تیرا سر توڑ ڈالونگا اور گردن تیری مارونگا اور مانند انکے اور مقدم کرنا
تہدید کا کرنے فعل پر لازم ہی اسلیئے کہ اگر غرض اسمین حاصل ہوجاوے تو احتیاج
نہین ہی اسسے زیادہ کی ولیکن چاہیئے کہ تہدید ساتھہ ایسی چیز کے نہ کرے کہ کرنا اوسکا
جائز نہو جیسے کہ کہے کہ باز آ ورنہ تیرا گھر لوٹ لونگا یا تیرے بیٹے کو مار ڈالونگا اور
مانند انکے بلکہ اگر ایسی باتین ساتھہ قصد کرنیکے کہے تو گنہگار ہوتا ہی اور اگر
بے قصد کہے تو دروغ گو ہوگا اور جائز ہی جو کچھہ نیت مین ہو اوسسے زیادہ
کہے بسبب مبالغہ کے منع کرنے مین اگر جانے کہ مبالغہ سے باز آویگا اور یہہ
اگرچہ جہوٹ ہی لیکن اسقدر اس مصلحت کے لیئے جائز ہی جیسے کہ دو مسلمانون
کی صلح کروانے مین جہوٹ بولنا جائز ہی پس یہہ ہی اسیکے حکم مین ہی

Marfat.com

اور درجہ ساتوان مباشرت ضرب کی ہی ساتھہ ہاتھہ اور پانُون اور غیر انکیلیے
اور سپچیز ہین کہ اسمین احتیاج ہتھیار جنگ اور مددگارونکی نہو اور یہہ جائز ہی ہر شخص
کو بشرط ضرورت کے اور منحصر ہونیکے قدر حاجت پر بیچ دفع منکر کے اور اسمین بہی
شیوہ سہولت کا لازم ہی اور چاہیئے کہ ایسی جگہہ نہ مارے کہ خوف قتل کا ہو اور درجہ
آٹہوان احتساب کا یہہ ہی کہ تنہا قادر نہو اور محتاج مدد کرنے مددگارونکا ہو اور
ہتہیار جنگ کے جمع کرے اور قتل قتال اور مقابلہ آپسمین واقع ہو اور اوس مرتبہ
مین اختلاف ہی اسمین کہ بغیر اذن امام کے ثابت ہی یا نہین ایک جماعت ایسی
ہی کہ بغیر اذن امام کے ثابت نہین اسلیئے کہ اسمین تحریک فتنہ و فساد کی ہی اور دوسری
جماعت کہتی ہی کہ ثابت ہی بغیر اذن امام کے **فصل پانچوین بیچ آداب محتسب کے**
جو کچھہ کہ ذکر کیئے گئے درجے احتساب کے انمین ہی تفصیل آداب محتسب کی تہی اور
یہان مقصود ذکر کرنا کل آداب اور اصول اُنکے کا ہی اور مجمل آداب محتسب کے منحصر مین
بیچ علم اور ورع اور نیک خلقی کے یعنے محتسب مین ہونا ان چیزونکا ضرور چاہیئے اتی پر
علم تو خود ضروری ہی تا جگہین احتساب کی اور حدین اور جگہین جاری ہونے
احتساب کی جانے اور قید ورع کی اسلیئے ہی کہ تا مخالفت علم سے اسکو باز رکہے اسلیئے
کہ ہر عالم عامل نہین ہوتا ایس ضروری ہونا ورع کا تا احتساب مین کمی زیادتی نکرے
اور اگر پرہیزگار نہین ہوتا تو ہر چند کہ جانتا ہی کہ یہہ نکرنا چاہیئے لیکن پہر کرتا ہی
اور یہہ بہی ہی کہ اگر ورع نہو تو کلام و وعظ اسکا مقبول و مؤثر نہین ہوتا بلکہ
ساتھہ استہزا اور تمسخر کے لوگ پیش آتے ہین اور وہ سبب زیادہ جرأت کرنے گنہگارونکا
ہوتا ہی گناہ پر اور نیک خلقی اصل اور بنیاد ہی احتساب کی اور تنہا علم اور ورع بغیر
خلق نیک کے کافی نہین ہی مقصود مین اسلیئے کہ وعظ کرنا بطلق نرمی

اور مہربانی کے بہت دخل رکھتا ہی تاثیر مین اور حقیقت مین تمام ورع خلق نیک مین
ہی اسلیئے کہ جسپر صفت غضب کی غالب ہی اور ضبط کرنے خواہش نفس کی قادر نہین
ہی اور اوسے انصاف اور دین کی باتون کا ہونا محال ہی **بیت** چو مرکب دین
تاخت خشم از کمین ❊ نہ انصاف ماند نہ تقوی نہ دین ❊ پس یہ ارکار احتساب کا ان
تین صفتون ذکر کی گئی ہی حدیث مین آیا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر نہ کرے
مگر وہ شخص کہ نرم اور حلیم اور فقیہ ہو اور جملہ آداب محتسب سے یہ ہی کہ صابر ہو ہر طرح
کی ایذا پر کہ لوگونکی طرف سے پہنچے اسلیئے کہ قایم ہونا احتساب پر بغیر صبر کے ممکن نہین
ہی اور ہمیشہ نظر آخرت کے ثواب پر رکھے اور خلق سے عزت طلب نکرے اور ورلیا
انکی رضا اور تعریف کے نہو کہ طلب کرنا رضا خلق کا گناہ ہو نہین ساتھہ طلب کرنے
رضا حق کے جمع نہین ہوتا اور محتسب کو چاہیئے کہ علاقے دنیا کے کم کرے تا طمع
اسکی خلق سے کم ہو کہ باوجود طمع کے امر معروف ممکن نہین بعضے مشایخ سے منقول
ہی کہ اونہون نے بلّی پالی تہی اور محلہ کے قصاب سے اوسکے لیے چھیچڑے لے آیا کرتے
تہے ایکروز قصاب سے کوئی گناہ کی بات دیکہی پس اول گہر مین آئے اور بلّی کو
نکال دیا بعد ازان قصاب کو اوس گناہ کی بات سے منع کیا قصاب نے
کہا کہ بعد اسکے تیری بلّی کے لیئے چھیچڑے کون دیگا اون بزرگ نے کہا کہ مینے
اول بلّی کو دور کیا بعد ازان تجکو احتساب کیا حاصل یہہ کہ جب اول انقطاع
طمع کرے تو تب احتساب بن آتا ہی اور بیچ واجب ہونے نرمی اور مہربانی
کے حکایتین اگلے بزرگون کی بہت آئی ہین آیا ہی کہ مامون خلیفہ کو ایک شخص
نے وعظ کیا ساتھہ نہایت سختی کے مامون نے کہا کہ ای مرد حقتعالے نے
تجہسے بہتر کو یعنے موسی علیہ السلام کو بہیجا طرف بدتر کے تجہسے یعنے فرعون کیطرف واسطے دعوت اسلام کے

اور حکم فرمایا نرم گوئی کا اس آیۃ میں فقولا له قولا لینا لعله یتذکر
او یخشیٰ الخ اور ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور
کہا یا رسول اللہ مجکو اذن دیجیے زنا کرنیکا حاضران مجلس نے فریاد کی یعنی ڈانٹا
اور چلائے کہ ای بیخبر یہہ کیا بات ہی کہ کہتا ہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ فریاد مکرو
پھر اوسکو اپنے سامنے بلایا اور بٹھایا اور فرمایا کہ آیا دوست رکھتا ہی تو کہ تیری
ماں سے لوگ زنا کریں عرض کیا اوسنے کہ میری جان فدا ہووے تم پر سے یا رسول اللہ
دوست نہین رکھتا مین یہہ بات بعد ازان فرمایا کہ اگر تیری بیٹی سے زنا
کرین لوگ تو دوست رکھتا ہی تو اور اسیطرح اور تمام محرمونکا نام لیکر پوچھا
اور وہ شخص کہتا تھا کہ نہین دوست رکھتا مین یا رسول اللہ میری جان قربان
ہو تم پر سے پس حضرت نے دست مبارک اوسکے سینہ پر رکھا اور کہا خداوندا
اسکے دلکو پاک کر اور اسکے ستر کو نگاہ رکھ یعنی زنا سے پس وہ شخص اوٹھا اور پھر کبھی
خیال زنا کا اوسکے دلمین نگذرا اور تمام عمر مین کوئی چیز اوسکے آگے بدتر زنا سے نہ تھی ف
یہہ جو حضرت نے کئی بار پوچھا کہ آیا دوست رکھتا ہی تو تو ظاہرا اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جیسے اپنی محرمونکے
زنا کو ناگوار رکھتا ہی ایسے ہی اجنبی عورۃ کے زنا کو ناگوار جان کہ وہ بھی تو کسیکی محرم ہوگی اسکا محرم کیونکر گوارا
رکھیگا اوسکو پس ہرچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران مپسند اور آیا ہی کہ ایک بزرگ راہ مین اپنے یارو
ساتھ چلے جاتے تھے ایک شخص کو دیکھا کہ ازار اوسکی ٹخنون سے نیچے ہی اونکے یار دوڑے
کہ اوسپر سختی کرین اون بزرگ نے اونکو منع کیا اور فرمایا کہ چھوڑ دو کہ مین اسکو کفایت
کرتا ہون بعد ازان اوسکی طرف گئے اور کہا کہ ای بھائی میرے تجھسے مین ایک حاجت رکھتا
ہون وہ اونکیطرف متوجہ ہوا اور کہا ای چچا کیا فرماتے ہو فرمایا اگر ازار اپنی بہت اونچی کرو تو
بہتر اور پاکیزہ تر ہو کہا اوسنے بسر و چشم فرمانا آپکا اور مین جیسا ارشاد ہوا آپکا بعد ازان [illegible]

که اگر تم سختی کرتے تو جہل اوسکو زیادہ تر ہوتا اور غرض حاصل نہین ہوتی محمد بن زکریا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین که عبداللہ بن عائشہ بعد غروب آفتاب کے مسجد سے باہر نکلے ناگاہ راہ مین ایک غلام کو دیکھا قریش مین سے که مست پڑا ہی اور ایک عورت کو گلے سے بہینچے ہوئے ہی اور وہ عورت فریاد کر رہی ہی اور لوگ اوسکے سر پر جمع ہین اور مار رہے ہین اوسکو عبداللہ نے اوسکی طرف دیکھا اور پہچانا اوسکو اور لوگون کو اوسکے سر پر سے ہٹایا اور کہا که چھوڑ دو اسکو اور کہا ای میرے بہتیجے کیا حال کہتا ہی تو غلام شرمندہ ہوا عبداللہ نے غلام کو اپنی طرف کھینچا اور اپنے گھر مین لے آئے اور اپنے غلامون سے کہا که اسکو اپنے پاس ٹہہاو جب نشے سے وہ ہوشمین آیا تو رات کے ماجرے سے اوسکو آگاہ کیا اور نصیحت اوسکو کی غلام نے سر جھکایا اور رویا اور کہا که عہد کرتا ہون که ہرگز اس کام کے نہین پہرنیکا عبداللہ نے اوسکے سر کو بوسہ دیا اور کہا احسنت یا بنی کہتے ہین بعد اسکے وہ عبداللہ کی خدمت مین رہا اور حدیثین اونسے سنکر لکھتا تہا اور یہہ سب کچھ بسبب برکت نرمی و مہربانی عبداللہ کے ہوا عبداللہ نے کہا لوگ امر معروف کرتے ہین لیکن معروف انکا منکر ہو جاتا ہی سبکا مومنین نرمی کیا کرو که مطلوب بپا پاؤ اور آیا ہی که ایک مرد ایک عورت سے چمٹ گیا تہا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک چہری تہی جو کوئی اوسکے پاس جاتا وہ اوسکو زخمی کر دیتا سب عاجز آئے کیسکو مجال اسکی نہ تہی که عورت کو اوسکے ہاتہہ سے چہٹاوے ناگاہ بشیر بن حارث که اولیا مین سے تہے وہاں سے گذرے اور اپنا مونڈہا اوس شخص کے مونڈہے پر مارا وہ زمین پر گر پڑا اور بشیر چلے گئے لوگ اوس شخص پر جمع ہوئے دیکہا که بیخود پڑا ہی اور پسینہ مین ڈوب رہا ہی پوچہا لوگون نے که کیا ہوا اور کیونکر گر پڑا تو کہا اوس شخص نے که مین کچھ نہین جانتا سوا اسکے که ایک شیخ نے مونڈہا اپنا میرے مونڈہے پر مارا اور کہا

Marfat.com

کہ خدا دیکھتا ہی کیا کرتا ہی تو پس اوسکی ہیبت سے یا تو مرے سُست ہوئے اور گر پڑا مین نہین
جانتا ہین کہ وہ شیخ کون تہا کہا کہ بشیر بن حارث تہا کہا اوسکے بعد مجکو دیکہئیے کیسا دیکہ
کہتے ہین کہ آپ اوسکو حجری اور بعد ستا دن کے جانکی تسلیم کی اور جیسے کہ اگلے بزرگون کی
عادت نرمی اور مہربانی کرنیکی تہی ویسیہی عادت سختی کرنیکی بہی تہی خصوصاً ظالم بادشاہون
اور امرا اور دنیا دارون پر چنانچہ کتنی ایک حکایتین اگلے بزرگون کی اس مقدمہ مین نقل
کیجاتی ہین آیا ہی کہ مہدی خلیفہ طواف مین تہے اور لوگونکو بیت اللہ سے ایکطرف
ہٹاتے تہے نوکر اونکے یعنے اونکے طواف کرنیکے لیئے اہتمام کرتے تہے جیسے
امراء کے آگے کیا کرتے ہین عبد اللہ بن مرزوق حاضر تہے اوچہلے اور چادر مہدی
کی اپنی طرف کہینچی اور کہا کہ ہوش مین آ کہ کیا کرتا ہی تو کہ کیا تجکو تیرے نوکرون نے بڑا
حقدار اس بیت کا بہ نسبت تمام لوگون کے کہ قریب و بعید سے آتے ہین باوجودیکہ خدا تعالی نے
فرمایا ہی سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ مہدی نے جب عبد اللہ کا مونہہ دیکہا تو پہچانا
اونکو کہ عبد اللہ اونکے آزاد غلامون مین سے تہے کہا آیا عبد اللہ بن مرزوق ہی تو کہا
عبد اللہ نے کہ ہان اونکو پکڑ لیا اور بغداد مین لائے چاہا کہ اونکو عذاب کرین لیکن مکروہ
جانا ایسا عذاب کرنا کہ تمام خلق مین رسوا ہوین پس گہوڑون کے طویلہ مین اونکو بند کیا
اور ایک گہوڑا بدذات کٹ کہنا اونپر متعین کیا لیکن حقتعالی نے اوس گہوڑے کو تابع
اونکا کیا بعد ازان ایک حجرہ مین اونکو بند کیا اور کنجی اپنے پاس رکہی بعد تین روز
کے دیکہا لوگون نے کہ عبد اللہ ایک باغ مین پہر رہے ہین پکڑ کے لے آئے اونکو مہدی نے پوچہا کہ
کسنے نکالا تجکو کہا اوسنے قید کیا تہا جسنے مجکو یعنے اللہ تعالی نے کہا مہدی نے کہ مار ڈالتا ہون مین
تجکو عبد اللہ ہنسے اور کہا کہ کیون نہین مارتا تو اگر تو مالک موت و حیات کا ہی یعنے میرے مارنے جلانیکا اللہ
ہی مالک ہی تیرا کیا مقدور ہی پہر اونکو قید مین کیا جبتک کہ مہدی زندہ تہا وہ قید مین رہے اور بعد

Marfat.com

اوسکے مرنیکے عبد اللہ نے خلاصی پائی اور مکہ مین آئے اور سو اونٹ قربانی کرتے
نذر مانے تہے وہ نذر پوری کی اور آیا ہی کہ ہارون رشید ایک مجلس مین تہے ایک عورۃ کو
فرمایا کہ عود بجادے جب اوسنے بجایا تو ہارون رشید کو پسند آیا عورۃ نے کہا ای
امیر المومنین یہہ عود میرا نہین ہی فرمایا کسیکو کہ عود اسکا لے آوے شخص گیا اور عود
لیکر آتا تہا کہ ناگہان راہ مین ایک شیخ کو دیکہا کہ گٹہلیان کہجور کی چن رہے ہین اوسنے
کہا ای شیخ راستہ چہوڑو شیخ نے سر اوپر اوٹہایا دیکہا کہ اوسکے ہاتہہ مین عود ہی اونہون نے
عود لیا اور زمین پر مارا شیخ کو کوتوال کے پاس پکڑ کر لیگئے اور کہا کہ اسکو پہرہ مین
رکہہ تا امیر المومنین یعنے ہارون کو خبر کرو نہین کوتوال نے کہا کہ آج بغداد مین کوئی
شخص زاہد زیادہ انسے نہین ہی امیر المومنین نے انکو کس لیے پکڑ بلایا ہی اوس عود
والے نے کہا تجکو اسسے کیا کام ہی تو انکو رہنے دے پہر وہ شخص ہارون پاس
گیا اور کہا ای امیر المومنین مین عود لیے آتا تہا اور ایک شیخ راہ مین بیٹہا تہا اوسنے
عود کو زمین پر دے مارا اور توڑ ڈالا خلیفہ نے جب یہہ بات سنی تو آنکہین مارے
غصہ کے سرخ ہوگئین مجلس کے ہمنشینون نے کہا کہ فرمائیے تو اسکو گردن مارین ہم کہا
خلیفہ نے کہ حاضر کرو اوسکو تا اوسسے مناظرہ یعنے بحث و گفتگو کرین ہم خادم
شیخ کے پاس آیا اور کہا کہ تجکو امیر المومنین بلاتا ہی سوار ہو شیخ نے کہا کہ
مین سوار ہونے سے نہین ہونین مجکو پیادہ چلنا بہتر ہی پس وہ خلیفہ کے
دروازہ پر آئے خلیفہ کو خبر کی نوکرون نے کہ شیخ آیا ہی خلیفہ نے کہا کہ اسکو
یہان نہین بلانے کے ہم کہ بعضی چیزین یہان خلاف شرع ہین خلیفہ اوٹہکر اور جگہہ
جاکر بیٹہا اور شیخ کو بلوایا شیخ کی بغل مین گٹہلیان کہجورون کی بہری
ہوئی تہین لوگون نے کہا کہ انکو پہینکدو کہ خلیفہ کے سامنے جیسے ہو تم

شیخ نے کہا کہ یہہ میرا قوت ہی رات کا انشاء اللہ تعالی لوگون نے کہا کہ اگلی رات
کا تیرا قوت ہم دینگے شیخ نے کہا کہ تمہارا کہنا میرے کام کا نہین ہی جب شیخ
خلیفہ کے پاس حاضر ہوئے تو سلام کیا اور بیٹھے خلیفہ نے پوچھا ای شیخ کیا تمنے
تہا کہ یہہ کام کیا تو نے خلیفہ نے شرم کی اس بات سے کہ صریح نام عود کا لی
صاحب شرع کے آگے شیخ نے کہا کہ میںنے تیرے باپ دادا کو دیکھا ہی کہ یہہ
آیت بر سر منبر پڑھا کرتے تھے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی
الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ یعنے اللہ تعالی حکم کرتا ہی
کو نے عدل و احسان کا اور دینے قرابتیونکا اور منع کرتا ہی بیحیائیون اور
خلاف شرع سے کا پس میںنے ایک چیز خلاف شرع دیکھی اوسکو توڑ ڈالا
میںنے تجکو اسمین کیا پہنچا ہی خلیفہ نے کہا واللہ خوب کیا تمنے شیخ باہر نکلے
خلیفہ نے اونکے پیچھے ایک تہیلی زر کی بہیجی اور خادم کو کہدیا کہ دیکھنا کہ
اگر شیخ لوگون سے کہے کہ میںنے خلیفہ سے یون کہا اور اوہون نے مجھسے یون کہا
تو یہہ تہیلی اونکو مت دینا اور اگر کچھہ نکہے تو دیدینا خادم جب باہر آیا تو دیکھا کہ
شیخ اپنی اسی پہلی وضع پر گٹھلیان کھجورونکی چن رہے ہین اور کسیسے کچھہ نہین کہتے
ہین تہیلی آگے شیخ کے لیگئے اور کہا ای شیخ یہہ تجکو خلیفہ نے دی ہی لے لے شیخ نے کہا
کہ لیجا کہ یہہ میرے کام کی نہین اور یہہ بیتین پڑہین شعر اَذَی الدُّنْیَا لِمَنْ ھُوَ فِی
یَدَیْہِ ۔ ھُمُوْمًا کُلَّمَا کَثُرَتْ لَدَیْہِ + اِذَا اسْتَغْنَیْتَ عَنْ شَیْءٍ فَدَعْہُ + وَخُذْ
مَا اَنْتَ مُحْتَاجٌ اِلَیْہِ + اور یہہ بہی آیا ہی کہ بیچ زمانہ مامون خلیفہ کے ایک شخص تہا کہ
برا احتساب کیا کرتا تہا اور مامون کیطرف سے مقرر نہ تہا جب خلیفہ نے سنا تو فرمایا کہ حاضر کرو اوسکو جب حاضر
کیا اوسکو خلیفہ نے کہا کہ کیون بغیر ہمارے حکم کے امر معروف کرتا ہی تو خلیفہ اوسوقت کرسی پر بیٹہا تہا

ایک کتاب پڑہ رہا تہا کتاب اوسکے ہاتہ سے زمین پر گر پڑی ہتی اور اوسکو خبر نہ تہی محتسب نے اوسکی بابت کا جواب دیا اور کہا اوٹہا ورنہ مجکو کہنا مین اوٹہا اونے دو تین بار یہہ کہا خلیفہ نہ سمجہا کہ کیا کہتا ہی پوچہا کہ کیا کہتا ہی تو محتسب نے کہا کہ تیرے نیچے نام خدا کا پڑا ہی اوٹہا خلیفہ نے جب دیکہا تو شرمندہ ہوا اور کہا کہ جواب دے اسکا کہ بغیر ہمارے حکم کے احتساب کیون کرتا ہی تو حال آنکہ اسکو حق تعالی نے سپرد کیا ہی ہمارے کہ ہم اہلبیت ہین اور ہمارے حق مین فرمایا ہی اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ نَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ط یعنے وہ صحابہ اور اہلبیت یا مطلق مسلمان ایسے ہین کہ اگر قوۃ دیوین ہم انکو زمین مین تو قایم کرین وہ نماز کو اور دیوین وہ زکوۃ کو اور حکم کرین ساتہہ معروف کے اور منع کرین منکر سے ط محتسب نے کہا کہ سچ کہتا ہی تو اسیطرح ہی جیسے کہا تو نے لیکن حقتعالی اور جگہہ فرماتا ہی وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ط یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ یَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ یعنے مومن مرد اور مومن عورتین بعض اونکے دوست ہین بعض کے حکم کرتے ہین اچہی باتون کا اور منع کرتے ہین بری باتون سے ط اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلۡمُؤۡمِنُ لِلۡمُؤۡمِنِ کَالۡبُنۡیَانِ یَشُدُّ بَعۡضُہٗ بَعۡضًا یعنے مومن واسطے مومن کے مانند بنیاد کے ہی کہ مضبوط کرتا ہی بعض اوسکا بعض کو یہہ کتاب خدا کی اور سنت رسول کی ہی اگر اطاعت انکی کرتا ہی تو تو شکر کر میرا کہ مدد کرتا ہو مین تیری اس امر مین اور اگر تکبر کرتا ہی تو تو تو جان اور وہ ذات پاک کہ کام تیرا اوسکے ہاتہہ ہی اب کیا کہتا ہی تو مامون کو یہہ بات اوسکی خوش آئی اور کہا کہ تجہہ جیسے کو جایز ہی کہ احتساب کرے کہ جو کچہہ کرتا ہی تو کہ ہمنے یہی حکم دیا حکایت شیخ ابو الحسن نوری

قدس اللہ سرہ کی مشہور ہی کہ ایک کشتی مین بیٹھے ہاتھے اور مٹکی شراب کی کہ
واسطے معتضد باللہ کے لوگ لاتے تھے سبکو توڑ ڈالا مگر ایک مٹکا نہ توڑا
اونکو حاضر کیا آگے معتضد کے کہ ایک بادشاہ ظالم تہا اور تلوار اوسکی اوسکے
کلام پر سبقت کرتی تہی اور وہ لوہی کی کرسی پر بیٹہا تہا اور ایک لٹھہ لوہی
کا ہاتھہ مین رکہتا تہا کہا تجکو کسنے محتسب کیا ہی اُنہون نے کہا کہ جسنے تجکو بادشاہ
کیا معتضد نے سر نیچے جہکایا بعد ایکساعت کے سر اوٹہایا اور کہا کہ تجکو کیا باعث ہا تہا
اس عمل پر کہ کیا تونے شیخ نے فرمایا کہ باعث اسپر تہی شفقت تجہپر اور خلق پر کہ تجکو
گناہ سے بچایا مینے اور خلق کو تیری متابعت سے کہا کہ اس مٹکے کو کیون
چہوڑا تونے فرمایا کہ وقت توڑنے مٹکون کے آنکہہ میرے دیکہہ بیچ مشاہدہ
جلال حق کے اور خوف مطالبہ اسکیکے تہی اور ہیبت خلق کی اور دبدبہ تیرا
مجہسے اوٹھہ گیا تہا اگر اوس حالت مین تمام روی زمین مٹکا ہوتا تو توڑ ڈالتا مین
ناگہان میرے دلمین ایکطرحکا تکبر پیدا ہوا کہ تجہہ جیسے شخص پر ایسی جرأت کی
مینے پس اپنے تئین باز رکہا مینے کہ کار خدا مین نفس کو دخل نہو معتضد نے کہا کہ تجکو
حاکم مطلق کیا مینے جو کچہہ چاہیے تو کر شیخ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین جسوقت
تک مین غیرت دین سے اور غیرت حق سے امر کرتا تہا اب امر میرا اپنا بر شرحا کے ہوا
یعنی تیرے حکم پر پس مین تہین دوست رکہتا اسکو حکم فرما اپنے ملازمین کو کہ
مجکو ساتھہ سلامتی کے نکالدین اور تیرے قلمرو سے باہر نکالدین پس وہ نکل گئے جبتک کہ دور
معتضد کا تہا وہ بغداد مین نہین آئے رحمت کرے اللہ اوپر اور یہہ بہی آیا ہی کہ ہارون رشید
حج کے لیئے آئے تھے جب کوفہ مین پہنچے تو چند روز اوسمین قیام کیا بعد ازان وہانسے
کوچ کیا اور لوگ شہر کے اونکے دیکہنے کے لیئے باہر نکلے اور بہلول دانا بہی نکلے اور ایک گوڑے ہی پر بیٹہے ادہر

ڑکے اونکے گرد جمع تہے ناگہان ہودج خلیفہ کا نمودار ہوا بہلول نے آواز بلند سے
پکارا کہ ای امیر المؤمنین ای امیر المؤمنین ہارون نے نقاب سامنے سے اوٹہائی اور
کہا لبیک اے بہلول مجہے فرمائیے کیا فرماتے ہو فرمایا بہلول نے کہ ای امیر المؤمنین ہمنے
سُنا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے پہرے تہے اور اونٹنی پر سوار تہے نہ ہانک
پیٹ تہی اونکے آگے اور نہ ہٹو ہٹو اور نہ بڑہے جاؤ بڑہے جاؤ یہہ طمطراق تیرے سامنے
کیسی ہی ای امیر المؤمنین تواضع کر تواضع اور تکبر کو چہوڑ ہارون رشید رویا یہانتک
کہ آنسو اوسکے زمین پر گرے اور کہا ای بہلول کچہہ اور نصیحت کیجیے رحمت کرے
خدا تعالی تجہپر کہا بہلول نے ای امیر المؤمنین جس شخص کو کہ خدا تعالی نے
مال دیا اور جمال دیا پس خرچ کیا مال اپنا اور پارسائی کی ساتہہ جمال اپنے کے
حقتعالی اوسکو بیچ خالص دیوان اپنے کے جملۂ ابرار سے لکہتا ہی کہا ہارون
نے کہ خوب کہا تمنے ای بہلول کچہہ مانگو تا دون مین تمکو کہا جو کچہہ مجکو دیتے ہو وہ
اوسکو دو کہ اوسنے از راہ ظلم کے لیا ہو مجکو اسکی حاجت نہین کہا ہارون نے
ای بہلول اگر تجہپر کچہہ قرض ہووے تو ادا کرو تمین کہا ای امیر المؤمنین یہہ کام
علماء کوفہ مین جمیع ہین اتفاق رکہتے مین اسپر کہ ادا قرض ساتہہ قرض کے جائز نہین
ہینے تونے جو از راہ ظلم کے مال لوگونکا لیا ہی تو وہ قرض اونکا تجہپر ہوا اوسنے
تو چاہتا ہی کہ مین قرض اپنا ادا کرون پس قرض سے قرض کیونکر ادا کرون کہا
ای بہلول کچہہ تو قبول کر کہ تیرے ایکدن کا قوت ہو بہلول نے سر آسمان کی طرف
اوٹہایا اور کہا ای امیر المؤمنین ہم اور تو سب بندے خدا کے ہین محال ہی کہ تجکو یاد کرے اور
ہمکو فراموش کرے ہارون نے نقاب منہہ پر ڈالی اور چل کہڑے رہے اور بہت سخت کلمے بیچ رد سلاطین
کے خط تفنان ثوری رحمۃ اللہ کے بیچ مین ہین کہ ہارون رشید کو لکہا تہا اسکو نقل کرتے ہین

Marfat.com

ہم اور فصل کو ساتھ اسکے ختم کرتے ہین ہم ایا ہی کہ جب ہارون خلیفہ ہوا اور ام
خلافت کا سپرد اوسکے ہوا تو علما اور صلحا سب مبارکبادی دینے کے لیئے اوسکے
پاس آئے اور اوسنے دروازے خزانون کے کہول دیئے اور ہر ایک کو انعام واکرام
خوب سا دیا اور ہارون پہلے خلیفہ ہونیکے ہمنشین زاہدون اور عابدون کا رہتا تہا
اور سفیان ثوری سے بہائی چارہ رکہتا تہا اور سفیان نے جب خبر اوسکی
خلافت کی سنی تو اوسنے ملاقات ترک کی اور صورت اوسکی نہ دیکہی ہارون
مشتاق انکی ملاقات کا تہا چاہا کہ انکو اپنے پاس طلب کرے اور اوسنے حدیث
سنے ایک خط سفیان کو لکہا مضمون اوسکا یہہ تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ
خط ہی بندہ خدا ہارون رشید کیطرف سے طرف سفیان دینی بہائی اپنے [illegible]
ای بر بعد اسکے ای بہائی میرے تو جانتا ہی کہ حقتعالی نے بیچ بہائی چارہ
کرنیکے آپسمین کیا فضیلت رکہی ہی اور ہمکو جیسا کہ رابطہ برادری کا تہا ویسا ہی محکم ہی فر
نسبت ارادت کی کہ تمہاری خدمت مین رکہتا تہا اب بہی باقی ہی اگر یہہ
بہاری بوجہہ سلطنت کا کہ حقتعالی نے میری گردن پر رکہا ہی نہوتا تو تمہاری
ملازمت مین حاضر ہوتا جان لو کہ کوئی میرے دوستون سے ایسا نہین ہی کہ جسنے
مجکو نہین دیکہا اور مبارکبادی نہین دی اور مینے بہی خزانے اموال کے اونپر کہول دیئے
ہین و ہر ایک کو انعام واکرام دیا اور تم نہ آئے اشتیاق ملاقات کا بہت ہی اور یہہ
خط بسبب شوق کے لکہا ہی اور تم جانتے ہو کہ مومن کی ملاقات و محبت کی کیا کچہ
فضیلت آئی ہی امید ہی کہ مجرد دیکہنے خط کے جلدی آؤ اور بعد اسکے توقف نہ کرو والسلام جب خط تمام ہوا
تو ہارون نے آدمی کو بلایا کہ لیجاوے کوئی بسبب تیز مزاجی سفیان کے جرأت نہین کرتا تہا کہ اسکو لیجاوے آخر ایک شخص
عباد نام اونکو خط دیا اور کہا کہ کوفہ کو جا اور بیچ قبیلہ بنی ثور کا بوجہہ [illegible] سفیان ثوری کو تلاش کر کہ خط میرا دینا اور کچہہ اپنے

تو سنے تو ذرہ ذرہ یاد رکہنا اور مجہسے انکو کہنا عباد کہتا ہی کہ قبیلہ بنی ثور
مین پہنچا مین اور مسجد مین گیا دیکہا مینے کہ سفیان اوسمین بیٹہے ہین اور
ایک جماعت نے گرد اونکے حلقہ باندہا ہی اسطرح کہ گویا چور ہین کہ انکو بادشاہ
ظالم کے آگے لائے ہین اور اوسنے اونکے قتل کا حکم دیا ہی جب نظر سفیان
کی مجہپر پڑی تو گہبرا کر اوٹہہ کہڑی رہے اور کہا اَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ العَلِیمِ
مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ وَاَعُوذُ بِکَ اللّٰہُمَّ مِن طَارِقٍ یَطرُقُنَا اِلَّا طَارِقٌ
بِخَیرٍ اور اونکے اس کلمہ نے میرے دلمین بڑی تاثیر کی پہر مین مسجد کے
باہر آگیا جبکہ مین باہر آیا تو سفیان نماز مین مشغول ہوئے یعنے گہوڑے کو
مسجد کے دروازے پر باندہا اور اندر آیا کہ مینے اوسکے ہمنشینون
سے میری طرف نگاہ کی اور مارے ہیبت کے سر اوپر نہ اوٹہا سکا اور مجکو
بیٹہنے کا اشارہ کیا پس بیٹہا مین مجکو بہی اوسکی ہیبت نے گہیرا جو ہی نظر سے
اونکو دیکہا مینے اور کہا مینے کہ سفیان ثوری یہی ہین کہ نماز پڑہ رہے ہین لوگون
نے کہا ہان یہی ہین خط اونکی طرف ڈالدیا مینے وہ اُچہلے اور بہاگے گویا کہ سانپ
مسجد کی محراب مین سے نکلا ہی پہر ہاتہہ پر کپڑا لپیٹا اور خط کو پکڑا اور اُن لوگونکی طرف
کہ اونکے پیچہے بیٹہے تہے خط کو ڈالدیا اور کہا کہ پڑہے تم مین سے کوئی اس خط کو کہ کیا ہی
کہ مین پناہ ڈہونڈتا ہون ساتہہ خدا کے اسسے کہ چہوؤن مین اوس چیز کو کہ چہوا ہی اوسکو
ایک ظالم نے جب خط سن چکے تو کہا کہ اس خط کی پشت پر لکہو لوگون نے کہا کہ ای اباعبد اللہ
وہ خلیفہ ہی اگر ایک اور کاغذ پر لکہین ہم تو بہتر ہو کہا لکہہ اسیکی پشت پر اگر یہہ
کاغذ وجہ حلال سے کمایا ہی تو جزای خیر یاوے گے اور اگر وجہ حرام سے ہی تو عذاب دیا جاویگا
اور مین سفیر اسلیئے لکہوا تا ہون کہ تا جس چیز کو کہ ظالم نے چہوا ہی ہمارے پاس نرہے کہ ہمارے دین کو

خراب کرے کہا لوگون نے کہ کیا لکھین ہم کہا لکہو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ خط
ہی بندہ مردہ سفیان بن سعید ثوری کا طرف بندہ کے کہ مغرور ہی ساتہہ آرزون
کے کہ نام اوسکا ہارون رشید ہی کہ سلب کی گئی ہی اوسسے حلاوت ایمان کی اسے
بعد اسکے جان کہ لکہتا ہون مین تجکو اور معلوم کرواتا ہون تجکو کہ مینے قطع کیا ہے تجسے
ملاپ تیرا اور بیزار ہوا مین تیری دوستی سے اسلیئے کہ تونے آپ اپنے اوپر گواہ کیا
مجکو اور حاضرین مجلس کو اس مضمون پر کہ لکہا تونے کہ کہولے مینے دروازے بیت المال
کے مسلمانونکے لیئے اور خرچ کیا مینے مال اونپر بغیر حق کے اور صرف کیا مینے بغیر مصرف
مین اور اکتفا نکیا تونے اس خطا پر کہ کی تونے بلکہ مجکو بہی گواہ کیا تونے جان کہ مین
اور یار میرے گواہی دینگے فردا قیامت کو آگے خدا تعالی کے اوسپر کہ کی تونے اے
ہارون صرف کیا تونے مال مسلمانونکا بغیر رضا اونکے آیا راضی ہتے تیرے اس فعل سے
فقرا اور مسکین اور مولفة القلوب اور مجاہدین فی سبیل اللہ و مسافر آیا راضی تہے حافظ
قرآن اور اہل علم اور یتیم اے ہارون لپیٹ دامان اپنا اور تیار ہو جواب اس سوال
کے لیئے اور تدبیر کر اس بلا کے لیئے کہ اوترے تجہپر اوسوقت کہ کہڑا کرین تجکو آگے
حاکم عادل جل جلالہ کے اے ہارون سلب کی گئی تجسے حلاوت علم و زہد کی اور لذت قرآن
کی اور ہمنشینی نیکونکی اور راضی ہوا تو اسپر کہ ظالم ہو وے تو اور اوپر ظالمونکا پیشوا ہو وے تو
اے ہارون تخت پر بیٹہا تو اور حریر پہنا تو اور چادر تکبر کی اوڑہی تونے اور اپنے دروازے پر پردہ عرش
کا کہینچا تونے مشابہت رب العالمین کے ساتہہ پیدا کی تونے ظالمونکو اپنے دروازہ پر بیٹہایا
تونے تا لوگون پر ظلم کرین اور داد بے انصافی کی دین اور آپ شراب پیوین اور لوگون پر حد
شراب کی مارین آپ زنا کرین اور خلق پر حد قایم کرین آپ چوری کرین چورونکا ہاتہہ کاٹین نہ جانتا
ہی تو کہ گناہ ان سبکا تجہپر ہوگا اے ہارون یاد کر اوس ساعت کو کہ پکارینگے احشروا الذین

Marfat.com

ظلمو اپنے تیرے ہاتھہ اور گردن پر طوق ہوگا اور ظالم گرد تیرے ہونگے کہ ظلم کیا انہون نے
اور تو آگے اور پیشوا اونکا ہوگا اور نیکیاں تیری اورونکی ترازو مین ہونگی
اور تیری ترازو مین بلا پر بلا اور ظلم پر ظلم ہوگا کان رکھہ میری نصیحت پر
اور یاد کر میری وصیت کو کہ مینے تیری نصیحت مین کچھہ چھوڑا نہین ہی اے
ہارون خدا سے ڈر اور رعیت کی رعایت کرنے مین کوشش کر حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی محافظت کر اور سرداری کو سنوار کہ ملک دست
بدست چلا جاتا ہی اگر اوروں پر باقی رہتا تو تجھہ تک نہ پہنچتا بعضے لوگوں نے
ایسا کام کیا کہ اونکی آخرت مین مفید ہوا اور بعضونکو دنیا مین اور بعضون نے
ایسا کام کیا کہ اونکے دین دنیا کو نقصان کیا اے ہارون تو اوس قبیل کا
ہوا کہ دین و دنیا کو نقصان پہنچایا تو نے چاہیئے کہ بعد اسکے مجھکو خط نہ لکھنا تو کہ پھر
جواب نہین لکھنے کا مین والسلام عباد خط کا لیجانیوالا کہتا ہی کہ جب وہ خط تمام ہوا
تو بغیر لپیٹے ہوے میری طرف پھینکدیا اور مُہر کی پس خط کو لیا مینے اور اپنے مین انتر پڑی
پائی مینے اور دل میرا دنیا سے سرد ہوگیا اور کوفہ کے بازار مین جاکر پکارا مین کہ ہی کوئی
کہ خرید سے ایسے بندیکو کہ بھاگا ہی خدا سے طرف خدا کے لوگ درہم اور دینار لائے کہا مینے کہ یہہ
میرے کام کے نہین ایک جبہ چاہتا ہوں صوف پرانا اور کملی پشمینہ کی لوگ خرقہ
لائے لباس خلیفہ کا مینے بدلنے اوتار ڈالا اور پہنا اور لوگوں سے ڈرا کہ اور ہارون
کے دروازے پر پیادہ پاؤں ننگے پاؤں آیا مین جو کوئی کہ مجھکو دیکھتا تھا ٹھٹھا کرتا تھا اور
کہتا تھا کیا حال ہی تیرا پس ہارون کے مکان مین آیا مین جب مجھکو دیکھا اوسنے تو اوٹھا اور بیٹھا
پھر اوٹھا اور اپنے سر اور موہنہ پر طمانچے مارنے شروع کئے اور واویلا کرنی شروع کی اور کہا انتفع
الرسول وخاب المرسل کہا مینے کہ مجھکو دنیا سے کیا کام ہی وہ خط ویسا ہی بغیر لپٹا خلیفہ
کا حوالے کیا اور ہارون امیدوار ہیچی ڈالا

پہنچایا بیٹے خلیفہ نے نامہ کو پڑھنا شروع کیا اور آنسو حسرت کے آنکھونسے برسنے
لگے اتنا رویا کہ تمام لباس اوسکا تر ہو گیا مجلس کے ہمنشینوں نے کہا ای امیر المومنین
سفیان نے تجھپر بہت جرات کی اور کلام زیادہ حد سے کیا اوسکو سزا دے
اور قید کر کہ اورونکو عبرت ہووے ہارون نے کہا چھوڑو اے بندون دنیا کے
مغرور وہ شخص ہے کہ تمہاری خوش آمد پر مغرور ہووے اور بدبخت وہ شخص ہی کہ
تمہاری بات سنے چھوڑو سفیان کو ساتھہ کار اوسکیکے راوی کہتا ہی کہ بعد
اسکے ہمیشہ خط سفیان کا ہارون کے سامنے رہتا تہا اور بعد ہر نماز کے پڑھتا
اور روتا تا دم مرگ یہی معمول رہا رحمت کرے اللہ اوسپر یہہ تہی سیرت علما کی
اور عادت اگلے بزرگوں کی بیچ امر معروف اور نہی منکر کے بادشاہوں پر اور
یہہ تہا توکل اونکا اوپر فضل رب العالمین کے اور نہ پروا کرنی اونکی ظلم ظالموں سے
اور راضی ہونا اونکا قضا و قدر رب العزت پر اور چونکہ نیت اونکی خالص اور ارادہ
صادق تہا بالضرور اونکے کلام میں ایک تاثیر تہی اور چونکہ اسوقت میں عالمونکی
زبانکو طمع نے بند کر دیا ہی سوا ایسے کلام کے کہ موافق ہو اقوال و احوال سلاطین کے
نہیں کر سکتے ہیں اور ہرگز حقگوئی ساتھہ طمع کے جمع نہیں ہوتے ہیں بیت طمع بند
دفتر حکمت بشوئے ۞ طمع بگسل و ہرچہ دانی بگوئے ۞ کہتے ہیں علما کہ خرابی
رعیت کی بسبب خرابی بادشاہونکے ہی اور خرابی بادشاہونکی بسبب خرابی علماکے
اور خرابی علما کی بسبب غالب ہونے حب مال و جاہ کے ہی اور جبکہ حب دنیا غالب ہوگی
احتساب اوسکا اوپر اراذل اور چھوٹونکے ممکن نہیں چہ جائیکہ بادشاہون اور بڑونپر
واللہ المستعان علی کل حال خدایا خداوندا ہر ایک کو خصلت نیک نصیب فرما خدایا
نیکی دے اور بدی سے دور رکھہ خدایا ہمکو ہمیشہ چھوڑ یعنی ہمکو فکر اور سوچ بچار اپنے امور کی

آپ نرہیے بلکہ تو مددگار و کارساز ہمارا ہو کہ ہمسے کچھہ نہین ہوسکتا اِنَّکَ اَنْتَ

غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِیْمٌ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ﴿ فصل

چھٹی بیچ منکرات کے کہ برتی جاتی ہین عادات مین جان کہ حصر کرنا تفصیلون جزئیات

منکرات کا مشکل ہی لیکن اس فصل مین مجملات انکے بیان ہوتے ہین کہ انسے تفصیلین انکی

بطریق قیاس کے نکال سکتے ہین دوسرے یہہ کہ جاننا چاہیے کہ جو کچھہ کہ مکروہ ہی منع کرنا

اوسے مستحب ہی اور سکوت کرنا اوسپر مکروہ اور جو کچھہ کہ حرام ہی منع کرنا اوسے واجب ہی

وقت قدرت کے اور سکوت اوسپر حرام اور جہان کہ مطلق منکر کہا ہی علمانے یا منکر محظور

یعنے ممنوع مراد اوسے حرام ہی اور تمام منکرات کہ یہان مذکور ہین منکرات مسجدون اور

بازارون اور راہون اور حمامون اور ضیافتون کے ہین آئی پر منکرات مساجد کے

ازانجملہ وہ ہین کہ لوگ نماز مین بے احتیاطی کرتے ہین اور تعدیل ارکان اور طمانینت رکوع اور

سجود مین بجا نہین لاتے ہین اور یہہ مکروہات سے ہین بموجب مذہب امام اعظم کے اور مفسدات

نماز سے ہین بموجب مذہب امام شافعی کے پس منع کرنا انسے بموجب مذہب انکے واجب ہی

اور بموجب مذہب ہمارے مستحب ف تعدیل ارکان اور طمانینت سے مراد ہی

ٹھہرنا رکوع اور سجود مین بقدر تسبیح کے تا اعضا اپنے اپنے ٹھکانے پر آجاوین پس یہہ واجب

ہی رکوع اور سجود مین اور اسیطرح بعد رکوع کے اور دونون سجدونکے بیچ مین ٹھہرنا

اوسیطرح مذکور کے واجب ہی بحسب تحقیق علمای محققین کے پس اسکا ترک کرنا مکروہ تحریمی

ہی اور نماز بہت ناقص ہوتی ہی اسکے ترک کرنے سے واجب ہی کہ اوس نماز کو پھر کے

پڑہے گا اور جو کوئی کسیکے نماز مین کچھہ دیکھے مانند نجاست کپڑیکے اور ٹیڑہے

ہونیکے قبلہ سے اور مانند اسکیکے اور اسپر سکوت کرے تو اوسمین شریک ہوتا ہی

کہ حدیث مین اسیطرح وارد ہوا ہی بلکہ ہر گناہ وقت قادر ہونیکے اسکے منع کرنا

Marfat.com

پر بہی حکم رکہتا ہی حدیث مین آیا ہی کہ سننے والا غیبت کا کہ سنکر سکوت کرے
بیچ حکم کرنیوالے غیبت کے ہی اور جملہ منکرات مسجد کے سے غلط پڑہنا پکار کر قرآنکا
ہی اور منع کرنا اوسنے اور سکہانا صحیح کا واجب ہی اور اگر کوئی مسجد مین معتکف
ہو اور اکثر اوقات اوسکی بیچ سکہانے صحت قرآن اور منع کرنے منکرات مسجد کے
صرف ہوا اور مشغول ہونیسے ساتہہ نفل اور ذکر اور فکر کے باز رہے تو بہتر ہی اور ثواب
اسمین زیادہ ہی کہ فائدہ اوسکا اورونکو پہنچتا ہی اور فائدہ نوافل کا اپنی ہی نفس کے
لیئے ہی اور فضیلت عبادت متعدی کی عبادت لازمی پر بہت ہی اور جو کوئی
قرآن پڑہنے مین خطا بہت کرے اگر قابلیت سیکہنے کی اور قدرت اوسپر
رکہے تو چاہیئے کہ اوسکو پڑہنے سے پہلے سیکہنے کے منع کرے کہ پڑہنا قرآن کا
ساتہہ خطا کے گناہ ہی اور اگر زبان اوسکی صلاحیت سیکہنے کی نہین رکہتی ہی اور
اکثر خطا ہی کرتا ہی تو چاہیئے کہ بہت نہ پڑہے اور قدر ضرورت پر اور اسقدر پر کہ جائز
ہو اوسنے نماز اقتصار کرے اور اگر خطا اوسکی کم اور صحت بہت ہی تو بس اگر زیادہ
قدر ضرورت سے پڑہے تو مضائقہ نہین لیکن چاہیئے کہ آواز پست سے پڑہے
بلند سے نہ پڑہے تا دوسرا نہ سُنے اور اگر اوسکو منع کرے تو بہی ایک وجہ رکہتا ہی
ولیکن اگر شوق اسکا ساتہہ قرأت کے اور انس اسکو ساتہہ قرآن کے بہت ہی اگر
وہ پڑہے اور اوسکو منع نکرے تو مضائقہ نہین واللہ اعلم اور جملہ منکرات مسجد سے
جلد جلد کہنا موذنونکا ہی اذان کو اور بغلاسگی کرنی اونکی بیچ مد کلمات اذان کے اور پہیر
جانا اونکا قبلہ سے ساتہہ تمام بدن کے وقت کہتے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح
کے حالانکہ مستحب فقط پہیرنا مونہہ ہی کا ہی اور اسیطرح منکرات سے ہی کہنا اذان فجر
کا پہلے صبح سے کہ اسنے نماز روزے خراب ہوتے ہین عوام کے کہ جو وقت پہچانتے

نہین اور یہہ چیزین سب مکروہات سے ہین اور جملہ مکروہات مسجد سے پہننا خطیب
کا ہی لباس سیاہ کو کہ ریشم اوسمین غالب ہو اور باندہنا خطیب کا تلوار سنہری
کو یعنے جسکی کوہتی یا قبضہ وغیرہ سونیکا ہو کہ پہننا انکا حرام ہی اور منع کرنا واجب
اور تراسیاہ بغیر ریشم کا ہو تو حرام و مکروہ نہین ہی ولیکن ترک کرنا اسکا اولی
ہی حدیث مین آیا ہی کہ دوست ترین کپڑونکا خداتعالی کے نزدیک کپڑا سفید
ہی اور جسنے کہ سیاہ کپڑے کو مکروہ اور بدعت کہا ہی مراد اوسکی یہہ ہی کہ صحابہ
کے وقت مین معمول نتہا اسکا پہننا اور ہر بدعت حرام نہین ہی بلکہ حرام وہ بدعت
ہی کہ سنت کو تغیر کرے اور جملہ منکرات مسجد سے کلام واعظونکا ہی یعنے جو کہ
قصہ اور حدیثین جہوٹی بناکر بیان کرین اور قصہ خوان کہ جہوٹ کہے فاسق
ہی اور منع کرنا اوسکو واجب ہی اور اسیطرح جو واعظ کہ بدعتی اور سستی کرنیوالا ہو
امور دینی مین اور اکثر کلام اوسکا اشعار اور بدعت ہو تو حاضر ہونا اوسکی مجلس
مین جایز نہین مگر بقصد منع کرنیکے جایز ہی کہا ہی علمانے کہ بہت نقصان
کی چیز صحبت عالم فاسق اور صوفی جاہل اور واعظ سستی کرنیوالے کی ہی اور
چاہیئے کہ کلام واعظ کا منحصر نہ بیان کرے امید وعفو کے نہو کہ یہہ سبب دلیر
کرنے لوگونکا ہی بلکہ امید اور خوف دونو بیان کرے جیسا کہ طریق کلام مجید
کا ہی بلکہ خوف اور تشدید بہت نافع ہی اور نہایت مرتبہ خوف اور امید کا یہہ ہی
کہ امیرالمومنین عمر بن الخطاب رض نے فرمایا کہ اگر روز قیامت کے ندا کرین کہ تمام
لوگ دوزخمین داخل ہون مگر ایک شخص تو امید کہتا ہون کہ وہ ایک مین ہوون اور اگر کہین سب لوگ
بہشت مین داخل ہون مگر ایک تو ڈرتا ہون کہ وہ ایک مین ہوون اور جملہ منکرات مسجد سے حلقہ باندہنا در جمعہ کے نماز سے پہلے
بیچنے داوا کہانیکو اور تعویذون کے اور اسی قبیل سے ہی وہ چیز کہ اوسمین فریب دینا اور جہوٹ بولنا ہی جیسے کہ

نادان

عادت طبیبون غیر حاذق اور فریب اہل تعویذات کے ہین حرام ہین مسجد مین
اور غیر مسجد مین اور منع کرنا انکا واجب ہی اور جو کچھہ کہ اس جنس کا نہین ہی مانند
بیچنے دواؤن کے بغیر فریب کے اور بیچنے کتابون اور کہانون کے حرام نہین ہی
اگر لوگون پر جگہہ تنگ نکرین اور نماز مین تشویش نہ دین ولیکن اولی یہہ ہی کہ
نکرین یہہ ہی اور شرط اسکے مباح ہونیکی یہہ ہی کہ کبھی ہو اور اگر مسجد کو دوکان
ٹھہراوین تو حرام ہی بہت سی چیزین ہین کہ تھوڑا سا انکا مباح ہی اور اگر بہت
ہو تو حرام ہو جاتا ہی جیسے کہ گناہ صغیرہ کہ اگر ہمیشہ کرین تو کبیرہ ہو جاتے ہین یہہ کلام
حجۃ الاسلام امام غزالی رح کا ہی اور فقہ حنفیہ مین یون لکہا ہی کہ بیچنا اور مول لینا
اور کہانا کہانا اور سونا مسجد مین غیر معتکف کو جائز نہین ہین اور جملہ منکرات مسجد سے
داخل ہونا دیوانون اور لڑکون کا ہی مسجد مین ف پوچھنا انکا بیچ مٹی کے کہ بچی ہی مسجد
مین اور پوچھنا انکا لڑکون سے نہین درست اور مسجد مین بیٹھہ کر کچھہ لکھنا ناحق
یا اور کسب کرنا اور لڑکونکو پڑہانا کچھہ اجرت لیکر مکروہ ہی اور احتساب کیا جاوے
اوسپر کہ نفل پڑہے عیدگاہ مین اور احتساب کیا جاوے اوسپر کہ نماز جنازہ پڑہے
مسجد مین اسلیئے کہ یہہ مکروہ ہی اور سوال کرنا مسجد مین نہین درست ہی اور بہت گناہ
ہی اور مکروہ ہی دینا مسجد کے سوال کرنیوالونکو اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر
سائل لوگونکی گردنون پر سے پہلانگکر نہ جاوے اور نمازیونکے آگے سے نہ گذرے
تو مکروہ نہین ہی دینا اوسکا اور مسجد مین نکالنا ریح کا اور تہوکنا اور وضو کرنا
اور پکار کر بولنا بہت برا ہی اور مکروہ ہی راہ مقرر کرنی مسجد مین مگر ساتھہ عذر کے
اور مکروہ ہی کلام دنیا کا کرنا ناضرورۃ مسجد مین کتاب اشباہ النظائر مین لکہا ہی کہ
کلام مباح کرنا مسجد مین نیک عملونکو کہاتا ہی جیسے آگ لکڑیونکو کہا لاتی ہی مگر آدمی کو چکا

Marfat.com

متوجہ اللہ کی طرف رہے اور مکروہ ہی چڑہنا مسجد کی چہت پر مگر مرمت کے
لیئے جائز ہی اور اسیلئے جسکہ گرمی بہت ہو تو مکروہ ہی یہہ کہ نماز پڑہین جماعت
سے چہت کے اوپر مگر جبکہ تنگ ہو مسجد تو نہین مکروہ ہی چڑہنا اوسکی چہت پر
اور احتساب کیا جاوے اوسپر کہ لوگونکی گردنون پرسے پہلانک کر جاوے اور مکروہ ہی
بیٹہنا مسجد مین مصیبت کے لیئے تین دن تک ماتم اسنئے اور غیر مسجد مین اجازت ہی
مردونکے لیئے تین دن تک اور ترک کرنا اسکا اولی ہی یہہ مسایل نصاب الاحتساب مین
ہین اور اسیطرح کتاب اشباہ والنظائر مین بہی لکہا ہی کہ مسجد مین تعزیت کے لیئے
بیٹہنا مکروہ ہی پس یہہ جو یہان رسم ہی کہ جسکا کوئی مرگیا تو مسجد مین دوڑا
گیا بہول کرنے کے لیئے یہہ بات خلاف شرع ہی اسلیئے کہ مسجد مین مطلق تعزیت کے
لیئے جبکہ بیٹہنا مکروہ ہوا تو کیا حال ہوگا اوسکا کہ وہان بیٹہکر سیپارے پڑہتے ہین
ہوتے ہین اور فاسق فاجرون بلکہ ہندوونکی بہی تعظیم کے لیئے اوٹہہ کہڑے
ہوتے ہین اور درمیان مین پڑہنے کے کلام دنیا کے کرتے جاتے ہین بغیر
حالت پڑہنے کلام اللہ کے کلام دنیا کرنا مسجد مین مکروہ ہی چہ جائیکہ کلام اللہ کے
پڑہنے مین اور سوا انکے بہت سی خرابی کی باتین ہوتی ہین چنانچہ نصاب الاحتساب
مین کوئی تیئیس ۲۳ وجہین ایسی مجلس تعزیت کی کراہت کی لکہی ہین جسکا نام رکہا ہی
لوگونے کہ یہہ مجلس ثواب کی ہی سبحان اللہ مجلس کرین اپنے نام و نمود کے لیئے اور
بیٹہکر مرتکب طرح طرح کے گناہون کے ہون اور پہر متوقع ہون ثواب عظیم کے
ذرہ غور تو کرین کہ کرتے کیا ہین اور کہتے کیا ہین بہر حالی اتباع سنت ہر خیر ہی لیکن
عجب خیر ہی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے میری سنت کو دوست
رکہا اوسنے مجکو دوست رکہا اور جسنے مجکو دوست رکہا وہ میرے ساتہہ ہوگا جنت

Marfat.com

ہین لیس ای بہائیو ایسی سعادت حاصل کرنیکی تلاش کرو اور اپنے دلکی باتین نکالی ہوئی چہوڑو اللہم ارزقنا وایاکم اتباع حبیبک صلی اللہ علیہ وسلم اور منکرات بازارونکے ازانجملہ جہوٹ بولنا ہی معاملات مین اور چہپانا عیب اوسچیز کا ہی کہ بیچی جاتی ہی اور جسکو معلوم ہو کہ خریدنیوالا دروغگو ہی تو لازم ہی کہ بیچنے والیکو آگاہ کردے والا یہہ ہی خیانت مین شریک ہوگا اور جو کوئی کہ مسلمانکے مال ضایع ہونیکو روا رکہے تو وہ گنہگار ہی اور ایسیہی تفاوت گز کا اور پیمانہ کا اور ترازو کا منکرات سے ہی اگر آپ احتساب نکر سکے تو حاکم کو خبر کردے اگر قدرت رکہتا ہو اور جملہ منکرات سے بیچنا باجونکا ہی قسم ڈہول کی اور طنبورہ اور مانند اسکے اور بیچنا شکلون حیوانات کا یعنے کہلونونکا مانند بلی اور کتے وغیرہ کے روز عید کے اور اسیطرح بیچنا سونے چاندی کے باسنونکا اور بیچنا ریشمی کپڑونکا اگر معلوم ہو کہ مرد اونکے پہنتے ہین اور اسیطرح بیچنا پرانے کپڑیکا کہ اوسکو دہو دہلا کر آراستہ کیا ہو فریب دینے کے لیئے اور مانند اسکے اور باقی چیزونکو اسپر قیاس کرلین اور منکرات راہونکے ازانجملہ یہہ ہی کہ شارع عام مین دکان نہ بناوین اور نہ درخت لگاوین کسیکے مکانکے متصل اور اور جو چیز کہ راہ کو تنگ کرے اور راہ چلنے والونکو ضرر پہنچاوے وہ منکر ہی اور اسیطرح باندہنا جانور کا راہ پر کہ سبب تنگی راہ اور اکثر لوگونکا ہو ممنوع ہی اور اگر بقدر ضرورۃ کے ہو تو جایز ہی کہ ہر شخص اسکا محتاج ہی حاصل یہہ کہ قاعدہ کلیہ یہہ ہی کہ جسچیز مین ضرر اور ایذا لوگونکی ہی کرنا اوسکا شارع عام مین منکر ہی اور منع کرنا مستحب اور واجب اور شارع عام وہ راہ ہی کہ مخصوص ساتہہ کسیکے نہو اور اگر کوئی شخص کہ باہر کسیکے کہ راہ پر رہتا ہی اور ایذا دیتا ہی لوگونکو تو منع کرنا اوسکا واجب ہی اور منکرات حمامونکے ازانجملہ یہہ ہی کہ حمام کے دروازے پر صورتین جیوانونکی کہینچی ہون دہا اگر قادر ہو تو

Marfat.com

درختون وغیرہ کی ممنوع نہین اور جملہ منکرات سے کہولنا سترونکا ہی اور دیکہنا
اونکا اور جملہ منکرات سے ہی اوندہے پڑہانا اور حمامی کو اپنے پر لٹا لینا واسطے
دہونے اعضا اور رانون کے کہ یہہ مکروہ ہی اگرچہ کوئی چیز حائل ہو اور اگر خوف
شہوت کا ہو تو حرام ہی اور یہہ جو بعضی جاے رسم ہی کہ حمامی تہمت کے اندر
ہاتہہ ڈال کے چڈہے اور کولے وغیرہ ملتا ہی یہہ بہت ہی برا ہی اسلیئے کہ جن
اعضا کو دیکہنا حرام ہی اونکو ہاتہہ لگانا بہی حرام ہی اور جملہ منکرات سے دہونا
ہاتہہ اور ازار اور پاستون نجس کا ہی اوس حوض مین کہ پانی اوسکا تہوڑا ہو اگر مالکی
نہو کہ اونکے مذہب مین جائز ہی اور اگر حنفی اور مالکی مثلا جمع ہون تو احتساب
بہ نرمی کرے اور جملہ منکرات سے جمع ہونا پانی اور صابون اور مانند انکے کا ہی کہ
سبب پانوکے پہسلنے کا ہو اور منکرات ضیافت از انجملہ فرش ریشم کے اور آنیہ [illegible] چاندی
کے باسنونکا ہی اور از انجملہ بجانا باجونکا اور حاضر ہونا عورتون کا بیوالیونکا ہی
خصوصاً وقت خوف شہوت کے اور از انجملہ جمع ہونا ہی عورتونکا کوٹہون پر واسطے
دیکہنے مردونکے کہ یہہ سب حرام ہین اور جو کہ ان چیزونکو تغیر نہ کر سکے تو چاہیئے کہ وہان
جاوے ہی نہین اور اگر فرش بچہا ہو تو منکر نہین کہ پایمال ہوتا ہی اور اشد
منکرات طعام حرام اور زمین اور فرش غصب کے ہین اور حاضر ہونا ظالم کی
مجلس مین اور از انجملہ حاضر ہونا بدعتی کا ہی کہ کلام کرے ساتہہ بدعت کے اور حاضر
ہونا اسکا ہی کہ فحش بکے اور از انجملہ اسراف کرنا طعام مین اور مکان مین اور فرش
مین اور مانند انکے مین جان کہ مال مین دو چیزین ہین ضایع کرنا اور اسراف کرنا
ضایع کرنا تو تلف کرنا مال کا ہی بغیر فایدہ معتدبہ کے مانند جلانے کپڑون ریشمی کے
بغیر ضرورت کے اور پہاڑ ڈالنے انکے اور پہینکدینے مال کے اور اسکے حکم تین

Marfat.com

ہی صرف کرنا مال کا عورتوں نوحہ کرنیوالیوں پر اور گویوں پر اسلیئے کہ ان
چیزوں میں فایدہ ہی لیکن چونکہ وہ فایدہ حرام ہی شرعاً گویا فائدہ ہی نہیں
اور اسراف کبھی ضایع کرنیکو بھی کہتے ہین اور کبھی مال کے صرف کرنیکو
مباحات مین ساتھہ مبالغہ اور زیادتی کے مثلاً ایک شخص عیال رکہتا ہی
اور اوسکے پاس سو دینار ہین اور وہ اون سبکو مہمانی مین خرچ کرڈالے تو وہ
مسرف ہی فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا
اور نہ فراخ کر تو ہاتھہ کو کل فراخ کرنا یعنی خرچ کرنیمین پس بیٹھیگا تو ملامت کیا گیا
مَحْسُورًا (محتاج) ۞ یہہ آیت ایک شخص کے حق مین نازل ہوئی ہی کہ مدینہ مین تھا اور تمام
مال بانٹ دیا تھا کچھہ عیال کے لیئے بھی نہ رکھا تھا اور قرآن مین ہی اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ
(تحقیق اسراف کرنیوالے)
كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ (ہین بھائی شیطانون کے) ۞ اور یہہ بھی فرمایا ہی وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ (اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہین نہین)
يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا (اسراف کرتے اور نہین تنگی کرتے) اور اگر کوئی شخص تنہا ہو اور توکل درست ہو تو جایز ہی کہ تمام
مال تصدق کرے لیکن عیال دار کو یہہ جایز نہین اور اگر توکل اہل و عیال کا صادق ہو اور
وہ راضی ہون اوسپر تو شاید کہ جائز ہو اور قصہ حضرت صدیق اکبر کا دلیل ہی اسپر یعنی
وہ تمام مال جہاد کے لیئے حضرت کے آگے لے آئے تھے پس اونکے اہل و عیال راضی ہونگے اسپر
اونکے لیئے جائز ہوا واللہ اعلم یہہ بیان تھوڑیسے منکرات کا اور تمام منکرات کا بیان کرنا ساتھہ
اصول و فروع اونکے مشکل ہی اور موقوف ہی اوپر بیان کرنے تفصیلوں شرع کے واللہ الموفق
والمعین **فصل ساتوین** بیچ بعضے مسائل متفرقہ کے کہ متعلق ہین مطلب پہلے کے فرزند کو پہنچتا ہی
کہ باپ پر احتساب کرے اور سیطرح غلام کو آقا پر اور بیوی کو خاوند پر اور شاگرد کو استاد
پر اور رعیت کو حاکم پر ولیکن جو احتساب کہ پہنچتا ہی وہ دو درجہ اول ہی کا ہی اقسام
احتساب مین سے یعنی معلوم کروا دینا اور نصیحت کرنا ساتھہ نرمی مہربانی کے اور درجہ سیوم

Marfat.com

بُرا کہنے اور سخت کہنے اور تہدید کرنے اور مارنے سے جائز نہین لیکن احتساب کا ہی یہ درجہ
پانچوین یہ کہ بگاڑ ڈالنا ہاتھہ سے ہی مانند توڑ ڈالنے باجونکے اور پہینکدینے شراب کے
اگر باعث باپ کے ایذا کا ہو اور مختار یہہ ہی کہ اگر ایذا پانا اسکا بسبب محبت گناہ کے
ہو تو جائز ہی اور اگر بسبب ضرر مال شے کے ہو تو نہین جائز اور یہہ ہیچ حق فرزند اور
باپ کے ہی اور غلام اور آقا اور بیوی اور خاوند انہین کے حکم مین ہین اور رعیت جو
بادشاہ کے لیئے کرے تو سواے معلوم کروانے اور نصیحت کرنیکے جائز نہین اسلیئے کہ
ضرر کہنا اور سختی کرنی باعث فوت ہونے حشمت سلطنت کے ہی اور یہہ مُضر ہی
تمام خلائق کو اور اوستاد اگر عمل نکرتا ہو مُقتضاے علم اپنی پر تو جائز ہی اوسپر احتساب
شاگرد کو ساتھہ مُقتضاے علم کے کہ اوسنے سیکہا ہی **مسئلہ** سعی کرنی بیچ
حفاظت کرنے مال مسلمانون کے بقدر طاقت کے وجب ہی اسلیئے کہ یہہ جملہ
حقوق اسلام سے ہی کیونکہ اسمین دفع کرنا ایذا کا ہی اور اولی ہی یہہ جواب سلام
اور مانند اوسکے سے اور چھپانا گواہی کا وقت ضایع ہونے مال کسی مسلمان کے جملہ
ممنوعات سے ہی اور اگر اوسمین کچھہ ضرر ہو اوسکے مال مین یا جاہ مین کہ ضروری
ہی تو سکوت اس صورت مین جائز ہو کہ اوٹھانا ضرر کا واجب نہین ہی لیکن ہان
ترجیح دینا اور مقدم کرنا حاجات خلق کا اپنی حاجت پر مستحب ہی اور ثمرہ کمال دین
اور نہایت اسلام کا ہی لیکن واجب نہ نا اسکا تمام خلق پر موجب ضرر اور حرج کا
ہی مثلاً اگر جانور کسیکی زراعت مین چھوٹا ہوا دیکھے اور اوسکے نکالنے مین
شدت اور رنج ہو تو واجب نہین ہی اوٹھانا رنج و مشقت کا لیکن اگر کچھہ
رنج ہو اور نہ اخبر کرنا اوسکے مالک کو مانند اوسکے کفایت کرے تو ترک کرنا اوسکا
جائز نہین اور اگر بیچ اوٹھانے اوسنے ضرر کے اپنے نفس پر منفعت کثیر کسی مسلمان کو

حاصل ہو تو بھی ترک نکرے مثلا اگر بیچ اوٹھانے ضرر ایک درہم کے ضرر سو درہم کا
کسی مسلمان سے دفع ہوتا ہی تو چاہیئے کہ اوٹھاوے اس ضرر کو اور ترک نہ کرے مسئلہ
بیچ واجب ہونے اوٹھانے مال کسی مسلمان کے راہ مین سے اختلاف ہی لکھا ہی علمانے کہ
حق یہہ ہی کہ تفصیل ہی اسمین کہ اگر پڑی ہوئی چیز ایسی جگہہ مین ہو کہ اگر نہ اُٹھاوے
تو ضایع نہین ہوگی جیسے کہ ایسی مسجد مین ہو کہ مقرر ہین آنیوالے اوسکے اور سب امین
اور دیندار مین تو واجب نہین ہی اوٹھانا اوسکا اور اگر ضایع ہونیکی جگہہ مین
ہو پس اگر اوسکے اوٹھانے مین رنج و مشقت بہت ہو یا چارپایہ ہو کہ محتاج گھانس دانہ
اور طویلہ کا ہو تو بھی لازم نہین ہی لینا اوسکا اور اگر مانند سونے اور کپڑے کے ہو کہ اوسمین
سوائے تعریف کے مشقت نہو تو چاہیئے کہ اُٹھالیوے کہ اُٹھانا اسقدر مشقت کا
بیچ حقوق مسلمانی کے آسان ہی اور اگر نہ اُٹھاوے تو بھی جائز ہی بلاحظہ اسکے کہ لازم کرنا
مشقت کا اور اُٹھانا محنت کا واسطے حق دوسرے کے واجب نہین ہی مانند سفر کرنیکے طرف
شہر اور کے واسطے ادا گواہی کے اور حاصل یہہ ہی کہ ایک مرتبہ وہ ہی کہ اوسمین کمال شدت اور
محنت ہی پس اس صورت مین اُٹھانا اسکا لازم نہین ہی اور ایک مرتبہ اور ہی کہ محنت اوسمین
نہایت کم ہی پس اس صورت مین اُٹھانا اوسکا لازم ہی اور اور مرتبہ متوسط ہین اور امر اسجگہ سپرد
کیا گیا ساتھہ عقل اور فتوے قلب کے ہی جس چیز مین کہ سلامتی اپنے دین کی پاوے وہ کرے اور چاہیئے کہ
ملحوظ رضاء حق ہو نہ خواہش نفس ف اس مال کو شرع مین لقطہ کہتے ہین کہ راہ مین سے پڑا ہوا
پاوے اور مالک اوسکا معلوم نہو اور تعریف اوسکو کہتے ہین کہ معلوم کرواوے
یعنے کہتا رہے اس جگہہ کہ جہان وہ چیز پائی ہی اور مجمعون مین کہ کسیکی چیز
ہمنے پائی ہی پس ایسے مال کے اوٹھانے مین تعریف لازم ہے
اور تعریف اتنی مدت تک کرے کہ جانے کہ نہین طلب کرنیکا اوسکو مالک اوسکا

Marfat.com

بعد اسکے اور جو چیز نہ رہ سکے اوسکو تعریف کرے یہانتک کہ خوف ہو اوسکے
خراب ہو جانیکا اور اوسکا حکم یہہ ہی کہ اگر مالک ملجاوے تو دیدی اوسکو
والا بعد تعریف کرنیکے مدت معلومہ تک اپنے خرچ مین لاوا اگر فقیر ہی اور اگر
غنی ہی تو للہ دیدے پہر جب مالک آویگا اگر وہ چاہے اجازت دے ثواب ہوگا
اوسکو اور چاہے ضمان لے اوٹہانے والیسے یا فقیر سے اور باقی تفصیل اسکے
فقہ کی کتابون مین دیکہنی چاہیئے مسئلہ اگر ایک شخص چاہے کہ ہاتہہ اپنا
آپ کاٹ ڈالے تو منع کرنا اوسے واجب ہی اگرچہ اوسکے منع کرنے مین خوف
اوسکے قتل کا ہو سوال اوسکو ہاتہہ کے کاٹنے سے منع کرتے ہین قتل اوسکا کیونکر
جائز رکہین گے جواب غرض ہماری حفاظت اوسکے نفس اور ہاتہہ کی نہین
ہی بلکہ غرض ہماری منع کرنا منکر سے ہی پس اگر اوسمین مارا جاوے تو ضرر نہین ہی اسلیے
کہ غرض ہماری دفع کرنا منکر کا ہی نہ قتل اسکا قصداً مسئلہ جو مال کہ واسطے
دینے صوفیون کے وصیت کیا ہو جو کوئی کہ ظاہر مین اوپر صفت صوفیونکے ہو وہ مستحق
اوسکا ہی اسلیے کہ حقیقت تصوف کی امر باطن ہی اور حکم کرنا اسمین مشکل ہی اور
ظاہر صفت صوفیونکی پانچ صفتین ہین صلاح اور فقر اور کپڑے صوفیونکے اور نہ کرنا
حرفہ کا اور ملے رہنا ساتہہ صوفیونکے خانقاہ مین اور جو کوئی کہ صلاح نہ رکہے مستحق نہین
ہی اور اگر صلاح رکہتا ہو تو بہی مستحق نہین اگر فقر نہ رکہتا ہو بسبب اسکے کہ غنا بہت رکہتا
ہی مستحق نہین ہی اور اگر جو کچہہ آتا ہی اوسکو خرچ کر دیتا ہی تو مانع نہین ہی اور اگر
ملا ہمیشہ نہین رہتا ہی لیکن لباس اونکا سا پہنتا ہی اور خلق اونکا سا رکہتا ہی تو مستحق
ہی اور اگر صفات اونکی سے رکہتا ہی اور لباس اونکا سا نہین رکہتا ہی تو مستحق ہی
مگر یہہ ساتہہ اونکے رہتا ہو خانقاہ مین تو مستحق ہی اسلیے کہ ملے رہنا اونمین اور لباس سے حکم ایکدوسرے

Marfat.com

کے ہین اور اگر متاہل اور عیالدار ہی کبھی خانقاہ مین آتا ہی اور کبھی گھر مین
جاتا ہی تو مستحق نہین ہی **فایدہ** بدترین کسبون کے کسب سنار اور قصاب اور
مانند انکیکے ہین اس سبب سے کہ موجب سنگدلی اور سبب بے دیانتی کے ہین اور
بہترین کسبونکا کسب کتابت کا ہی اور پڑہانا قرآن کا اور فقہ کا بہ اجرت بعضون
کے نزدیک مکروہ ہی اور بعضون کے نزدیک جائز لیکن تعلیم کرنا کفار کا عین گمراہی
اور بدنصیبی ہی اسلیئے کہ وہ اکثر احوال مین سبب محبت اور خیرخواہی انکیکا ہوتا
ہی کیونکہ محبت منعم یعنے احسان کرنیوا لیکی جبلی ہی اور بعضے کافرون کے
معلمون کو دیکھا ہی ہمنے کہ ایسے متاثر صحبت سے ہو گیئے ہین کہ صفت جہل اور
گمراہی کی اونمین گویا جبلی ہو گئی ہی نعوذ باللہ منہ اور تعلیم لڑکون ہی سبب
حمق اوسکی عقل کی ہی اسلیئے کہ صحبت کو بڑی تاثیر ہی **مسئلہ** فرق درمیان
ہدیہ اور رشوۃ کے باریک ہی حال انکہ دونو صادر ہوتے ہین رضا سے اور خالی نہین
ہین غرض سے لیکن ایک حرام ہی یعنے رشوۃ اور دوسرا یعنے ہدیہ حلال ہی بلکہ مستحب
پس فرق انمین اس تفصیل سے ہی کہ جو کوئی کسیکو مال اپنا دیتا ہی بغیر غرض کے نہین
دیتا پس غرض اوسکی یا تو آجل ہی یعنے ثواب آخرت اور یا عاجل ہی یعنے متعلق ساتھ
دنیا کے اور عاجل مال ہی یا فعل ساتھ مدد کرنیکے مقصود معین پر یا نزدیکی حاصل
کرنے اور محبت طرف دل اوس کسیکے کہ اوسکو دیتا ہی اور یہہ بھی یا تو بسبب ذات اوسکیکے
ہی یا یہہ محبت ہی سبب پہنچنے کی کسی اور غرض کو ہی اور مجموع ان اقسام کی پانچ ہوئین اول
تو یہہ کہ غرض اوسکے دینے سے ثواب آخرت ہو اور وہ یا تو ساتھ اسکے ہی کہ جسکی طرف قصد
کرتا ہی وہ محتاج ہی یا عالم ہی یا صاحب نسب دینی کا ہی مانند علوی کے
یا یہہ کہ صالح اور متقی ہے پس جسکو کہ بسبب احتیاج اوسکیکے دے اگر وہ

Marfat.com

احتیاج نرکہے نہ لے اور احتیاج ہی متفاوت ہی اور مدار امر کا اوپر قصد اور ملاحظہ صاحب مال کے ہی کہ اسنے معنی احتیاج کے اسمین تصور کیے ہین اور جسکو کہ بسبب نسب کے دے اگر واقع مین وہ نسب نرکہے تو لینا مال کا اوسپر حرام ہی اور اگر بسبب علم کے دے اگر اس مقدار علم کہ اوس شخص نے خیال کیا ہی نہو تو نہ لے اور اگر بسبب صلاح کے دے اگر واقع مین وہ ایسا فسق رکہتا ہی کہ اگر دینے والا اوسپر مطلع ہو تو نہ دے تو بہی نہ لے اور ایسے آدمی کم ہین کہ اگر باطن اونکا کہولین تو میل دل ساتہہ اوسکے اپنے حال پر باقی رہے ولیکن جمیل مطلق اور رحیم برحق نے ساتہہ لطف اور پردہ پوشی اپنے کے قبیح کو ساتہہ جمیل کے چہپا دیا ہی اور اگلے بزرگ اگر کسیکو وکیل کرتے تہے تو لوگون سے چہپاتے تہے تا نہ جانین کہ وکیل انکا ہی اور ساتہہ ملاحظہ صلاح اور تقوی انکیکے جرأت نہ کرین اور تقوی ایک امر ہی خفی بخلاف علم اور نسب اور فقر کے پس پرہیز لینے سے بسبب اسکے اولی ہو دوسرے یہہ کہ مقصود مال کے دینے سے کوئی غرض معین ہو مانند فقیر کے کہ ہدیہ بہیجتا ہی غنی کو بسبب طمع کرنیکے عوض مین اور یہہ بیع حکم بیع کے ہی اسلیئے کہ ہبہ بعوض بیچ حکم بیع کے ہوتا ہی اور حکم اسکا فقہ بین ظاہر ہی اور حلال ہونا اسکا مشروط ہی ساتہہ وفا کرنے عوض کے قسم تیسری یہہ کہ مراد مدد کرنے ساتہہ فعل معین کے ہو جیسیکہ کوئی حاجت رکہتا ہی بادشاہ سے اور وہ ہدیہ دیتا ہی وکیل کو اور اوسکے دربان کو اور اوسکو کہ آگے اوسکے کچہہ قدر رکہتا ہی اور نظر یہان اوس فعل پر کرنی چاہیئے کہ جو مقصود ہی اگر فعل حرام ہی مانند کرنیکے ظلم پر اور سعی کرنیکے اوپر جائزہ حرام کے تو لینا اوسکا حرام ہی اور اگر فعل واجب ہی مانند دفع کرنے ظلم معین کے اور ادا کرنے گواہی متعینہ کے تو یہہ رشوہ ہی کہ شک نہین ہی بیچ حرام ہونے اوسکیکے

۹ یعنی بدو ضعی بیمکر اعتقاد بیہی جانا ہی ۱۲

۹ حلال طاہر جان بیان طلب بی ۱۲

۹۱

Marfat.com

اور اگر فعل مباح ہو نہ واجب اور نہ حرام تو یہان دیکھا چاہیئے کہ اگر اس فعل مین محنت
اور مشقت ہی کہ اسقدر مال اسقدر فعل پر اجرت مین لیا کرتے ہین مانند دکالنے
کسی جھگڑی کی اور کہنے قصۂ طویل کی آگے بادشاہ کے اور مانند اسکیکے تو جائز
ہی لینا مال کا اور یہہ بیچ حکم اجرت کے ہی اور اگر کچھہ محنت نہین ہی مانند
کہنے ایک کلمہ کے اور مانند اسکیکے کہ اسنے بسبب جاہ کے قبول کرلین گے تو
یہہ بہی حرام ہی اور اسیکے حکم مین ہی لینا طبیب کا عوض کو اوپر ایک کلمہ کے
بیچ تعین مرض کے یا بتا دینے دوا کے اسلیئے کہ اسقدر عمل کچھہ قیمت
نہین رکھتا ہی مانند دانہ رائی کے پس جائز نہوگا لینا عوض کا اسپر حال
انکہ علم اسکا اوسنے مشتقل نہین ہوا ہی لیکن البتہ بعضے عمل ایسے ہین کہ اگرچہ
ہین تہوڑے لیکن سبب زیادتی قیمت کے ہین مانند نکال دینے کجی تلوار کے اور جہاڑ دینے
مورچہ یا اوسکے آب دینے کے اگرچہ عمل ہوتا ہی تہوڑی سی دیر مین لیکن بیچ حکم بہت کے ہوتا ہی اگر
لیوے اسپر اجرت تو مضایقہ نہین قسم چوتہی یہہ کہ مقصود مال کے دینے سے محبت اور انسیت حاصل کرنی
اور بڑہانا محبت کا ہو اور کوئی غرض غیر اسکے اصلا ملحوظ نہو یہہ ہدیہ ہی کہ مستحب ہی اور حدیثون
اور اقوال صحابہ مین فضیلت اسکی واقع ہی پانچوین کہ مطلوب محبت ہو لیکن نہ بسبب ذات اسکیکے
بلکہ بسبب وسیلہ ہونیکے ساتہہ پہنچنے آرزو کے مانند حاصل کرنے عزت اور جاہ کے اور اگر یہہ جاہ بسبب
علم کے یا نسب کے ہو تو امر اسمین نہایت خفیف ہی لیکن لینا اسکا مکروہ ہی مشابہ ساتہہ رشوت
کے اگرچہ ظاہر مین ہدیہ ہی اور اگر جاہ اسکی ساتہہ متولی ہونے اور قاضی ہونے اور حاکم ہونے
اور غیر انکیکے اعمال سلطانیہ سے ہی کہ اگر یہہ ہدیہ نہوتا تو یہہ جاہ حاصل نہوتا یہہ اگرچہ
صورت مین ہدیہ ہی لیکن بحسب معنی کے رشوت ہی اسلیئے کہ اگرچہ یہان غرض معین بحسب
شخص کے نہین ہے لیکن جنس غرض کی معین ہی اسلیئے کہ معلوم ہی کہ غرض طلب کرے وقت کسی

لیا جز ہی اور واسطے اسکے ہی پس یہہ بیچ معنی غرض معین کے ہی اور اتفاق ہی
اسپر کہ کراہت اسکی شدید ہی اور قریب ہی رشوۃ کے حرام ہونے مین اور خلاف
ہی بیچ حرمت اسکیکے اور امر شدید اسمین واقع ہی والسلام علی من اتبع الہدی وصلی اللہ
علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ف للہ الحمد اولا وآخرا وظاہرا وباطنا
کہ ترجمہ آداب الصالحین کا مسمی بہ ہادی الناظرین تمام ہوا اس مترجم ہیچمدان نے حتی الامکان
اسکے سہل و واضح کرنے مین قصور نہین کیا ہی لیکن چونکہ بعضے مطالب فی نفسہا دقیق
ہین اگر اسکے سمجہنے سے فہم عوام کے قاصر رہین تو مقام مجبوری ہی لیکن کتاب آداب الصالحین
کتاب عجیب ہی کہ ہر طرح کے مضامین ہدایت آئین اسمین موجود ہین اور اس عاجز نے
جو اسکے ترجمہ مین فائدے اور بڑہائے ہین ازبس مفید ہوا ہی اللہ تعالی اسکو
قبول فرماوے اور ہمکو توفیق دے اسپر عمل کرنیکی سالکان راہ ہدایت کو چاہیئے کہ
اکثر اسکو مطالعہ مین رکہا کرین کہ واسطے آراستگی اور تصفیہ ظاہر و باطن کے
اکسیر اعظم ہی اور بندہ بہر حال عاجز ہی اگر مجہسے اسمین کہین خطا ہوگئی ہو اور
کوئی صاحب مطلع ہون اوسپر تو صلاح فرماوین کہ مقصود اظہار حق ہی جسکے
سبب سے ہو بہتر ہی اور اس مسکین بے نوا کے لیئے دعاء خیر کرین اور اس کتاب
آداب الصالحین مین ایک تاثیر پائی جاتی ہی اور کیون نہو کہ مصنف اسکے
حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بس بزرگ تہے اونکے فضایل وکمالات
مین لوگونے بہت خبر کے جز لکہے ہین احوال مختصر اونکا اونکے مقبرہ مین ایک لوح پر لکہا ہوا ہی
وہ یہہ ہی کہ مجمل احوال کرامت منوال اس مقتدائے وقت صاحب المفاخر والمجد عبد الحق رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ
کا یہہ ہی کہ انہونے ابتدا سن شعور سے طاعت حق مین اور طلب علم مین کمر باندہی اور قریب سن بلوغ کے اکثر علوم
دینیہ تحصیل کیئے اور بائیس برس کی عمر مین سب علوم سے فارغ ہوئے اور کلام مجید یاد کر کے مسند فائدہ رسانی

پر بیٹھے اور عمر جوانی ہی مین جاذبۂ الٰہی پہنچا ایکبارگی دل یار و دیار سے اچاٹ کر
کر متوجہ حرمین محترمین کے ہوئے ایکمدت مدید اون مقامات شریفہ مین اقامت
اختیار کی اور قطبون اور اولیاء کبار سے صحبتین رکھہ کر کمالات حاصل کئے اور
اجازت ارشاد طالبونکی پائی اور علاوہ اسکے تکمیل فن حدیث کا کر ساتھہ کتنون
بہت کے وطن مالوف کیطرف مراجعت فرمائی اور مدت باون سال ساتھہ جمعیت
ظاہر و باطن کے قرار پکڑا اور فرزندون اور طالبونکو کامل کیا اور ساتھہ پھیلانے علوم کے
خصوصاً علم شریف حدیث کے مشغول ہوکر اسطرح کہ بیچ دیار عجم کے کسیکو علمار متقدمین
اور متاخرین سے میسر نہین ہوا ممتاز و مستثنی ہوئے اور بیچ فنون علمیہ کے خصوصاً
حدیث کی کتابین معتبر تصنیف کین چنانچہ علمار نے اونکو قبول کر کر دستور العمل اپنا
کیا اور اہل دانش خواص و عوام کے جان سے خریداری کرتے ہین اونکی اور نوبت اون
فیاض والا کی تصانیف چھوٹی اور بڑی کی سو جلدون کو اور بحسب شمار سطرون کے پانچ لاکھ
کو پہنچی ہی اور بیچ محرم ۹۵۸ نوسو اٹھاون کے پیدائش آپکی ہوئی اور ۱۰۵۲ ایکہزار باون مین
وفات پائی تاریخ ولادت کی شیخ اولیا اور تاریخ رحلت کی فخر العالم ہی تمام ہوا مضمون لوح
مذکور کا اور یہہ ترجمہ ذکر کیا گیا بیچ عہد ہمایون سلطان ابن سلطان ابن سلطان
کابرًا عن کابر حضرت ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ ثانی کے تالیف کیا گیا
اللہم اید الاسلام بتقویۃ سلطنتہ و وفقہ لمرضیاتہ واختم جمیع امورہ علی الخیر والسعادۃ اللہم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل
دین محمد یا الٰہی جو کچھہ مجھسے چوک و خطا اسمین ہوئی ہو تو معاف فرمانا اور میرے سب گناہ بخشدے اور خاتمہ میرا بخیر ہو اور حشر
مجھہ بیچارہ کا زمرۂ صلحائے مین کرنا اور یا اللہ میرے ماں باپکو اور سب مسلمانونکو بخشیدے اور رحم فرما ہمپر

مناجات

الٰہی مین ہون بندہ بس گنہگار + کہ ہا گا در سے تیرے دشمن ہو یا + الٰہی در بدر بہٹکا پھرا مین +
نا آسودہ ہوا ہرگز ذرا مین + الٰہی نفس شیطان نے ستایا + بچانا تہا جہان رستا بتایا +

Marfat.com

الٰہی ہر طرف سے پھر پھرا کے ❊ پڑا اب تیرے دروازہ پہ آکے
الٰہی تو شہنشاہِ جہان ہی ❊ الٰہی دوسرا تجھسا کہان ہی
نہین قادر الٰہی کوئی تجھسا ❊ نہین عاجز الٰہی کوئی مجھسا
الٰہی تو غنی مین بے نوا ہون ❊ الٰہی شاہ تو ہی مین گدا ہون
الٰہی تو غفور اور مین گنہگار ❊ الٰہی تو کریم اور مین گرفتار
الٰہی تو قوی اور ناتوان مین ❊ خداوندا کہان تو اور کہان مین
کیا مینے جو تھا مجکو سزاوار ❊ تو اب وہ کر جو ہی تجھکو سزاوار
الٰہی مین کرون غم کس سے اظہار ❊ الٰہی کون ہی میرا مددگار
الٰہی کمترین بندگان جان ❊ الٰہی کر میری مشکل تو آسان
الٰہی بخشدے اپنے کرم سے ❊ چھوڑا دے دین اور دنیا کے غم سے
الٰہی مین سبھی محتاج تیرے ❊ الٰہی بخشدے مان باپ میرے
الٰہی آسرا رکھتا ہون تیرا ❊ تو کر دے خاتمہ باخیر میرا
الٰہی نام سے دے اپنے الفت ❊ الٰہی غیر کی صورت سے نفرت
نہ کہون کچھہ غرض شاہ وگدا سے ❊ جو کچھہ چاہون سو چاہون تجھہ خدا سے
الٰہی ترک دنیا جب کرون مین ❊ تیری ہی یاد مین آخر مرون مین
الٰہی عشق مین احمد کے رکھہ چور ❊ ہی بیمارِ محبت اوسکا مغفور
الٰہی دردِ عشقِ مصطفےٰ دے ❊ پھر اوسکے وصل کی مجکو دوا دے
الٰہی سینۂ بریان عطا کر ❊ الٰہی دیدۂ گریان عطا کر
الٰہی مجکو کر خاکِ مدینہ ❊ لگا دے گھاٹ سے میرا سفینہ
الٰہی ہوئین یہان سے جب نرالا ❊ تو میری گور مین کردے اُجالا

Marfat.com

الٰہی آگ سے امن و امان دے
الٰہی نجّنی من کلّ ضیق
وہب لی فی مدینۃ قرارا

الٰہی جنت اعلیٰ امکان دے
بجاہ المصطفیٰ مولی الجمیع
بایمان و دفن بالبقیع

آمین رب العلمین و صلّ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین طہ

رحمتک یا ارحم الراحمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد بے نہایت رب العالمین کے اور درود بےغایت رسول امین کے مع آل و اصحاب انکے کہتا ہی محمد قطب الدین دہلوی غفر اللہ لہ ولوالدیہ کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی بعض تالیفات میں ایک مجلس ۲۵ نصیحتیں حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الف الف صلوات کے صحیفوں سے لکھیں تھیں ازبسکہ بہت مفید تہیں چاہا مینے کہ ترجمہ انکا اردو میں ہو جاوے تو بہائی مسلمانوں کو بہت نفع دین اور نام اسکا نصایح مفید رکہا یا اللہ سب مسلمانوں کو یہہ نفع دین دارین میں وہ یہہ ہیں منقول ہی کہ کعب احبار کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں یعنے جو کہ پروردگار تعالی نے عطا فرمائے تھے لکھا ہی مَهلاً مَهلاً یا ابن آدم فانّ الرزق مقسوم والحریص محروم والبخیل مذموم والحسود مغموم والدنیا لا تدوم والرزق ہو الحی القیوم

۲ نصیحت دوسری اے بیٹے آدم کے

Marfat.com

بلا شبہ مین خوش ہون تجہسے ساتہہ نماز اور طاعت روز بروز کے یعنے بر روز
تو بہی تجہسے راضی رہ ساتہہ رزق روز بروز کے یعنے جیسے مین تجہسے کل کی
طاعت آج نہین چاہتا ایسیہی تو بہی کل کے رزق کی فکر نکر قناعت کر
آجکے رزق پر کل وہ بہرویگا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ○
نصیحت تیسری ای پسر آدم آگے بہیج جو کچہہ کہ اپنے ہاتہہ مین رکہتا ہی
اوسدن کے لیئے کہ آگے آنیوالا ہی یعنے بندہ دے تا آخرہ مین کام آوے
نصیحت چوتہی اے پسر آدم شکر گذاری کر اوسکی کہ جسنے تجپر انعام و
احسان کیا اور انعام کر اوسکے حق مین کہ جسنے شکر گذاری تیری کی نصیحت
پانچوین اے پسر آدم تمام عمر دنیا فانی کی طلب مین صرف کی تو نے پس
طلب آخرت کب کریگا تو نصیحت چہٹی اے پسر آدم بلا شبہ پیدا کی ہی
مینے تیری آنکہون کے لیئے پوشش کہ مراد اوس سے پلک ہی تا کہ جو چیز کہ جسکا
دیکہنا درست نہو تیری نظر کے سامنے آجاوے تو اوسیوقت آنکہہ اپنی پلک
سے ڈہانک لیوے تو اور اسیطرح تیرے دہانہ کے لیئے پردہ تیرے ہونٹون سے
مرتب کیا ہی کہ تا جو بات کہنے کے لائق نہو اوس سے ہونٹ بند کر لیتو ○
نصیحت ساتوین اے پسر آدم اون لوگون سے نہو کہ طلب دنیا کرین ساتہہ
لمبی آرزوے زندگانی دنیا کے اور آرزوے عقبی کرین ساتہہ تہوڑے سے
عمل کے کلام اونکا موافق عابدون کے ہووے اور عمل اونکے مطابق منافقون
کے اگر عطا پاوین قناعت نکرین اور اگر کچہہ مراد و نمین سے نہ پاوین صبر نکرین
پس اگر معاملہ تیرا اسیطرح گذرے تو تجکو ایسی بلا مین گرفتار کرون کہ تمام عالم
تجہسے تجربہ اوٹہاوین یعنے متنبہ ہون کہ ہم ایسا کرینگے تو ہم بہی ایسیہی بلا مین گرفتا

ہوتا

Marfat.com

ہونگے نصیحت آٹھوین اے پسر آدم جو کوئی تجکو دوست رکھتا ہی اپنے
واسطے دوست رکھتا ہی اور مجکو قسم ہی اپنی عزت کی کہ مین تجکو تیرے ہی لیئے
دوست رکھتا ہون خبردار اپنے تئین مجسے شامت بخل سے دور نہ ڈالنا نصیحت
نوین اے بنی آدم تیری گردن مین دو تھیلیان خیال کی لٹکائین ہین مینے ایک مین
عیوب تیرے اور دوسرے مین عیوب لوگونکے تو نے ہمیشہ آنکھہ اپنے عیوب سے سی لی
ہی اور آنکھہ خلایق کے عیوب پر ڈال رکھی ہی تو نے یہہ انصاف کی بات نہین ہی
نصیحت دسوین اے بنی آدم نہین ہی یہہ کہ جو کوئی کلمہ لا الہ الا اللہ کہے
بہشت مین داخل ہو مگر وہ شخص کہ ساتھہ اوسکے کتنے عمل جمع کرے ایک توبہ
کہ تواضع کرے میری درگاہ مین اور عمر اپنی گذارے میری یاد مین اور اپنے
نفس کو حرام چیزون سے باز رکھے میری خوشی کے لیئے اور غریبون کو اپنے ہمسایہ اور
پناہ مین جگہہ دے اور فقیرون کی خبرگیری کرے اور یتیمون پر رحم کرے میری رضا
کے لیئے نصیحت گیارھوین اے پسر آدم جو اپنے دلمین قساوت یعنے سنگدلی
پاوے تو یا اپنے بدن مین بیماری یا اپنے اموال مین نقصان یا اپنی روزی مین
بی نصیبی تو سب لایعنی کلامون کی شامت سے ہی کہ کلام بیفایدہ کیا ہوگا تونے
نصیحت بارھوین اے پسر آدم اگر تو بہشت کو دوست رکھتا ہی تو اللہ جل شانہ
طاعت کو دوست رکھتا ہی تو عمل کر جو کچھہ دوست یعنے پیارے میرے ہین
یعنے طاعت تا داخل کرون تجکو اوسمین کہ پیاری تیری ہی یعنے بہشت اور اگر
تو مکروہ رکھتا ہی دوزخ کو تو خدا تعالے مکروہ رکھتا ہی گناہ کو پس تو ترک کر
میری مکروہ چیز کو یعنے گناہ کو تو مین بچاؤن تجکو تیری مکروہ چیز سے یعنے دوزخ سے
نصیحت تیرھوین اے پسر آدم شبہات سے پرہیز کرنا تجکو بہلانے تو ادب ہوگا

رہا کرتا تجھکو دیکھے تو یعنے دل سے اور اپنے تئین میرے لیئے فارغ کرتا کہ مجھسے
واصل ہو دیو نصیحت چودوین ۱۴ مسکین پسر آدم اگر بہشت کے لیئے
اوس مقدار عمل کرے کہ دنیا کے لیئے کرتا ہی تو خداوند سبحانہ اوسکو بیحساب
بہشت مین داخل کریگا اور اگر قناعت کرے اوسپر کہ خداوند تعالے
نے دیا ہی تو اوسکو کل خلائق سے مستغنی فرماویگا اور اگر ترک حرام کرے
تو اپنے دین کو خالص کریگا اور اگر ترک جہوٹ کا کرے جملہ صدیقون سے
ہوگا نصیحت پندرہوین ۱۵ اے پسر آدم جو کچھہ کہ رکھتا ہی تو محتاجون سے
روک نہین تا مین بھی نہ روکون تجھسے جو کچھہ کہ رکھتا ہون نہین اور عزیز رکھہ میرے
مہمان کو جیسا کہ مین عزیز رکھتا ہون تیرے مہمان کو مہتر ابراہیم علیہ السلام
نے عرض کیا کہ خداوندا مہمان تیرا کون ہی کہ مین اوسکو عزیز رکھون وحی
آئی کہ جو فقیر و حقیر کہ تیرے پاس آوے جان کہ وہ مہمان میرا ہی نصیحت سولہوین ۱۶
اے پسر آدم تم سب خطاکار ہو اور مین سراسر بخشنے والا میری طرف رجوع
توبہ کرتا مین بخشون اور پروا نہ رکھون نصیحت سترہوین ۱۷ اے پسر آدم مجکو
یاد کر جبکہ غصہ تجپر غالب ہوتا یاد کرون مین تجکو ساتھہ رحمت اپنی کی اوسوقت
کہ ظہور کرے غضب میرا نصیحت اٹھارہوین ۱۸ اے پسر آدم جو کوئی مجھسے
راضی ہو ساتھہ قلیل رزق کے مین بھی راضی ہون اوس سے ساتھہ عمل قلیل کے
نصیحت انیسوین ۱۹ اے پسر آدم تین چیزین ہین ایک تو خاص میری ملک سے
ہی اور دوسری خاص تیری ملک سے اور ایک مجھین اور تجھین مشترک ہی جو کچھہ
کہ خاص میری ہی جان ہی تیرے بدن مین اور جو کہ خاص تیری ہی عمل تیرا ہی
اور جو کہ درمیان میرے اور تیرے ہی وہ یہہ ہی کہ تجھے دعا ہی اور

بہی

Marfat.com

مجھسے قبول کرنا پس ہمارا محجوب نکرنا اپنی دعاء کو مجھسے ساتھہ لقمۂ حرام کے
نصیحت بیسوین ۲۰ اے پسر آدم جسقدر رکھ میل کرنے دل تیرا دنیا پر نکالوں مین
وتنی ہی محبت اپنی تیرے دل سے اور جسقدر رکھ حرص کریگا تو دنیا مین وتنی ہی
نکالوں مین حلاوت ایمان کی سینہ تیرے سے اے پسر آدم تجکو اسلیئے نہین پیدا
کیا ہی مینے کہ تو دنیا جمع کرے تو بلکہ اپنی عبادۃ کے لیئے پیدا کیا ہی مینے اور
اسلیئے کہ باز رکھے تو دعاء مظلومون کی درگاہ میری سے بلاشبہ دعاء مظلوم
کو قبول کرتا ہون مین اگرچہ تاخیر سے ہو نصیحت اکیسوین ۲۱ اے پسر آدم
نیا روز نہین ہوتا ہی مگر یہہ کہ واسطے تیرے رزق نیا بہیجتا ہون اور
اوسکے مقابلہ مین فرشتے میرے تجسے عمل ناپسندیدہ میری جناب مین
لاتے ہین روزی میری کہاتا ہی تو اور نافرمانی کرتا ہی اور باوجود اسکے
دعاء کرتا ہی تو اور مین قبول کرتا ہون اور جو کچہہ کہ مانگتا ہی تو دیتا ہون
مین اور تجکو بہشت کی طرف بلاتا ہون اور تو نہین کہا مانتا میرا نصیحت
بائیسوین ۲۲ اے پسر آدم تقرب ڈہونڈ تو ساتھہ میرے ادا کرنے نفل سے
اور ہمسائگی میری اختیار کر ساتھہ آباد کرنے مسجدون کے اور رضاء میری
طلب کر ساتھہ ہمنشینی کے علماء کے ساتھہ اور دروغگوئی کو بالکل ترک کر
تا ملائکہ میرے تیرے مصافحہ سے تقرب ڈہونڈین اور غیبت کو چہوڑ
تا بہشت میری مشتاق تیری ہووے اور مجکو بعد نماز صبح اور نماز عصر
کے ایک ساعت یاد کرتا مین ان دونو وقتون کے تجکو کفایت کرون مین
نصیحت تیئسوین ۲۳ اے پسر آدم دعاء سے ملول نہو کہ مین قبول کرنے
دعاء کیسے ملول نہین ہوتا اور ہرچند گناہ بہت کئے ہون ناامید نہو میری

Marfat.com

رحمت سے فان رحمتی وسعت کل شیء اے پسر آدم بدون سوال و
ایسلئے کہ بالاشبہ رحمت میری چہا رہی ہی ہر چیز پر
بدون طلب کے تجکو ایمان اپنے فضل سے عطا کیا ہی پہنے پس کیونکر بخیلی
کرونگا مین تجسے بہشت کے دینے مین باوجود اس تمام سوال و طلب کے

نصیحت چوبیسوین اے پسر آدم مل اور جوڑ اوس سے کہ انقطاع کرے
تجسے اور دے اوسکو کہ محروم کرے تجکو اور کلام کر اوس سے کہ نہین بولتا ہی تجسے اور خیر خواہی
اوسکی کہ تجسے خیانت کرے اور عفو کر اوسکو کہ جو تجپر ظلم کرے اور بہلائی کر اوس سے کہ برائی کرے تجسے
تا منجملہ سبقت کرنیوالون کے ہووے تو جنت کی طرف اور زمرہ پہنچنے والون کے رحمت کو ہووے تو
اور تجکو ان معاملات سے ثواب بیشمار ملیگا دوین **نصیحت پچیسوین** اے ابن آدم اکثر

الرحیل ثم زود فان السفر بعید و خفف فان العقبة کئود و اخلص العمل فان
الدیان بصیر اور کہتے ہین کہ یہہ نصیحت آخری ہی نصیحتون صحف ابراہیم علیہ السلام
کیسے اور روایت ہی کہ ابراہیم علیہ السلام نے حضرت حق سبحانہ و تعالے سے سوال کیا کہ خداوندا
کیا ہی جزا اوس بندہ کی کہ رخسارہ اوسکا ساتھہ آنسوونکے تیرے ڈر سے تر ہووے
حقتعالے نے جواب دیا کہ جزا اوسکی مغفرة میری اور بہشت میری اور رضامندی
میری ہی اور سوال کیا حضرت ابراہیم نے کہ خداوندا کیا ہی جزا اوسکی کہ خبرگیران
یتیم اور بیوہ کا ہووے فرمایا اے خلیل میرے جزا اوسکی یہہ ہی کہ اوسکو اپنے
عرش کے نیچے جگہہ دونگا روز قیامت کے حضرت ابراہیم نے کہا ربنا لک الحمد لک الحمد

بعون ایزد منان ابکے یہہ کتاب بتصحیح و مقابلہ صاحب تالیف اسکے
یعنے جناب مولانا حاجی محمد قطب الدین صاحب سلمہ اللہ تعالے
کے بقلم احقر العباد کمترین عنایت علی عفی عنہ
باہتمام امو جان مطبع احمدی مین مطبوع ہوئی

ترجمہ